New Era Magazine

پہلی نظر کی محبت

از علیزہ ندیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

پہلی نظر کی محبت

از علیزہ ندیم

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ڈسکرپشن: یہ کہانی ہے دو ایسے لوگوں کی جو غلطی سے ٹکرا جاتے ہیں اور وہاں سے شروع ہوتی ہے پہلی نظر کی محبت کی داستان۔۔

یہ کہانی ہے دو ایسی سہیلوں کی جو ہر وقت لڑتی رہتی ہیں پر ہر وقت ایک دوسرے کے لئے جان دینے کو تیار رہتی ہیں۔۔

یہ کہانی ہے کزنس کے بچپن کے نکاح کی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باب اول: تعارف

وہ بیڈ پر لیٹی کچھ سوچ رہی تھی. جب اسکے موبائل پر کال آئی۔ وہ اٹھ کر بیٹھی کال کرنے والے کا نام پڑھ کر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اسنے جیسے ہی کال اٹھائی آگے سے اسے کال کرنے والی چیخی اور بولی فری کی بچی کب سے کال کر رہی ہو اٹھا کیوں نہی رہی؟؟

فری ہنسنے لگی اور بولی ایسا کونسا طوفان آگیا ہے جو اتنا چیخ رہی ہو۔ آگے سے آیت نے جو بولا اسکو سن کر دونوں چیخنے لگی۔ آیت تم سچ کہ رہی ہو؟؟ واقعی میری 3.9 جی پی اے آئی؟؟ آیت بولی جی اپکی پوری کلاس میں سب سے زیادہ جی پی اے آئی ہے۔ فری نے پوچھا تمہاری کتنی آئی ہے؟؟

آیت بولی 3.8 جی پی اے آئی۔ فری نے اسے مبارک باد دی اور ایک دو باتیں کر کے کال کاٹ دی۔ فریحہ کال کاٹ کے چیخنے لگی اور بیڈ پر کھڑے ہو کر کودنا شروع کر دیا۔

فریحہ کے بھائی اسکی آواز سنتے ہی اوپر آگئے۔ فری کے دونوں بھائی پریشانی سے پُچھنے لگے گڑیا کیا ہوا کیوں چیخ رہی؟ سب ٹھیک ہیں نا؟ فری خوشی سی بیڈ سی اتری اور اپنے دونوں بھائی کو ایک ایک دفع دیکھا اور پھر بولی بھائی میرا رزلٹ آگیا میری 3.9 جی پی

اے آئی ہے ابھی آیت کی کال آئی تھی اسنے بتایا مجھے۔ہاشم اور ضرار نے اسے مبارک باد دی اور ضرار بولا گڑیا اس میں چیخنے کی کیا بات ہے ڈرا دیا چلو اب کھانا کھاتے۔۔

---------------😉😉😉😉😉😉--------------

-

فریحہ دو بھائیوں کی ایکلوتی بہن ہے اور بہت لاڈلی ہے۔والدین اس دنیا میں نہیں ہیں ۔والدین کے جانے کے بعد ضرار اور ہاشم نے اسے بلکل بچوں کی طرح پالا۔اسکی ہر چھوٹی سے چھوٹی خوائش پوری کی۔اتنے لاڈ پیار سے فریحہ بگڑی نہی۔فریحہ ڈری سہمی سی معصوم سی گڑیا ہے۔۔۔

---------😉😉😉😉😉😉---------------------

ہاشم خان،فریحہ سے دس سال بڑا تھا جبکے ضرار خان،فریحہ سے دو سال بڑا تھا۔ہاشم نے اپنی والدین کے جانے کے بعد ضرار اور فریحہ کو باپ بن کر پالا کبھی انہیں ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ہاشم خان تیس سال کا جب کے ضرار بائس سال اور فریحہ بیس سال کی ہے۔

ہاشم اپنے باپ کا کاروبار چلاتا ہے۔فریحہ اور ضرار یونیورسٹی کے طالب علم ہے. فریحہ انجینئرنگ کے تھرڈ سمسٹر میں ہے جب کے ضرار بی اے کے آخری سال میں ہے۔۔۔۔

--------------😉😉😉😉😉😉--------------

ازلان !

ازلان !!"بیٹا اٹھ جاو آفس نہیں جانا پاپا نیچے ناشتے پر انتظار کر رہے کب سے آپکا"

اللہ !! کیا کروں اس لڑکے کا اٹھ نہی رہا پھر بولے گا ماما آپ نے اٹھا یا نہی۔

ازلان ! اٹھ جاو آخری بار کہہ رہی ہوں اب نہی اٹھے آپ تو پاپا آکر اٹھائینگے اپکو۔

نہی نہی ماما میں اٹھ گیا آپ پاپا کو نہی بھیجے گا میری پیاری ماما۔۔۔۔

اچھا اچھا زیادہ مکھن نہی لگاؤ آٹھ بج رہے اٹھو لیٹ ہو جاؤ گے۔

اوہ شٹ ! ماما آپ نے مجھے اٹھا یا نہی میں کتنا لیٹ ہو گیا۔آج ہاشم گروپ اوف کمپنی سے میری اتنی ضروری میٹنگ ہے۔ازلان جلدی سے اٹھا کمبل اتار کر سائیڈ پر کیا اور واش روم میں گھس گیا۔ سلمہ بیگم ہنستے ہوئے روم سے چلی گی اُپنے شہزادے کا ناشتہ بنانے کے لئے۔

---------------😉😉😉😉😉😉---------------

اذلان ملک اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ازلان ستائیس سال کا خوبرو مرد ہے۔اذلان سفید رنگت،نیلی انکھون اور بھورے بالوں والا شہزادون جیسی شخصیت کا مالک ہے۔ازلان کا قد چھ فوٹ ہے۔اسکے بال ہمیشہ ماتھے پر بکھڑے ہوتے ہے جو اسکو بہت خوبصورت بناتے ہے۔اتے جاتے لوگ ایک بار اسے مڑ کر ضرور دیکھتے ہے۔ احسن ملک اور انکی بیگم سلمہ نے بہت پیار سے اسکی پرورش کی ہے۔اذلان نی اپنی پڑھائ مکمل کر کے اپنے پاپا کے کاندھوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے آفس جوائن کر لیا تھا۔۔۔

---------------😉😉😉😉😉😉---------------

فریحہ سو رہی تھی رات کو رزلت کی خوشی میں دیر سے سوئ تھی۔جب اسکے اوپر سے کسی نے کمبل کھینچا اسنے نیند سے بوجھل ہوتی آنکھیں کھولی تو آیت کو خود کو گھورتے پایا۔آیات نے گلابی فراک کے ساتھ جینس پہنی ہوئی تھی اور بالوں کی ہمیشہ کی طرح پونی بنی ہوئی تھی۔

فریحہ نے معصوم سی شکل بنا کر پوچھا کیا ہوا؟؟ آیت بولی میڈم یونی جانے کے ارادے نہی ہے کیا؟ آیت طنزیہ انداز میں بولی۔ فری بولی جانا ہے کیوں؟ آیت بولی ساڑھے آٹھ ہو رہے کب جانا ہے میڈم کو؟؟

فری جلدی سے اٹھی اور بولی تم نیچے جاؤ میں پانچ منٹ میں تیار ہو کر آ رہی ہوں۔ آیت کو بھیج کر فریحہ نے باتھروم کی طرف دوڑ لگائی۔

----------------😉😉😉😉---------------------

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آیت اور فریحہ کی دوستی چار سال کی عمر سے ہے۔ دونوں نے ایک ہی اسکول سے پڑھا ایک ہی کالج سے اور اب ایک ہی یونیورسٹی جاتی ہے۔ یہاں تک کے انکا ڈیپارٹمنٹ بھی ایک ہی ہے۔

-----------😉😉😉😉😉---------------------

آیت اپنی خالہ زینب کے ساتھ رہتی ہے۔ آیت کے بچپن میں ایک حادثے میں اسکے ماں باپ فانی دنیا سے کوچ کر گئے تھے۔ تب سے آیت اپنی خالہ کے پاس رہتی

ہے۔زینب بیگم آیت پر جان چھڑکتی ہے کیوں کے انہوں نے آیت کی وجہ سے آج تک شادی نہی کی تھی۔۔

------------😉😉😉😉😉----------------------

آیت سفید رنگت والی، سیاہ آنکھوں والی ایک سادہ سی لڑکی ہے۔اس کے سیاہ بال اس کی کمر تک اتے ہیں۔آیت دکھنے میں معصوم سی ہے مگر یہ بات فریحہ سے بہتر کوئی نہی جانتا کے اس معصوم چہرے کے پیچھے ایک شیطان چھپا ہوا ہے۔جو صرف دوسروں کو تنگ کرتا ہے۔

------------------😉😉😉😉😉-------------

ضرار خان سفید رنگت کا ساڑھے پانچ فٹ کے قد کا خوبصورت نوجوان ہے۔جسکے بال ہمیشہ جیل سے سیٹ رہتے ہے جو اسکو اور خوبصورت بناتے ہے۔ضرار کو سپورٹ کار بہت پسند ہے۔

-------------😉😉😉😉😉----------------------

ہاشم چھے فوٹ کا خوبصورت مرد ہے اور سنجیدہ طبیعت کا مالک ہے۔ہاشم صرف اپنے بہن بھائی کے ساتھ مذاک مستی کرتا ہے۔آفس میں ہاشم بہت سنجیدہ رہتا ہے۔

-----------------😉😉😉😉😉---------------

فری جب نیچے تیار ہو کر آئی تو اسنے جینز کے ساتھ لال اور کالے رنگ کی کرتی پہنی ہوئی تھی اور سر پر سلیقے سے حجاب کیا ھوا تھا۔چہرہ کسی بھی قسم کے میک اپ سے پاک تھا۔

آیت کو غصے میں بیٹھا دیکھ کر اسے ہنسی آئی پر وہ چھپا گئی۔آیت اسکو ہنستے ہوئے دیکھ لیتی تو اسکا قتل کر دیتی۔

فریحہ نیچے آئی تو بی اما ناشتہ لیکر کھڑی تھی۔بی امانے فریحہ کو پالا تھا۔اسکے ماں باپ کے گزر جانے کے بعد۔بی اما انکی بہت پرانی ملازمہ تھی۔

------------------😉😉😉😉-----------------

فریحہ نیچے آئی اور بھایوں کا پوچھا بی امانے بتایا جا چکے ہے۔فریحہ انکی بات سن کر ٹیبل کی طرف بڑھی اور ناشتہ جلدی جلدی کرنے لگی بی اما بولی بیٹا آرام سے کرو۔

فریحہ بولی بی اما ٹائم نہی ہے پہلے ہی کافی لیٹ ہو چکی ہوں یونی جاکر کچھ کھالونگی۔فریحہ اور آیت بی اما کو اللہ حافظ کر کے باہر نکل کر گاڑی میں بیٹھی اور یونی روانہ ہو گئی۔ بی اما پیچھے۔سوچتی رہ گئی اس لڑکی کا کچھ نہی ہو سکتا۔

------------------😉😉😉😉--------------

ازلان جب نیچے آیا تو اسنے ٹیبل پر آکر سلام کیا سلمہ بیگم اور احسن صاحب نے جواب دے کر ناشتہ شروع کیا۔ناشتے کے بعد احسن صاحب نے ازلان کو سلمہ بیگم سے باتیں کرتے دیکھا تو بولے برخودار چلے یا گھر پر ہی رہنے کے ارادے ہے؟ازلان نے ٹائم دیکھا تو جلدی سے اٹھا اور بولا چلے پاپا بہت لیٹ ہو گئے ہے۔دونوں باپ بیٹا سلمہ بیگم کو اللہ حافظ کہ کے آفس کی طرف روانہ ہو گئے۔

بابِ دوم: تقدیر

یونیورسٹی پہنچ کر جلدی جلدی دونوں اتری گاڑی سے وہ ویسے بھی بہت لیٹ ہو چکی تھی۔فری بہت آہستہ چل رہی تھی۔آیت بولی جلدی چلو کلاس میں سر آچکے ہونگے۔فری بولی چل تو رہی ہوں صبر کرو۔پھر دونوں کلاس کے باہر پہنچی تو کلاس میں سر آچکے تھے۔معصوم سی شکل بنا کر پوچھا سر ہم اندر آجائے؟؟

نہیں! سر نے بولا

آپ دونوں کافی لیٹ ہیں۔ مجھے کلاس میں آئے ہوئے بیس منٹ ہو چکے۔ آج آپکے سمسٹر کا پہلا دن ہے آپ لیٹ ہیں. آج آپ دونوں اندر نہیں آئیگی تاکہ آپ لوگوں کو وقت پر یونیورسٹی آنے کا پتہ ہو. یہ سزا ہے آپ لوگوں کی اب آپ دونوں جاسکتی ہیں مجھے پڑھانا ہے۔

کلاس کے باقی بچے ہنسنے لگے انکی بے عزتی پر۔۔۔۔۔۔

آیت بولی سوری سر اگلی بار نہیں ہو گا وقت پر آئینگے. فری کی تو آنکھوں میں آنسوں ہی آگئے اتنی بے عزتی پر۔

سر بولے جاسکتی آپ دونوں اب۔ اگلی بار ٹائم پر آئیگا. سر بول کر بچوں کو پڑھانے میں مصروف ہو گئے۔ آیت اور فری گارڈن میں آکر بیٹھ گئ. فری روئے جارہی تھی. آیت چڑھ کر بولی اس میں رونے والی بات نہیں اور لیٹ اٹھو تم چلو اب اٹھو کینٹین چلتے ناشتہ نہیں کر کے آئ میں آیت نے فریحہ کو بولا اور اپنا موڈ ٹھیک کرو اتنی چھوٹی سی بات پر رونے بیٹھ گئ ہو۔

فری نے آنسوں سے بھری آنکھوں سے آیت کو دیکھا اور بولی تم بھی غصہ ہو رہی ہو میرے پر۔ آیت کو اپنی غلطی کا احساس ہوا بولی اچھا نا فری سوری میری جان. میری پیاری دوست موڈ ٹھیک کرو نا بھوک بھی لگ رہی مجھے۔آیت معصوم سی شکل بنا کر بولی جس پر فریحہ بولی اچھا چلو بھو کر اور دونوں اٹھ کر کینٹین کی طرف چلی گئ. دو آنکھوں نے ان کو جاتے ہوئے دیکھا جب تک وہ اسکی نظروں سے او جھل نا ہو گئ۔

آپکو کیا لگتا کون ہے یہ ؟؟؟

..................😉😉😉😉...........

ہاشم کی آج بہت ضروری میٹنگ تھی۔ جسکی وجہ سے صبح وہ جلدی چلا گیا تھا آفس. ہاشم کا گارمنٹس کا بزنس ہے آج اسکی میٹنگ ہے ملک ٹریڈرز سے جس میں انہوں نے پارٹنرشپ کرنی ہیں۔

ملک ٹریڈرز پاکستان کے علاوہ بہت سے ممالک میں ٹریڈ کرتے ہیں. ہاشم اپنے گارمنٹس کو الگ ملکوں میں بھیج کر اپنا بزنس پھیلانا چاہتا ہیں. اسلئے وہ پارٹنرشپ چاہتا ہیں ملک ٹریڈرز سے تاکہ ان کے ذریعے گارمنٹس کو الگ الگ ممالک میں بھیج سکے۔

..................😉😉😉😉................

زلان "ہاشم گروپ آف کمپنی" پہنچا.پہلے ہی وہ کافی لیٹ ہوچکا تھا.احسن صاحب کو آفس چھوڑنے چلا گیا تھا۔احسن صاحب کی گاڑی بنے گئی ہوئی تھی شاپ پر۔

ہاشم کی سیکرٹری نے اسکو کانفرنس ہال لے گئی اور بیٹھنے کا بولا اور کہا میں سر کو بتادیتی ہوں آپ اچکے ہیں۔ازلان بولا ٹھیک ہے اور ہاشم کا انتظار کرنے لگا۔

..................😉😉😉😉..........

فریحہ اور آیت کینٹین گئے تو وہاں پر آیت نے اپنا آرڈر لکھوایا فری نے صرف چائے منگوائی. جب انہوں نے ناشتہ کرلیا تو فری نے روتے ہوئے کہا مجھے ہاشم بھائی کے پاس جانا ہے۔آیت بولی فری ابھی تمھارا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا پھر کیوں روئے جارہی ہو؟ فری نے ضدی لہجے میں کہا مجھے بھائی پاس جانا ہے مجھے نہیں پتہ۔آیت نے بے بسی سے دیکھا اور اٹھ گئی کیوں کے فری کو سمجھانے کا فائدہ نہیں تھا.آج انکی اک ہی کلاس تھی باقی کینسل ہو گئی تھی. دونوں یونی سے باہر آئی ڈرائیور وہی کھڑے تھے، فری نے کال کرکے بلالیا تھا. گاڑی میں بیٹھ کر فری نے ان سے بولا بھائی کی کمپنی چلے انکل. وہ ہاشم کی کمپنی کی طرف روانہ ہوگئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

..................😉😉😉😉.............

ازلان اور ہاشم کی میٹنگ ختم ہو چکی تھی اب وہ پارٹنرز بن چکے تھے. ازلان نے اٹھ کر ہاشم کو خوشی سے گلے لگایا. ازلان اور ہاشم اب ریفریشمینٹ انجوئے کر رہے تھے اور باتیں کر رہے تھے. جب فری اور آیت پہنچی. فری نے ہاشم کی سیکیٹری سے روتے ہوئے پوچھا بھائی کہاں ہے؟اس نے کہا بزی ہے سر کی میٹنگ چل رہی. فری نے کہا ٹھیک ہے اور بھائی کے آفس کی طرف چلی گئ۔آیت اسکور و کتی رہ گئی مگر فریحہ رکی نہیں جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا وہ کسی سے ٹکرا گئ. ازلان جو ہاتھ دھونے کے لیے باہر جا رہا تھا اسے ٹکرا گیا۔

فری نے اپنی آنسوں سے بڑھی آنکھیں اٹھا کر ازلان کو دیکھا. ازلان کو اپنا آپ ان آنکھوں میں ڈوبتہ ہوا محسوس ہوا۔ازلان وہی جم گیا اور سوچنے لگا کوئی روتے ہوئے اتنا پیارا اور معصوم کیسا لگ سکتا ہے. فری ڈر کر پیچھے ہو گئ تو ازلان کو ہوش آیا اس نے سوری کہا اور رستہ دیا تو فری اور آیت اندر چلی گئ. ازلان ہاتھ دھونے چلا گیا. فری اندر آئ تو ہاشم کے گلے لگ گئ روتے ہوئے۔

"جب دو لوگوں کا ملنے کا وقت ہو تو زمین پر ایسی کوئی چیز نہیں جو انہیں ملنے سے روک

سکے"

............😉😉😉😉.................

ہاشم نے پریشانی سے کہا کیا ہوا میر گڑیا کو رو کیوں رہی اتنا؟ فریحہ نے جواب نہیں دیا تو ہاشم نے آیت کی طرف دیکھا اور بولا بھنا آپ ہی بتا دے کیا ہوا فری کو. آیت نے یونیورسٹی والی ساری بات بتا دی جو اندر آتے ہوئے ازلان نے بھی سنی۔

ہاشم نے فری کو خود سے الگ کرتی ہوئے کہا بیٹا اس میں رونے والی کیا بات ہے کوئی بات نہیں ہو جاتا ہے ایسا. فری نے روتے ہوئے ہاشم کو دیکھا ہاشم کو اسکے رونے سے تکلیف ہو رہی تھی۔۔

فریحہ روتے ہوئے منہ بناتے ہوئے بولی بھائی میں یونیورسٹی نہیں جاؤں گی اتنی بے عزتی ہوئی ہماری. آیت کا دل کیا اپنا سَر پیٹ لے۔

فریحہ اتنی ہی معصوم تھی چھوٹی چھوٹی بات پر ڈر جاتی یا رونے بیٹھ جاتی. اسکی بات سن کر ازلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئ جسے وہ بڑی صفائ سے چھپا گیا۔

ہاشم نے جب نظریں اٹھا کر دیکھا تو ازلان کھڑا انہیں ہی دیکھ رہا تھا تو ہاشم نے کہا ازلان

سوری یار وہ میری گڑیا رو رہی تھی بہت پریشان ہو گیا میں اور تمھارے پر دھیان نہیں دیا.ازلان جو فری کو دیکھنے میں مصروف تھا اک دم سے گھبرا گیا ہاشم کی بات پر اور اپنی بیو قوفی کا احساس ہوا۔۔

ازلان بولا کوئی بات نہیں میں بس تمھیں اللہ حافظ کہنے آیا تھا پاپا میرا انتظار کر رہے آفس میں جانا مجھے. ہاشم نے کہا اچھا اسے ملو یہ ہے میری گڑیا فریحہ میری چھوٹی سی بہن اسکے ہر انداز میں اپنی بہن کی محبت جھلک رہی تھی جسے ازلان نے محسوس کیا. آیت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا یہ ہے میری دوسری بھنا اور ہمارے پڑوسی بھی اور ہماری گڑیا کی اکلوتی دوست۔۔

آیت نے سلام کیا ازلان کو۔۔

اسلام وعلیکم !! بھائی۔

جسے ازلان نے بہت پیار سے جواب دیا۔

وعلیکم اسلام !! بھنا اور پھر اسکا حال چال پوچھا. آیت نے بہت خوش اسلوبی سے ازلان کو جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان کو آج پہلی نظر کی محبت پر یقین ہو گیا تھا اور قسمت پر. اسکو اپنا آپ ان آنسوں سے بھری آنکھوں میں ڈوبتا ھوا محسوس ہو رہا تھا اسلئے جلد وہاں سے نکلنا چاھتا تھا پاپا کا بہانہ اسلئے بنایا. ہاشم کو اس نے اللہ حافظ کیا باہر نکل گیا. لیکن باہر جانے سے پہلے فریحہ پر آخری نظر ڈالنا نہیں بھولا جو گھبرائی ہوئے بھائی سے چپکی ہوئی تھی اور آنسوں صاف کر رہی تھی اپنے لیکن آنسوں نکلے جا رہے تھے. اِس پورے وقت میں فریحہ نے کچھ نہیں بولا بس نظریں اٹھا کر ازلان کو باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا اسی وقت ازلان نے فریحہ کو دیکھا تھا۔ ازلان کے دل کی ایک بیٹ مس ھوی. ازلان فریحہ کو دیکھ کر باہر نکل گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم ازلان کے جانے کے بعد فریحہ کو اپنے ساتھ لے کر باہر نکلا پیچھے پیچھے آیت بھی آ گئی اور سیکرٹری کو سب سمجھا کر فریحہ اور آیت کو اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھایا ڈرائیور کو گھر جانے کا کہہ دیا۔۔

ہاشم نے فری کو آگے بٹھایا اور آیت پیچھے بیٹھ گئی اور ہاشم نے گاڑی گھر کی طرف موڑ دی. فری نے رونا بند کر دیا تھا. ہاشم نے سمجھایا تھا جسے وہ چُپ ہو گئی تھی۔

................😉😉😉😉.............

ازلان گاڑی چلارہاتھاپراسکے سامنے بار بار آنسوں سے بھری آنکھیں آرہی تھی. وہ بہت ڈسٹرب ہورہاتھا. بار بار فریحہ یاد آراہی تھی اسکی معصومیت کا سوچتے ہوئے وہ مسکرادیا۔ بڑی مشکل سے وہ آفس پہنچا جہاں اسنے احسن صاحب کو میٹنگ کا بتانا تھا۔

.... 😉😉😉😉 ....

ہاشم، فری اور آیت گھر پہنچے تو ہاشم نے آیت کو روک دیا وہ بھی فریحہ کا سوچتے ہوئے رک گئ. جب اندر گئے تو ضرار صوفے پر بیٹھا ان لوگوں کا انتظار کررہاتھا. ضرار فریحہ کی آنکھوں کو دیکھ کر اٹھ کر آیا اور بولا گڑیا تم روئ ہو؟؟

ضرار نے ساتھ میں آیت کو دیکھا تو اسکے دماغ میں شیطانی آئ اور اس نے پھر آیت کو دیکھ کر بولا کیا بولا تھا تم نے میری بہن کو موٹی جو وہ روئ تھی؟؟ ضرور تم نے ہے کچھ کہا ہے جلدی بتاؤ مجھے۔۔

آیت نے منہ بنا کر بولا موٹی نہیں ہو میں تم خود ہوگے موٹے. آیت موٹے پر زور دے کر بولی. کیوں کے آیت کو پتہ تھا ضرار موٹا کہنے پر چڑھ جاتا۔

ضرار بولا چڑیل اتنا ہینڈسم اور سمارٹ لڑکا تمھیں موٹا لگ رہا؟؟

آیت بولی تو اتنی خوبصورت اور پیاری لڑکی تمھیں موٹی اور چڑیل لگ رہی؟؟

ابھی ضرار جواب دیتا لیکن انکی لڑائے بڑھتی ہوئے دیکھ کر ہاشم کو بولنا پڑا بس چُپ ہو جاؤ دونوں. ہاشم نے ضرار کو یونیورسٹی والی بات بتادی۔

دونوں چُپ ہوگئے پر آیت اور ضرار ایک دوسرے کو زُبان چڑھانا نہیں بھولے۔

ضرار اور آیت ایسے ہے بچپن سے لڑتے ارھے ہیں۔دونوں اک دوسرے کو تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع نہیں جانے دیتے. دونوں کی بنتی بھی بہت ہیں اور لڑتے بھی بہت ہیں۔ہر شیطانی میں دونوں ایک ساتھ پائے جاتے. بیچاری فریحہ ان دونوں کی شرارتوں میں پھنستی۔

انکی یہ نوک جھوک ہمیشہ فری کا موڈ ٹھیک کردیتی تھی اور آج بھی یہی ہوا۔انکی لڑائے دیکھ کر فری ہنسنے لگی تو اسکو دیکھ کر تینوں کے چہروں پر مسکراہٹ آ گئ۔

آیت فری کا موڈ ٹھیک دیکھ کر سکو اللہ حافظ کہہ کے گھر چلی گئ،اسکا گھر سامنے ہے تھا. اسکی خالا اسکا انتظار کر رہی تھی۔

ہاشم نے فری کو اور ضرار کو بولا جاؤ چینج کرلو منہ ہاتھ دھولو پھر ساتھ کھانا کھاتے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.................😉😉😉😉................

باب سوم: دعوت اسپیشل

سلمہ بیگم اور احسن صاحب لونچ میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے جب ازلان افس سے آیا اور اس نے سلام کیا. سب نے اسکے سلام کا جواب دیا. سلمہ بیگم نے اٹھ کر اسے گلے لگایا اور پارٹنرشپ کی مبارک باد دی جسے اس نے خوشی سے وصول کی۔ ازلان وہی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔

احسان صاحب نے بولا ہاں تو برخودار میٹنگ تو ہو گئ میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ ہاشم بیٹے کو اور اسکی فیملی کو گھر پر دعوت پر بلایا جاۓ. ازلان جو موبائل یوز کر رہا تھا اس نے انکی بات پر نظریں اٹھا کر دیکھا تو اسکے سامنے وہی آنسوں سے بھری آنکھیں آئ جسے سوچ کر وہ مسکرا دیا. اسکی یہ مسکراھت احسن صاحب سے چھپی نا رہ سکی۔

احسن صاحب نے بولا ازلان آپ سے بات کر رہا ہوں جسے وہ ہوش میں واپس آیا ۔احسن صاحب نے اسکی اِس حرکت کو غور سے دیکھا. ازلان نے کہا آپکی اور ماما کی مرضی اور اُٹھ کر فریش ہونے چلا گیا. احسن صاحب کی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا۔

احسن صاحب سلمہ بیگم کو بتانے لگے ہاشم اور اسکی فیملی کے بارے میں۔۔

..........................😉😉😉.................

رات کے کھانے کے بعد فریحہ بی اما کو اپنی اور بھائیوں کی کافی بنانے کا کہہ کر باہر آ کر بھائیوں کے ساتھ بیٹھ گئی. یہ ان تینوں کی عادت تھی کھانا کھانے کے بعد لونج میں بیٹھ کر کافی پینے کی اور دن بھر کیا کیا اک دوسرے کو بتانے کی. اکثر آیت بھی ہوتی ان کے ساتھ پر آج نہیں ہے کوئی کام تھا اسے وہ نہیں آ پائی۔

ضرار نے ہاشم سے پوچھا بھائی آپکی میٹنگ کیسی رہی؟؟ اتنے میں بی اما کافی دے کر اپنے روم میں سونے چلی گئی وہ انہی کے ساتھ رہتی تھی، انکا کوئی نہیں تھا اِس دُنیا میں۔ ہاشم بولا میٹنگ بہت اچھی رہی پارٹنرشپ بھی ہو چکی، مجھے تو ازلان بہت اچھا لگا. احسن انکل سے تو میں پہلے بھی مل چکا ہوں مگر ازلان سے آج پہلی دفعہ ملا تھا. میٹنگ کے بعد جو ہوا وہ اچھا نہیں تھا ہاشم نے فریحہ کو چھیڑنے کی غرض سے دیکھتے ہوئے کہا اور فریحہ چڑھ بھی گئی۔ بھائی بس کرے نہ۔

ضرار بھیا اور آیت کم ہیں جو آپ بھی تنگ کر رہے ہے مجھے وہ روھانسی ہوئی۔۔

آیت کے نام پر ضرار کو اپنی اور آیت کی دوپھر والی لڑائی یاد آ گئی جس پر اسکی ہنسی نکل گئی. ہاشم اور فری نے مڑ کر ضرار کو دیکھا تو وہ گھبرا گیا. ہاشم نے آنکھوں کے اشارے سے پوچھا کیا ہوا؟

ضرار نے کہا کچھ نہیں بھائی! یونہی انکی باتیں چلتی رہی اور بارا بج گئے ہاشم ان دونو کو سونے کا کہہ کر خود بھی اپنے کمرے میں چلا گیا۔

.... 😉😉😉 ....

صبح ضرار تیار ہو کر نیچے آیا تو سامنے فریحہ اور آیت ناشتہ کرنے میں مصروف تھی.

آیت کو دیکھ کر اسکے چہرے پر شیطانوں والی مسکراھت آئی جسے وہ چھپاتا ہوا ٹیبل تک آیا اور آیت کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا. ضرار نے سلام کیا اور ناشتہ ڈالنے لگا اپنے لیے۔

آیت نے نظریں اُٹھا کر دیکھا واپس ناشتہ کرنے میں مصروف ہو گئی. آیت بھوک کی بہت کچی تھی اسکے لیے کھانا اسکی پہلی محبت تھی۔

آیت کی خالا کو آج بوٹیک جلدی جانا تھا اپنی اسلیئے وہ صبح ہی چلی گئی تھی، اسلیئے آیت یہاں آکر ناشتہ کر رہی تھی۔ ضرار نے آیت سے بولا کیا تمھارا اپنا گھر نہیں ہے جو روز

اُٹھ کر ہمارے گھر آجاتی ہو صبح صبح ناشتہ کرنے؟

ہاں! نہیں ہے اپنا گھر کیا کرلو گے تم اور میں اپنی دوست کے گھر آتی ہوں تمھارے نہیں تمھیں کیا مسئلہ ہے؟ آیت نے آئی برو اُٹھا کر پوچھا۔

ضرار نے دُکھی سی شکل بنا کر جواب دیا اوہ براد کھ ہوا سن کر تمھارا کوئی گھر نہیں ویسے چڑایلوں کا گھر ہوتا بھی نہیں آیت کو اسکی بات پر غصہ آگیا۔

فریحہ نے نظریں اُٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی اسے پتہ تھا یہ ہر روز کا معمول ہیں۔

جب ضرار نے آیت کو پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے دیکھا تو وہ سمجھ گیا آیت اب کیا کریگی وہ جلدی سے اٹھا اپنی سپورٹس کار کی چابی اٹھاتا باہر نکل گیا لیکن جانے سے پہلے اسے چڑانا نہیں بھولا۔

فریحہ نے دیکھا ضرار چلا گیا تو ہاتھ صاف کر کے اٹھی اور آیت سے بولی دومنٹ کے اندر باہر آؤ کل کی طرح بے عزتی نہی کروانی اپنی ہم نے اور باہر نکل گئ. آیت بھی اپنا غصہ بھولتی بیگ اُٹھاتی باہر گاڑی میں اکر بیٹھ گئ۔ دونوں یونیورسٹی کے لیے روانہ ہو گئ۔

. . . . 😉😉😉 . . . .

ہاشم آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب احسن صاحب آئے اسکی سیکٹری نے بتایا تو اس نے انہیں اندر بھیجنے کا کہا۔ احسن صاحب آئے تو ان سے مل کر انہیں بیٹھنے کا کہا اور ریسپشن پر کال کر کے دو کافی لانے کا آرڈر دیا۔

ہاشم اور احسن صاحب باتیں کر رہے تھے۔ جب احسن صاحب نے کہا ہاشم بیٹا میں آپکو اور آپکی فیملی کو دعوت دینے آیا تھا۔ آپ ہمارے گھر آئے اور ڈنر کرے ہمارے ساتھ. ہاشم نے کہا انکل اسکی کیا ضرورت ہے. احسن صاحب نے کہا بیٹا انکل بھی کہہ رہے ہو اور اپنے انکل کی بات بھی نہیں مان رہے۔

ہاشم نے کہا انکل یہ بلیک میل کر رہے آپ. احسن صاحب ہنستے ہوئے بولے بیٹا جو بھی سمجھلو۔ آپ اور آپکے بہن بھائی آئینگے بس بات ختم۔
ہم بھی آپکی گڑیا سے ملنا چاہتے اب جسکی آپ اتنی تعریف کرتے۔

ہاشم نے انکی بات سن کر کہا انکل گڑیا کا میں کچھ کہہ نہیں سکتا وہ کسی کے گھر آتی جاتی نہیں۔ پھر بھی ٹرائے کروں گا لانے کی۔

احسن صاحب نے بولا ٹھیک ہے بیٹا کل رات کو آپ لوگوں کا انتظار کروں گا. اتنے میں کافی آگئی وہ لوگ کافی پینے کے ساتھ ساتھ باتیں کر رہے تھے. اسکے بعد احسن صاحب

باتیں کر کے اللہ حافظ کر کے چلے گئے۔

ہاشم انکے جانے کے بعد سوچنے لگا فریحہ کو کیسے منائیگا وہ۔۔

.... 😉😉😉 .. ..

احسن صاحب گھر پہنچے تو ازلان اور سلمہ بیگم انکا کھانے پر انتظار کر رہے تھے. ازلان آج جلدی آگیا تھا آفس سے،اسے کوئی خاص کم نہیں تھا. احسن صاحب فریش ہونے چلے گئے. فریش ہو کر آئے تو کھانا شروع کیا۔

کھانے کے دوران احسن صاحب نے سلمہ بیگم کو بتایا کے کل کی ہاشم اور اسکی فیملی کی دعوت ہیں آپ تیاری کر لیجے گا۔ سلمہ بیگم نے سر ہلانے پر اتفاق کیا. ازلان کو انکی بات سن کر انجانی سی خوش ہوئی اتنے دنوں سے جسے دوبارہ وہ دیکھنے کے لیے تڑپ رہا تھا کل وہ اسکے گھر آئیگی۔

سلمہ بیگم نے پوچھا احسن ہماری فریحہ بیٹی آئیگی جسکی بہت تعریف کرتے آپ. انکی بات سن کر ازلان کو حیرانی ہوئی مگر وہ جلدی سے چھپا گیا. احسن صاحب بولے میں نے ہاشم کو بولا ہے لیکر آئے ہماری بیٹی کو لیکن وہ کہہ رہا تھا پکا نہیں کہ سکتا فریحہ بیٹی کہی آتی

جاتی نہیں ماں باپ کے ایکسڈینٹ کے باد وہ ہر چیز سے ڈرنے لگی ہے اسلئے اسکا انا مشکل ہے۔احسن صاحب کی بات سن کر ازلان کی خوشی کہی کھو گئ وہ سوچنے لگا اگر کل نا آئ وہ تو۔۔

ازلان کو دکھ بھی ہوا فریحہ کا سن کر اس نے خود سے عہد کیا وہ فریحہ کا ڈر ختم کرے گا۔ مضبوط لڑکی بنائے گا۔

......😉😉😉........................

....

ہاشم گھر آیا تو ضرار اور فریحہ کسی بات پر بحث کر رہے تھے.ہاشم نے انہیں سلام کیا۔ ہاشم کی آواز سنتے ہی دونوں چُپ ہو گئے.ہاشم نے کہا گڑیا کھانا لگوا میں فریش ہو کر اتا ہوں پِھر کھانا کھاتے۔مجھے آپ دونوں سے ضروری بات بھی کرنی ضرار اور فریحہ نے اک دوسرے کو دیکھا ایسی بھی کیا ضروری بات۔۔پھر فریحہ اٹھ کر کھانا لگانے کا کہنے چلی گئ۔

ہاشم فریش ہو کر آیا کھانا خاموشی سے کھایا گیا.پھر لونج میں سب آ کر بیٹھ گئے.بی اما کافی رکھ کر چلی گئ۔

ہاشم نے اپنی کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے فریحہ اور ضرار کو دیکھ کر بولا کل ہمیں دعوت پر جاناہیں. فریحہ گھبرا گئی پر کچھ بولی نہیں۔ ضرار نے بھائی سے پوچھا بھائی کس کے گھر دعوت پر جانا؟؟ ہاشم نے آج احسن صاحب کے ساتھ جو اسکی بات ہوئی سب بتادیا۔ ضرار نے سب سنے کے بعد بولا مجھے کوئی مسئلہ نہیں کل ویسے ہی سنڈے ہے فری ہوتا ہوا میں. ہاشم نے فریحہ کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھا جو زمین پر نظریں جمائے پتہ نہیں کیا ڈھونڈ رہی تھی۔

ہاشم نے گہری سانس لیکر بولا گڑیا اپ نے بتایا نہیں اپ نے جانا یا نہیں. فریحہ نے نظریں نیچے رکھتے ہوئے بولا بھائی آپ لوگ چلے جائیگا مجھے نہیں جانا. ضرار نے ہاشم کو دیکھا پھر بولا بھائی فریحہ نہیں جائے گی تو میں بھی نہیں جاؤ گا. فریحہ نے بولا ضرار بھیا آپ چلے جائیگا میں گھر میں رہ لونگی۔

ضرار نے صاف منع کر دیا تم جاو گی تو میں جاؤ نگا. ہاشم بھی ڈرامائی انداز میں بولا کوئی بات نہیں آپ دونوں نہیں جانا چاہتے تو میں احسن انکل کو منع کر دیتا ہو لیکن اسکے بعد اگر ہمارے پارٹنر شپ پر اثر ہوا تو میں سنبھل لونگا خودی۔

!! ہاشم کے انداز کو دیکھ کر ضرار نے آنکھوں کے ذریعے داد دی بھائی کو فریحہ نے بے بسی سے ہاشم کی بات پر آنکھیں اٹھا کر اپنے بھائیوں کو دیکھا جو معصوم

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شکل بنائے اسے دیکھ رہے تھے. فریحہ نے جواب نہیں دیا تو ہاشم نے کہا کے چلو کوئی بات نہیں میں احسن انکل کو کال کر کے منع کر دیتا ہوں اور اٹھ کر جانے لگا تو فریحہ بول پڑی بھائی میں جاؤنگی دعوت پر آپکے ساتھ۔۔۔

ہاشم نے اور ضرار نے ایک دوسرے کو نظروں میں ہی مبارک باد دی چلو مانی تو سہی جانے کے لیے۔انہیں اپنی بہن کی خوشی بہت عزیز تھی۔

پھر سب اپنے رومز میں سونے چلے گئے۔

. . . . 😉😉😉 . . . .

ازلان کی جب آنکھ کھلی تو فجر کی آذان ہو رہی تھی. اسکے سر میں بھی درد تھا۔رات بھر اس نے یہی سوچتے ہوئے نکال دی فریحہ آئیگی یا نہیں. پھر جلدی سے اٹھا اور واشروم میں گھس گیا وضو کر کے باہر نکلا اور نماز پڑھنے کے لیے مسجد چلا گیا۔

. . . . 😉😉😉 . . . .

فریحہ صبح اٹھی اس نے سامنے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔نماز کا ٹائم جا رہا تھا جلدی سے اسنے کمبل اتارا اور وضو کرنے چلی گئ. نماز پڑھنے کے بعد وہ نیچے آئ تو بی اما بیٹھی قرآن پڑھ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Article|Poetry|Interviews

رہی تھی۔انہیں سلام کیااوران کے پاس ہی بیٹھ گئی اوانکی تلاوت سنے لگی اسے بہت پسند تھا تلاوت سنا۔

بی امانے تلاوت کر کے اٹھ کر قرآن جگہ پر رکھااور فریحہ کے پاس آکر بیٹھ گئی اسے پوچھنے لگی میری گڑیاناشتہ کریگی؟اس نے کہا نہیں بھائی کے ساتھ کرونگی آپ آرام کرلے تھوڑی دیر میں باہر گارڈن میں جارہی ہوں.بی امااسکو پیار کرتی اندر چلی گئی اور وہ گارڈن میں آکراپنے جھولے پر بیٹھ گئی.وہ ہر سنڈے کی صبح یہی کرتی تھی۔

..........😉😉😉..........

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلمہ بیگم دعوت کی تیاری کررہی تھی اورنوکروں کو سبھی سے صفائی کرنے کا کہہ رہی تھی،ساتھ ساتھ اپنی کک کو مینو دے رہی تھی رات کی دعوت کا۔

ازلان نیچے آیاوہ ابھی سو کراٹھا تھا،مسجد سے آنے کے بعد وہ دوبارہ سو گیا تھا،سلمہ بیگم اسکو دیکھ کراسکا ناشتہ بنانے چلی گئی۔ازلان کو انکے ہاتھ کے پراٹھے بہت پسند تھے۔ہر سنڈے کو سلمہ بیگم ازلان اوراحسن صاحب کا ناشتہ خود بناتی تھی انکی شروع سے عادت ہے۔

سب نے مل کر ناشتہ کیا۔

ازلان اپنے دوستوں کے پاس چلا گیا اور احسن صاحب بیٹھ کر اخبار پڑھنے لگے. سلمہ بیگم رات کی تیاری دیکھنے لگی۔

.... 😉😉😉 ....

آیت فریحہ سے شام میں ملنے آئی تو ہاشم لونج میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھ رہا تھا اس نے ہاشم کو سلام کیا اور پوچھا بھیا فری کہا ہے؟

ہاشم بولا روم میں ہے اپنے اور ساتھ ہی کہا آپ اسکی ہیلپ کر دینا ریڈی ہونے میں۔

آیت حیران ہو کر فریحہ کے روم کی طرف چلی گئی۔

ہاشم بھی اپنے روم کی طرف چلا گیا ریڈی ہونا تھا اسے بھی۔۔

آیت فریحہ کے روم میں آئی تو فریحہ کو الماری میں گھسے دیکھا. اس نے پیچھے سے فری کو ڈرایا تو فری ڈر گئی اور بولی آیت کی بچی ڈرا دیا تم نے۔

آیت نے بولا یہ چھوڑو یہ بتاؤ تم نے کہا جانا جو بھیا نے کہا تمھیں ریڈی کر دوں. فریحہ نے اسے دعوت کا سب بتا دیا. آیت نے کہا چلو کہی جانے کیلیۓ مانی تو تم. میں خود تمھیں تیار کرونگی. آیت نے پوچھا کونسا ڈریس پہنو گی؟

فری نے کہا وہی دھونڈ رہی تھی تم نے آکر ڈرا دیا. آیت نے کہا رکو میں دیکھتی ہوں.

آیت نے اسے گلابی رنگ کا فروک نکال کر دیا جسکے گلے اور دامن پر سفید کرہائی ہوئی تھی اور فریحہ کو بولا جاؤ چینج کر کے آؤ اور خود بیٹھ کر ویٹ کرنی لگی۔

فری چینج کر کے آئی تو آیت نے اسکو ڈریسنگ ٹیبل کے آگے بیٹھا کر ریڈی کرنی لگی.

آیت نے اسکی آنکھوں میں کاجل ڈالا اور ہونٹوں پر گلابی ہلکی سی لپسٹک لگائی. فری نہ نہ کرتی رہ گی کیوں کے فری نے کبھی میک اپ استمال نہیں کیا لیکن آیت نے اسکی نہ سنی. آیت نے ساتھ ہی اسکے سَر پر اچھے سے حجاب باندھا. آیت جانتی تھی وہ ہمیشہ حجاب کرتی۔

آیت نے فری کو پُورا تیار کر کے دیکھا تو وہ حیران ہو گی فری کی آنکھوں کا کاجل اور ہونٹوں پر لپسٹک اسکی خوبصورتی کو چار چند لگا رھی تھی۔

ماشااللہ! آیت نے بولا اور پھر فری سے بولا اب میں جا رہی ہوں کل ملتے۔ خالا ویٹ کر رہی ہو گی۔ اللہ حافظ کہہ کر چلی گئی۔

آیت کے جانے کے بعد فری نے خود کو آیئنے میں دیکھا تو وہ حیران ہو گی وہ اِس سادگی میں بھی پیاری لگ رہی تھی پھر فریحہ نے سینڈلس پھنی اور نیچے آ گئی۔

ہاشم تیار کھڑا فریحہ اور ضرار کا انتظار کر رہا تھا. فری اور ضرار دونوں ساتھ نیچے آئے

فری کو دیکھنے کے بعد دونوں بھائیوں کا بے ساختا ماشااللہ نکلا۔۔۔انھیں وہ چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی ہاشم نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور پیار کر کے باہر نکل آئے تینوں گاڑی میں بیٹھ کر ملک ولا روانہ ہو گئے۔.

.... 😉😉😉 ....

سلمہ بیگم بول رہی تھی پتہ نہیں کہارہ گیا یہ لڑکا صبح سے گیا ہوا ہے مہمان آنے والے۔احسن صاحب بولے آ جائیگا بیگم پریشان نہ ہو۔آپ بس اپنے لاڈلے کی سائڈ لیتے رہا کرے۔احسن صاحب ہنسنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.... 😉😉😉 ....

ہاشم، ضرار اور فریحہ ملک ولا پہنچے۔

فریحہ ملک ولا کو دیکھ کر حیران ہو گئی۔ملک ولا پورا سفید مار بلز سے بنا ہوا تھا اور سفید رنگ اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔

جب وہ لوگ اندر آئے تو احسن صاحب اور سلمہ بیگم انکا انتظار کر رہے تھے۔سلمہ بیگم

بہت پیار سے فریحہ سے ملی انہیں فریحہ پہلی نظر میں بہت پیاری معصوم سی گڑیا لگی.

سلمہ بیگم نے ضرار اور ہاشم کے سَر پر پیار سے ہاتھ رکھا اور انہیں اندر ڈرائنگ روم میں بیٹھایا۔.

خود باورچی خانے میں جوس لانے کا کہنے چلی گئ.احسن صاحب خود بھی ڈرائنگ روم میں چلے گئے اور ان سے باتیں کرنے لگے۔

ازلان جب گھر آیا تو اسکے ماتھے پر بال بکھرے ہوئے تھے جو اسے مزید پر کشش بنا رہے تھے.اسکے دماغ سے دعوت والی بات نکل چکی تھی.اسے ڈرائنگ روم سے آوازیں آرہی تھی جب وہ ڈرائنگ روم میں گھسا تو سامنے ہی صوفے پر دشمنِ جان پوری شان و شوکت سے بیٹھی نظر آئ.وہ اتنی خوبصورت لگ رہی تھی ازلان اپنا ہوش کھو رہا تھا وہ بھول گیا۔آس پاس کیا ہو رہا ہے.وہ صرف اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔

احسن صاحب کی اس پر نظر پری تو وہ بولے؛

ازلان!!

ازلان!!بیٹا اندر آؤ وہاں کیوں کھڑے ہو۔

احسن صاحب کی آواز پر اسے ہوش آیا وہ ازلان کا فریحہ کو دیکھنا دیکھ چکے تھے بعد میں

پوچھنگے یہ سوچ کر چُپ ہو گئے۔

ازلان چلتاہوااندر آیاسب کو سلام کیا. فریحہ نے ہلکے سے سلام کا جواب دیا ا گر وہ اسے دیکھ نہ رہاہوتااسے کبھی پتہ نہ لگتااسنے جواب دیاہے۔

ازلان ہاشم اور ضرار سے ملااور وہی دشمنِ جان کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیااور فرصت سے اسے دیکھنے لگا۔

سلمہ بیگم بھی آگئ فریحہ سے باتیں کرنی لگی۔فریحہ ان کوپیار سے جواب دے رھی تھی .فریحہ کواپنے اوپر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی اس نے جیسے نظریں اٹھاکر دیکھا ازلان اسے بہت پیار سے دیکھ رہاتھا. فریحہ اور ازلان کی اک پل کی نظریں ملی. فریحہ کے دیکھنے پر ازلان کے دِل کی اک بیٹ مس ہوئی. فریحہ نے گھبرا کر نظریں نیچے کرلی.

اسکی اِس ادا پر ازلان جی جان سے فدا ہوا۔

ازلان نے اپنادھیان فریحہ سے ہٹانے کے لیے ضرار سے باتیں کرنے لگا۔

. . . . 😉😉😉 . . . .

بابِ چہارم :اقرار

آیت جب گھر پہنچی توزینب بیگم اسکاانتظار کررہی تھی۔انہوں نے آیت کے ساتھ

شاپنگ پر جانا تھا۔اسکی خالا مسنوی غصہ کرتے ہوئے آیت سے بولی یہ کوئی ٹائم ہے گھر آنے کا تمھیں یاد نہیں تھا ہم نے شاپنگ پر جانا۔

آیت کے دماغ میں انکا غصہ دیکھ کر شیطانی چرغہ گھوما اور وہ چلتے ہوئے ان کے پاس آئی وہ صوفے پر بیٹھی تھی۔آکر انکی گود میں لیٹ گئی اور آنکھیں بند کرلی. خالا پریشان ہوگئی اُسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگی اور بولی کیا ہوا میری گڑیا کو؟انکی پوری دُنیا صرف آیت تھی وہ آیت کو پریشان کہا دیکھ سکتی تھی۔

آیت ہنسنے لگی اور اٹھ کر بیٹھ گئی اور کہنے لگی کچھ نہیں میں تو صرف آپکو تنگ کر رہی تھی اور غصہ کرے آپ میرے اوپر منہ بنا کر بولی. زینب بیگم نے جب اسے ہنستے ہوئے دیکھا تو خود بھی اسکی بچوں والی حرکت پر ہنسنے لگی اور پیار سے اسے اپنے ساتھ لگایا۔ پھر زینب بیگم نے بولا اب جلدی اٹھو چلے ورنہ اور لیٹ ہو جائنگے. آیت بھی جلدی اٹھی وہ تیار ہو کر ہی فریحہ کے گھر گئی تھی. آیت نے گھر کو لوک کیا اور زینب بیگم باہر گاڑی میں اسکا انتظار کرنے لگی. زینب بیگم نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور آیت آکر ان کے ساتھ بیٹھ گئی، دونوں مال کی طرف روانہ ہو گئی۔

.... 😉😉😉 ....

ازلان کب سے فریحہ سے دھیان ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا مگر دھیان ہٹا نہیں تو

www.neweramagazine.com

ایکسیوز کرتا اپنے روم میں فریش ہونے چلا گیا۔

روم میں آکر بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھا اور آنکھیں بند کر لی اسکے سامنے فریحہ کا سراپا لہرایا. ازلان کو فریحہ کا حجاب کرنا اور اپنے بالوں کو چھپا کر رکھنا بہت پسند آیا۔ مگر اسکے دل میں اسکے بال دیکھنے کی خواہش جاگی. ازلان کو ہوش آیا تو دماغ کی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے اٹھا اور الماری سے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا۔

ازلان نہیں جانتا تھا اسکی یہ خواہش پوری ہونے والی بہت جلد۔۔۔۔۔۔

........................😉😉😉................

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان جب نیچے آیا فریش ہو کر تو سلمہ بیگم ٹیبل سیٹ کر رہی تھی اور فریحہ انکی ہیلپ کرنے کی کوشش کر رہی تھی، مگر وہ بار بار منع کر رہی تھی۔ نہیں! بیٹا آج آپ پہلی بار آئی ہو مہمان ہو میری. ازلان کو یہ منظر دیکھ کر انجانی سی خوشی ہوئی تھی۔

سلمہ بیگم نے ازلان کو دیکھا تو بولی بیٹا جاؤ پاپا اور بچوں کو بلا لاؤ کھانا لگ گیا ہیں، ٹھنڈا ہو جائیں گا۔ ازلان فریحہ پر نظر ڈالتا ان کو بلانے چلا گیا۔

........................😉😉😉................

ڈنر کے ٹیبل پر ازلان نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو فریحہ ضرار کے ساتھ بیٹھی اسکی کسی بات پر ہنس رہی تھی اور اسکا ڈمپل ابھرا تھا. ازلان اسکی ہنسی میں کہی کھو گیا۔ ازلان

کے دِل میں اسکے ڈمپل کو محسوس کرنے کی خواہش جاگی. مگر کچھ خواءشے پورے ہونے میں کافی وقت لیتی ہیں۔ازلان یہ بات نہیں جانتا تھا. پھر اچانک ازلان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو آس پاس اس نے دیکھا شکر ہے کسی نے دیکھا نہیں اور پھر اپنے کھانے کی طرف موتواجہ ہو گیا۔

باتوں کے دوران اور خوبصورت موحول میں ڈنر کیا گیا. ڈنر کے دوران سب ضرار کی حرکتوں سے محفوظ ہو رہے تھے۔

ڈنر کے بعد نوکرنے کافی سروکی اور احسن صاحب، ضرار سے اور ازلان، ہاشم سے باتوں میں مصروف ہو گ ئے۔

....

فریحہ سلمہ بیگم کے پاس آئی جو نوکروں کے ساتھ ٹیبل سمیت وا رہی تھی. آ نٹی مجھے واشروم جانا ہے سلمہ بیگم اسے گیسٹ روم میں لے آئ جو ازلان کے روم کے ساتھ تھا اور اسے وہاں چھور کر اپنے کام کرنے چلی گئ۔ازلان جو ہاشم سے بات کر رہا تھا اسے اپنا موبائل یاد آیا اسکی ضروری کال آنی تھی۔اس نے اپنی جیب میں چیک کیا پر نہی تھا، اسے یاد آیا جب وہ فریش ہونے گیا تھا موبائل اپنے روم میں چھوڑ آیا وہ ہاشم سے ایکسیوز کرتا اپنے روم سے موبائل لینے چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان جو روم سے موبائل لیکر جا رہا تھا اسکی نظر گیسٹ روم کے کھلے دروازے پر پڑی تو۔ حیران ہوا گیسٹ روم کس نے کھولا۔۔

ازلان نے جب تھوڑے سے کھلے ہوئے دروازے سے اندر دیکھا تو اسکی خوشی کا ٹھکانا نہیں رہا. اسے اندازہ نہیں تھا اسکی خواہش اتنی جلدی پوری ہو جائے گی. سامنے فریحہ کھڑی اپنے بالوں کا جوڑا بنا رہی تھی پر اسکے بال بار بار کھل کر کمر پر گر رہے تھے .ازلان کو یہ منظر بہت خوبصورت لگا۔

فریحہ جب جوڑا سہی کر کے حجاب کرنی لگی تو اسکو اپنی کمر پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی اس نے مڑ کر دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا وہ پھر سے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف مڑ کر حجاب سہی کرنی لگی۔ ازلان نے فریحہ کو مڑتے ہوئے دیکھا تو گیسٹ روم کے سامنے سے ہٹ گیا اور نیچے بڑھ گیا۔

فریحہ حجاب کر کے نیچے آئی تو سب باتوں میں مصروف تھے اس نے نظریں اٹھا کر ہاشم کے ساتھ بیٹھے ہوئے ازلان کو دیکھا جو ہاشم کی کسی بات پر ہنس رہا تھا. اسکی ہنسی دیکھتے ہوئے فری نے سوچا کوئی ہنستے ہوئے اتنا پیارا لگ سکتا. پھر اس نے اپنے سَر پر ہلکا سا تھپڑ مارا اور خود سے بولی پتہ نہیں کیا سوچے جا رہی ہوں اور سلمہ بیگم کے ساتھ آ کر بیٹھ

گئی۔

فریحہ کی یہ حرکت ازلان کی آنکھوں سے چھپی نہ رہ سکی جسے اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی اور وہ بڑی صفائی سے چھپا گیا۔

میری جھلی!!!ازلان نے اسے دیکھتے ہوئے سوچا۔

........................😉😉😉...............

ہاشم نے کہا انکل اب آپ ہمیں جانے کی اِجازت دے صبح ان دونوں نے یونیورسٹی بھی جانا ہیں. بہت بہت شکریہ آنٹی انکل آپ لوگوں نے دعوت پر بلایا بہت مزہ آیا; ہاشم بولا اور اٹھ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلمہ بیگم نے کہا بیٹا شکریہ کی کیا بات ہیں آپ آتے جاتے رہا کرے اور ہماری بیٹی کو بھی لایا کرے آپ سب ہمارے لیے ازلان جیسے ہیں. سلمہ بیگم نے فریحہ کو اپنے ساتھ لگایا انکا پیار دیکھ کر سب کے چہروں پر مسکراہٹ آ گئی۔

فریحہ،ہاشم اور ضرار نے ان کو اللہ حافظ کیا احسن صاحب، سلمہ بیگم اور ازلان باہر تک انہیں چھوڑنے آئے تھے۔

دوبارہ ضرور آئے گا بچوں آپ لوگ اور ہماری پیاری بیٹی کو بھی ساتھ لائے گا; احسن صاحب بولے

فریحہ ،ہاشم اور ضرار گاڑی میں بیٹھ کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔اک خوبصورت شام گزارنے کے بعد۔

😉😉😉..

سلمہ بیگم اور احسن صاحب ان لوگوں کے جانے کے بعد اپنے کمرے میں چلے گئے .ازلان بھی اپنے کمرے میں آیا اور بیڈ پر لیٹ گیا آج وہ بہت تھک گیا تھا۔ ازلان نے آج خود سے اقرار کر لیا تھا فریحہ اسکی رگِ جان بنتی جا رہی ہے. فریحہ کو سوچتے سوچتے کب وہ نیند کی وادیوں میں کھو گیا اسے پتہ نہیں چلا۔

😉😉😉..

فریحہ گھر پہنچی تو اپنے روم میں آ گئ۔ کپڑے چینج کیے، نماز پڑھی اور سونے کے لیے لیٹ گئ۔ آج کے دن کے بارے میں سوچنے لگی کتنا اچھا گزرا.اسکا سلمہ بیگم کے ساتھ کیسے وقت گزرا اسے اندازہ نہیں ہوا اور یہی سب سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں چلی گئ۔

😉😉😉..

بابِ پنجم: مریضِ عشق

دعوت کے بعد ازلان اور فریحہ کی دوبارہ ملاقات نہیں ہوئی. دونوں کی زندگی اپنی ڈگر پر چل رہی تھی۔ دونوں اپنی زندگی میں مصروف تھے. فری دعوت کے بعد سے تو ازلان کو بھول ہی گئی اپنی یونیورسٹی لائف میں بزی ہوگئی۔

ازلان کی محبت دن بدن فریحہ کے لیے بڑھتی جا رہی تھی. آفس میں دن بھر مصروف رہنے کے بعد بھی وہ رات میں سونے سے پہلے فریحہ کے بارے میں سوچتے سوچتے نیند کی وادیوں میں کھوتا۔

ازلان ابھی جانتا نہیں اسکی یہ محبت کتنے امتحان لے گی اس کے۔۔۔

......................😉😉😉......................

ضرار ناشتے کے ٹیبل پر آیا تو آج اسے آیت کی کمی محسوس ہوئی. اسے حیرت ہوئی فریحہ یونیورسٹی کے لیے تیار تھی اور آیت نہیں آئی. اس نے سلام کرکے اپنی کرسی سنبھالی. ہاشم اور فریحہ نے اسکے سلام کا جواب دیا اور ناشتہ کرنے میں مصروف ہوگئے۔

ضرار نے فریحہ سے پوچھا گڑیا آج آپکی دوست نہیں آئی خیریت ہے یونیورسٹی نہیں جانا اس نے؟ فریحہ نے نظریں اٹھا کر حیرت سے بھائی کو دیکھا اور سوچا بھیا اور آیت کا پوچھ رہے پھر اپنی حیرت چھپاتے ہوئے بولی جی بھیا آج اس نے نہیں جانا آج اسکے گھر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ مہمان اسے دیکھنے آرہے ہیں. فریحہ کی بات سن کر ضرار کا ہاتھ ناشتہ کرتے ہوئے رکا اسے لگا اسکا سانس بند ہو رہا اسلیئے جلدی سے اٹھا اور اپنی گھبراہت چھپاتا اٹھ کر سب کو اللہ حافظ کہہ کر گھر سے جلدی باہر نکل گیا۔ ضرار کا گھبرانا ہاشم کی نظروں سے منفی نہیں رہ سکا. فریحہ بھی ضرار کے جانے کے بعد بھائی کو اللہ حافظ کہہ کے یونیورسٹی چلی گئ. ضرار جاتے جاتے ہاشم کو گہری سوچ میں مبتلا کر گیا۔

........................😉😉😉.................

ضرار صبح سے گھر سے نکلا سڑکوں پر ایسے ہی گاڑی بھگا رہا تھا۔ وہ یونیورسٹی بھی نہی گیا تھا۔ پھر بھی اسکی گھبراہٹ کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ اسے سمجھ نہیں ارہا تھا آیت کو کوئی دیکھنے آرہا یہ بات اسے پریشان کیوں کر رہی. ضرار دن بھر سڑکوں پر گھومتے ہوئے اندازہ ہو گیا تھا وہ اک ایسے مرض میں مبتلا ہو چکا ہے۔ جسے نکلنا اسکے بس کی بات نہیں اپنی سوچوں کو جھٹکتا وہ گھر کی طرف گاڑی موڑنے لگا۔

ضرار نہیں جانتا تھا قسمت اسکے اور آیت کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے والی ہے۔۔۔۔

........................😉😉😉.................

فریحہ کلاس لینے کے بعد اپنے دھیان میں کینٹین کی طرف جارہی تھی جب کوئی سامنے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے آکر ٹکرایا اور فریحہ کے ہاتھ سے بکس گر گئ. فریحہ نیچے جھک کر اٹھانے لگی جبکے سامنے والا صرف اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔پھر سامنے والے کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو سوری بول کر بکس اُٹھا کر فریحہ کو دی تو وہ اٹس اوکے کہ کے کینٹین کی طرف چلی گئ. بالاج صرف بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

.......................😉😉😉................

بالاج حسن افریدی کی انتہائی بگڑی اور ضدی اولاد ہے. ایکلوتی ہونے کی وجہ سے اسکی بچپن سے ہر بات پوری کی جاتی تھی۔وہ جس چیز پر ہاتھ رکھتا یا اسکو پسند آجاتی اس چیز کو پانے کا جنون اور ضد اسکے سَر پر سوار ہو جاتا جسے وہ حاصل کر کے ہی رہتا۔

بالاج یونیورسٹی میں فریحہ کا سینیر ہے اور وہ انجینیرنگ کے آخری سال میں ہے.

فریحہ اور آیت کے یونیورسٹی میں پہلے دن ریگنگ ہو رہی تھی جب بالاج وہاں سے گزر رہا تھا۔اسکی نظر فریحہ پر پڑی جو ڈری سہمی سی ان لوگوں سے بچنے کے لیے آیت کے پیچھے چُھپ رہی تھی. بالاج نے اپنے دوستوں کو بھیج کر انہیں ان سینیرز سے بچایا خود فریحہ اور آیت کے سامنے نہیں گیا. وہ دن ہے آج کا دن ہے فریحہ کو پانے کی ضد اسکے اندر بڑھتی جا رہی ہے۔

بالاج یہ نہیں جانتا کبھی کبھی انسان کی ضد اسے لے ڈوبتی ہے۔۔

.........................😉😉😉.................

ضرار گھر آیا تو اسکی حالت دیکھ کر ہاشم کو حیرت ہوئی ماتھے پر بکھرے بال آنکھیں شدید سرخ ہو رہی تھی. ضرار چلتا ہوا آیا ہاشم کے ساتھ وہ بیٹھ گیا اور آنکھیں بند کر لی .ضرار کا سَر درد سے پھٹ رہا تھا. ہاشم نے اسکی حالت دیکھ کر بی اما کو آواز دی اور بولا بی اما اک کافی لے آئے ضرار کے لیے. بی اما کافی رکھ کر چلی گئ۔ لیکن ضرار کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں پڑا۔

ہاشم نے ضرار کو بلایا ضرار بیٹا کیا ہوا؟ ضرر نے اپنی ضبط سے لال ہوتی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ہاشم کو پریشانی ہوئی. ضرار نے کچھ نہیں بول کر واپس اپنا چہرہ نیچے کر لیا.

ہاشم کو کچھ کچھ معاملا سمجھ آرہا تھا مگر وہ ضرار سے سنا چاہتا تھا۔

ہاشم نے پیار سے پوچھا ضرار کیا ہوا اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے؟

یہی تک ضرار کی برداشت تھی۔وہ ہاشم کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رونے لگا اور بولا بھائی میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتا۔اسکو کسی اور کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔

ہاشم کے چہرے پر مسکراہٹ آگئ جسے وہ چھپا گیا. ہاشم نے معصوم شکل بناتے ہوئے

پوچھا کون ضرار؟ضرار نے ہاشم سے الگ ہو کر بولا آیت بھائی اور چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔

ہاشم بولا تو بھئی روک لو ہماری بھنا کو ٹائم ہے ابھی ضرار اسکی بات کا جواب دینے ہی لگا تھا کے فریحہ خوشی سے جھومتی ہوئی اندر آئ. ضرار نے فوراً آنکھیں صاف کی۔

ہاشم کے پاس آکر بیٹھی تو ہاشم نے پوچھا کیا ہوا گڑیا اتنی خوش کیوں ہو؟ فریحہ بولی بھائی میں آیت کے گھر سے آرہی ہوں اسکا رشتہ پکا ہو گیا ہے اور جمعہ کو اسکا نکاح ہے۔

اسکی بات سن کر جہاں ہاشم کو جھٹکا لگا وہی ضرار کو گہرا صدمہ ہوا وہ اٹھ کر وہاں سے روم میں چلا گیا۔

فریحہ نے ہاشم سے پوچھا ان کو کیا ہوا؟ ہاشم نے کہا کچھ نہیں۔آپ بتاؤ کیا پہنو گی؟ ہاشم نے اسکا دھیان ضرار سے ہتانے کے لیا کہا اور فریحہ کا دھیان ہٹ گیا۔اس نے کہا ہاں بھائی صرف چار دن ہیں۔مجھے بہت سی شاپنگ کرنی۔فریحہ لاڈ سے بولی تو ہاشم اسکی بچوں والی حرکت پر ہنسنے لگا۔

.........................😉😉😉..................

فریحہ کو روم میں بھیج کر ہاشم پریشانی سے اٹھ کر ضرار کے روم کی طرف چلا گیا۔اندر

گیاتو ضرار بیڈ پر بیٹھ کر کچھ سوچنے میں مصروف تھا۔

ضرار اپنی سوچوں میں اتنا مصروف تھا اسے محسوس نہیں ہوا ہاشم کب آکر اسکے پاس بیٹھا۔ جب ہاشم نے بولا ضرار اب کیا کرنا ہے؟ تو اسے ہوش آیا کچھ دیر ضرار ہاشم کو دیکھتا رہا پھر بولا بھائی کچھ نہیں کرنا۔

ہاشم نے کہا بیٹا میں آیت کی خالا سے بات کرلیتا ہوں۔ ضرار نے کہا نہیں بھائی اگر میری محبت سچی ہو گی تو آیت مجھے ہی ملے گی. میں نے اپنا معاملا اپنے اللہ پر چھوڑ دیا ہے۔

بھائی اب میں سونا چاھتا ہوں پلیز آپ جاتے ہوئے لائٹ بند کرتے جائیگا۔ ضرار غلاف اپنے اوپر لیکر دوسری طرف منہ کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا۔

ہاشم کو اسے دیکھ کر دکھ ہوا لیکن وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اسلئے سب اللہ پر چھوڑتا لائٹ بند کرکے روم سے باہر چلا گیا۔

دور کھڑی قسمت ضرار اور آیت کے بارے میں سوچتے ہوئے مسکرا دی۔۔۔۔

.... 😉😉😉 ....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابِ ششم: سرپرائز

چار دن گزرنے کا پتہ نہیں چلا آج جمعہ تھا اور شام میں آیت کا نکاح۔

آیت نے صرف احمد کے رشتے کے لیے خالا کے کہنے پر ہاں کی تھی، اسے کوئی دلچسبی نہیں تھی۔ بس خالا کی خوشی کا سوچتے ہوئے ہاں کر دی۔

.....................😉😉😉😉..............

احمد زینب بیگم کی دوست اقصی بیگم کا بیٹا ہے اور امریکہ میں جاب کرتا ہے۔ آج کل پاکستان آیا ہوا تھا اپنی امی اور بہن کو ساتھ لے جانے کے لیے. اقصی بیگم نے فوراً زینب بیگم سے آیت کے رشتے کی بات کی. انہیں آیت شروع سے پسند تھی۔ لیکن بیٹے کا انتظار کر رہی تھی. احمد واپس آیا تو انہوں نے اسے بات کر کے آیت کے لیے رشتہ لے گئی. احمد نے اقصی بیگم کو کچھ بتانا چاہا انہوں نے اسکی اک نہ سنی ڈائریکٹ نکاح کی تاریخ رکھ دی رخصتی آیت کی پڑھائی مکمل ہونے کے بعد ہونی ہے اور پھر وہ آیت کو بھی ساتھ امریکہ لے جاینگی۔

.....................😉😉😉😉..............

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آیت کے بیڈ پر نکاح کو جوڑار کھا ہوا تھا، جو اسے اقصی بیگم نے صبح ہے بھجوایا تھا۔اس نے اک نظر اٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی.اس نے سوچ لیا تھا اب وہ ضرار کے لیے نہیں روئے گی۔ پیچھلے چار دن سے صرف وہ رو رہی تھی، اک ایسے بندے کے لیے جسے اسکی پرواہ نہیں تھی.اس نے اپنا معاملا اللہ کے اوپر چھوڑ دیا تھا۔

آگ دونوں طرف برابر کی لگی ہے۔۔۔۔۔

.... 😉😉😉😉 ....

فریحہ آیت کے گھر اچکی تھی۔اس نے آیت کو پارلر لے کے جانا تھا.فریحہ اور آیت بہت رو چکی تھی۔آیت کی رخصتی نہیں تھی تب بھی وہ فریحہ سے لگ کر بہت روئی وہ دونوں الگ ہو جائے گی یہی سوچ کر دونوں بہت روئی تھی۔

جب زینب بیگم ان کو بلانے ائی بیٹا پارلر لے جانے کے لیے ڈرائیور انتظار کر ہا۔تو انہں روتا دیکھ کر انکی بھی آنکھیں بھر گئ۔آیت ان کی سگی اولاد نہئ تھی پھر بھی انھوں نے سگی اولاد سے زیادہ پیار دیا تھا۔انہوں نے اپنے آنسوں صاف کر کے فریحہ اور آیت کو اپنے ساتھ لگایا اور بولی رخصتی تھوڑی ہے میری گڑیا کی جو رو رہی ہو دونوں اتنا ،پھر دونوں کو پیار کیا اور بولی ڈرائیور انتظار کر رہا ہے دونوں منہ دھو کر باہر آؤ اور خود

باہر چلی گئی۔

آیت اور فریحہ پارلر کے لیے نکل چکی تھی. آیت اور فریحہ کو ڈرائیور پارلر چھور کر واپس چلا گیا۔

نے تیار کر لیا تو بولی میڈم آپ بہت پیاری لگ رہی ہے ماشاءاللہ سے. آیت کے نکاح کا جوڑا سفید فروک تھا اس پر لال کرہائی ہوئی وی تھی۔اسکے ساتھ والا لال دوپٹا اچھی طرح سَر پر سیٹ کیا گیا تھا. مہندی اسنے نہیں لگوائی تھی۔خالا نے بہت بولا تھا لگوا لے پر آیت نے انکی نہیں اک نہ سنی بیوٹیشن نے آیت کو اتنا پیارا تیار کیا کے اسکی خوبصورتی مزید نکھر گئی۔

فریحہ جب تیار ہو کر آیت کے پاس آئی تو آیت حیران رہ گئی۔فریحہ نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی. فریحہ نے کالی اور لال میکسی پھینی ہوئی تھی۔اس پر حجاب کیا ہوا تھا اور لائٹ سا میک اپ اسکی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔

آیت اور فریحہ نے جب ایک دوسرے کو دیکھا تو دونوں کے منہ سے بے ساختا اک ساتھ ماشااللہ نکلا پھر خودی دونوں ہنسنے لگی. آیت نے فریحہ کو اپنے ساتھ لگا یا۔

آیت اور فریحہ نے ڈرائیور کو کال کی انہیں لینے آجائے. تھوڑی دیر بعد ڈرائیور انہیں

لینے آ گیا. فریحہ اور آیت گاڑی میں بیٹھ کر حال کی طرف روانہ ہو گئی. نکاح حال میں ارینج کیا گیا تھا۔

.....................😉😉😉😉..............

ہاشم ضرار کے لیے بہت پریشان تھا۔ ضرار نے صاف بول دیا تھا وہ نکاح اٹینڈ نہیں کرے گا اور ہاشم اسکے ساتھ زبردستی نہ کرے ہاشم تیار ہو کر اکیلا ہی حال کی طرف روانہ ہو گیا۔

.....................😉😉😉😉..............

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حال میں ہر طرف نکاح ہو گیا کا شور مچا۔

ہاشم اور ازلان نے خوشی سے اٹھ کر ضرار کو گلے لگا یا تھا۔

ہاشم نے گلے لگتے ہوئے ضرار کے کان میں بولا مبارک ہو تمھاری محبت سچی تھی آیت تمہیں مل ہی گئی، تمھاری محبت جیت گئی. ضرار کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔

فریحہ بھی آیت سے مل رہی تھی اسے مبارک باد دے رہی تھی. فریحہ کو آیت اپنی بھابی کے روپ میں بہت اچھی لگ رہی تھی۔اسے خوشی ہو رہی تھی اب آیت اسے کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گی۔

آیت کو یہ سب خواب لگ رہا تھا۔وہ خواب کی کیفیت میں ہر کسی سے مبارک باد لے رہی تھی۔

..............😉😉😉😉.....................

باب ہفتم: معجزہ

آپ سب حیران ھونگے کے آیت کا نکاح ضرار سے کیسے ہوا؟احمد کی جگہ ضرار کہا سے آیا؟

چلیے چلتے ہیں آیت اور ضرار کے نکاح ہونے سے دو گھنٹے پہلے:

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آیت کو فریحہ نے لاکر برائڈل روم میں بیٹھایا۔ابھی تک لڑکے والے نہیں آئے تھے. آیت کو گھبراہٹ ہورہی تھی بہت فریحہ نے اسے پریشان دیکھا تو،اسے پوچھا کیا ہوا آیت؟آیت فریحہ کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اسلئے بولی پانی پینا مجھے. فریحہ نے بولا اچھا تم رکو میں لیکر آتی ہو۔

فریحہ پانی لینے جارہی تھی،جب اسے سامنے سے آتے ہوئے ازلان دکھا.ازلان سلمہ بیگم کو ڈھونڈرہا تھا سلمہ بیگم کو اس نے گفٹ دینا تھا.ازلان نے بھی سامنے سے آتے ہوئے فریحہ کو دیکھ لیا تھا اسے حیرت ہوئی فریحہ یہاں کیا کررہی ہے۔

ازلان اور فریحہ آمنے سامنے آکر رک گئے نہ رکتے تو پھر ٹکرا جاتے. ازلان فریحہ کو دیکھ کر اسکی خوبصورتی میں کھو گیا۔ کتنے دنوں بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا. ازلان نے فریحہ کو پہلی دفعہ اتنے میک اپ میں دیکھا تھا، وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

فریحہ ازلان کو ہٹنے کا بولنے ہی لگی تھی وہاں پر سلمہ بیگم اور زینب بیگم آ گئی. سلمہ بیگم نے فریحہ کو نہیں دیکھا تھا انکی طرف اسکی پیٹھ تھی۔

سلمہ بیگم جب آئی تو انہیں حیرانی ہوئی ازلان لڑکی کے پاس کھڑا ہے. سلمہ بیگم نے جب دیکھا وہ لڑکی کوئی اور نہیں فریحہ ہے انہیں بہت حیرانی ہوئی. فریحہ نے ان کو دیکھ کر سلام کیا سلمہ بیگم نے اسے بہت پیار سے ساتھ لگایا. ازلان کو ہوش آیا۔

اِس سب میں آیت کی خالا حیران تھی کے فریحہ انکی بچپن کی دوست سلمہ کو کیسے جانتی ہیں. انہوں نے پوچھا کے سلمہ تم فریحہ کو کیسے جانتی ہو؟؟ انہوں نے فریحہ سے پہلی ملاقات کیسے ہوئی کب ہوئی سب کچھ بتا دیا۔

ازلان کو یہ سن کر حیرانی ہوئی آیت اسکی ماما کی بچپن کی فرینڈ کی بھانجی ہیں اور اسے خوشی بھی ہوئی. ازلان آیت کی خالا سے ملا ہوا تھا پر کبھی آیت سے نہیں ملا۔

فریحہ ان کو باتیں کرتے دیکھ کے بولی، آنٹی مجھے آیت کے لیے پانی لیکر جانا ہے اور ایکسیوز کرتی وہاں سے چلی گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان بھی سلمہ بیگم کو گفٹ دیتا وہاں سے چلا گیا۔

..............😉😉😉😉.....................

ازلان جب گفٹ دے کر واپس جارہا تھا اسے ہاشم پریشان سا بیٹھا ہوا نظر آیا. ہاشم کے پاس آیا سلام کیا۔ ہاشم کو ازلان کو یہاں دیکھ کر حیرت ہوئی۔ ہاشم نے پوچھا تم یہاں کیسے ؟ ازلان نے ہاشم کو سلمہ بیگم اور آیت کی خالا کی دوستی کا سب بتادیا تھا۔ جس پر ہاشم نے سمجھ آنے پر سر ہلانے پر اتفاق کیا۔ وہ ویسے ہے بہت پریشان تھا۔

ازلان نے ہاشم کی پریشانی دیکھتے ہوئے پوچھا ہاشم کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہے ہو؟ ہاشم نے اسے ضرار والی ساری بات بتادی۔ ازلان کو ضرار کا سن کر بہت افسوس ہوا ابھی وہ کچھ کہتا شور مچ گیا لڑکے والے آگئے ہیں۔

ہاشم اور ازلان لڑکے والوں کو ویلکم کرنے چلے گئے. احمد کو سٹیج پر لا کر بیٹھا یا گیا۔ ہاشم اور ازلان آیت کے بھائی بن کر ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے. ازلان نے اسے بھنا کہا تھا اور وہ بھائی ہونے کے فرض نبھارہا تھا۔

آیت کو سٹیج پر لا کر فریحہ نے بٹھایا. آیت اور احمد کے بیچ میں پردہ لگا ہوا تھا. مولوی صاحب نکاح شروع کرے ہاشم نے بولا ساتھ ہی باہر کی طرف دیکھا شاید ضرار آرہا

ہو۔پر وہ نہیں آیا۔

...............😉😉😉😉...............

مولوی صاحب نکاح شروع کرنے لگے جب کسی کی آواز آئی رک جائے یہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ماہم اپنے اک سال کے بیٹے کو اٹھائے سٹیج کی طرف آرہی تھی.ماہم سٹیج تک چلتے ہوئے آئی اور بولی یہ نکاح نہیں ہو سکتا سب نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا۔

اقصی بیگم آگے بڑھی اور بولی لڑکی کیوں نہیں ہو سکتا نکاح تم کون ہوتی ہو نکاح روکنے والی؟ماہم بولی میں آپکے بیٹے احمد کی بیوی اور یہ اسکا بچہ ہے ماہم علی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

ماہم کی بات سن کر پورے حال میں خاموشی چھا گئی۔

ہاشم آگے آیا اور بولا ثبوت دکھاؤ مجھے کے تم سچ بول رہی ہو۔اسے پہلے ماھم کچھ بولتی احمد سٹیج سے اُتر کر آیا اور بولا ہاں یہ میری بیوی ہے اور اسے میں نے خود یہاں بلایا ہیں.سب کو حیرت کا اک اور جھٹکا لگا۔

اقصی بیگم آگے آئی احمد کو تھپڑ مار کر بولی کیا بکواس کر رہے ہو؟احمد بولا امی یہی سچ ہیں۔میں نے آپکو بہت بار بتانے کی کوشش کی اپ نے میری نہیں سنی.ماہم سے

میں نے دو سال پہلے شادی کی تھی۔آپکو اسلئے لینے آیا تھا کے آپ اب ہمارے پاس رہے۔اپ نے میری اک نہ سنی اور میرا رشتہ کر دیا.میں ماہم سے بہت محبت کرتا ہوں۔میں اسے چھوڑ نہیں سکتا اور میں آیت کی زندگی بھی خراب نہیں کر سکتا تھا ،اسلئے میں نے ماہم کو پاکستان بلایا۔

اسکے بعد وہ آیت کی خالا کے پاس آیا اور بولا آنٹی مجھے معاف کر دے میں آیت کی زندگی برباد نہیں کرنا چاہتا تھا مگر امی نے میری سنی نہیں ہو سکے تو آپ اور آیت مجھے معاف کر دے گا.آیت اِس سب میں گم سم بیٹھی ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا ہو رہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آیت کی خالا کو جب ہوش آیا تو وہ اقصی بیگم کے پاس آئ اور بولی تم اپنے بیٹے کی سن لیتی تو آج یہ نہ ہوتا اب تم یہاں سے چلی جاؤ اپنے بیٹے اور بہو کو لیکر اسے پہلے میں کچھ کہہ دوں تمہیں۔احمد آگے بڑھا اپنی روتی ہوئی ماں کو سنبھلتا باہر نکل گیا اور ماہم بھی اسکے پیچھے نکلائی۔

.... 😉😉😉😉 ....

سلمہ بیگم کو ان کے جانے کے بعد ہوش آیا تو زینب بیگم پاس آئ اور انہیں گلے لگا لیا۔

آیت کی خالا بولی اب کیا ہو گا میری بیٹی کی عزت کا کیا ہو گا کیا کروں میں ؟؟ مجھے سمجھ نہیں آ رہا۔

فریحہ بھی حیران سی آیت کو بیٹھی دیکھ رہی تھی اسے بہت دکھ ہو رہا تھا. ازلان اور ہاشم کو بھی بہت دکھ ہوا تھا آیت کی حالت دیکھ کر۔

...............😉😉😉😉.....................

کچھ دیر کے بعد حال کی خاموشی ہاشم اور ازلان نے توڑی اور بولے آج ہی ہماری بہن کا نکاح ہو گا۔ سلمہ بیگم اور زینب بیگم نے پوچھا کیسے ہو گا؟ سب حیرانی سے ازلان اور ہاشم کو دیکھ رہے تھے۔

ہاشم زینب بیگم کے پاس آ کر زمین پر بیٹھا اور بولا آنٹی میں اپنی بہن کا رشتہ لینا چاہتا ہوں۔ میں آیت کا نکاح ابھی اور اسی وقت ضرار سے کروانا چاہتا ہوں آپکو مسئلہ نہ ہو تو. زینب بیگم کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کرے ضرار کو وہ شروع سے دیکھتی آ رہی تھی سلمہ بیگم کی طرف پریشانی میں دیکھتے ہوئے زینب بیگم نے بولا کیا کروں؟ انہوں نے کہا ضرار بہت اچھا بچہ ہے خوش رکھے گا ہماری آیت کو۔ آیت کی خالا نے ہاں کر دی پُورا حال خوشی سے جھوم اٹھا. انہوں نے کہا بہت بہت شکریہ بیٹا میری عزت بچانے

کے لیے. ہاشم نے کہا آنٹی کیسی بات کر رہی آپ آیت میری بہنوں کی طرح ہے پھر ایکسیوز کرتا ازلان کو اشارہ کرتا ہوا باہر نکل گیا۔آخر ضرار کو کال بھی تو کرنی تھی۔

.....................😉😉😉😉..............

ہاشم کی کال جب ضرار کے پاس آئی تو ہاشم نے اسے فوراً حال آنے کا کہا ضرار نے کچھ کہنا چاہا تو ہاشم نے کال کاٹ دی ہاشم ازلان کو انگوٹھے سے کام ہو گیا کا اشارہ کیا اور دونوں ہنستے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے۔

ہاشم سے بات کرنے کے بعد ضرار کو ٹینشن ہونے لگی ایسا کیا ہو گیا جو بھائی بلا رہے ہے۔ اسلئے جلدی سے حال کی طرف گاڑی موڑ دی۔

.....................😉😉😉😉..............

ضرار جب حال پہنچا اسے خاموشی محسوس ہوئی،وہ جلدی سے اندر آیا تو سٹیج پر آیت بیٹھی نظر آئی۔آیت اتنی پیاری لگ رہی تھی ضرار کا دل کیا بس وہ آیت کو دیکھتا رہا۔

ہاشم نے ضرار کو دیکھا تو ضرار،آیت کو دیکھ رہا تھا۔اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی ضرار کی بکھری حالت دیکھ کر اسے افسوس بھی ہوا۔ .

ہاشم اٹھ کر ضرار کے پاس آیا اور اسے سٹیج پر لے آیا اور بیٹھا کر مولوی صاحب کو کہا

نکاح شروع کرے ضرار حیرت سے دیکھ رہا تھا یہ کیا ہو رہا۔

مولوی صاحب نے پہلے آیت سے پوچھا:

"آیت سلطانِ بن تے سلطان فاروقی آپکا نکاح ضرار خان ولد معاز خان کے ساتھ باعوض حق مہر سکہ رائج الوقت دس لاکھ ہونا قرار پایا ہیں۔۔۔۔۔۔کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟"

آیت کی طرف سے جواب نا آیا تو مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟

ضرار کو لگا وہ منع کر دیگی سب کی سانس اٹکی ہوئی تھی۔

آیت کو فریحہ نے ہلایا تو آیت ہوش میں آئی اور جواب دیا؛

"جی!"قبول ہے۔

آیت کا جواب سنتے ہوئے سب نے سکون کا سانس لیا۔

مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟

"جی!"قبول ہے۔

آیت سے آخری بار پوچھا گیا کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟

"جی!" قبول ہے۔

مولوی صاحب نے آیت کی طرف نکاح نامہ بڑھایا آیت کو اس پر دستخط کرنے کے لیے۔ آیت نے آنسوں اپنے اندر اتارتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیا۔

مولوی صاحب اب ضرار کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے؛"""ضرار خان ولد معاز خان آپکا نکاح آیت سلطان بنتِ سلطان فاروقی سے قرار پایا ہے۔۔۔ کیا آپکو قبول ہے...؟؟؟"

ضرار نے جواب دیا؛

"قبول ہے"

"قبول ہے"

"قبول ہے"

ضرار نے اک سانس میں تین دفعہ بول دیا سب اسکی جلد بازی پر ھسنے لگے۔

نکاح ہو گیا تھا سب نے سکون کا سانس لیا اور اک دوسرے کو مبارک بعد دینا شروع کی۔

ضرار کو آج اللہ کے معجزوں پر یقین ہو گیا تھا۔

ضرار کو ہاشم نے تھوڑی دیر پہلے والا واقع سب بتا دیا تھا جسے سن کر اسے افسوس بھی ہوا تھا۔

اللہ جب چاہے کسی کا بھی نصیب بدَل سکتا۔۔۔۔۔

"جب ہم اپنے سارے معاملے اللہ کے حوالے کر دیتے ہیں. اللہ خود ہی ہمارے جو حق میں بہتر ہو لکھ دیتا ہے۔۔۔۔"

.......................😉😉😉😉...........

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

نکاح کے بعد کھانا کھلوا دیا گیا۔سب سٹیج سے اُتَر چکے تھے۔سٹیج پر صرف آیت اور ضرار رہ گئے تھے۔

ضرار نے آیت کو دیکھا وہ پریشان لگی اسے. ضرار نے اس کی حالت دیکھ کر سوچا کل صبح آرام سے آیت سے بات کرے گا. سٹیج سے اُتَر کر فریحہ کو آیت کے پاس بھیج دیا تاکہ وہ آیت کو کھانا کھلا سکے۔

ضرار نے بعد میں مڑ کر سٹیج کی طرف دیکھا جہاں آیت اور فریحہ باتیں کر رہے تھے. آیت کے چہرے پر پہلے والی پریشانی نہیں تھی۔اسے دیکھ کر ضرار کو سکون ملا اور وہ

واپس ہاشم کی طرف متوجہ ہو گیا۔

فنکشن ختم ہوتے ہوتے بارا بج گئے. سلمہ بیگم بھی زینب بیگم کو کل ان کے گھر آنے کا کہہ کر ازلان کے ساتھ اپنے گھر کے لیے روانہ ہو گئی۔

ازلان نے جانے سے پہلے ان سب مسلوں میں بھی فریحہ کی بہت سی تصویریں اپنے موبائل میں لیکر محفوظ کر لی تھی. آخری نظر فریحہ پر ڈالتا اسے اپنی آنکھوں میں سموتا سلمہ بیگم کے ساتھ باہر نکل گیا۔

ہاشم نے واپسی پر ڈرائیور کو گھر بھیج دیا اور آیت او زینب بیگم کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا۔

ہاشم نے آیت سے کہا بہنا آپ ضرار کے ساتھ آجاؤ میں فریحہ اور آنٹ کو گھر لے جاتا ہوں۔ آیت ہاشم کی بات پر ہوش میں آئی اور بولی نہیں بھائی میں آپکے ساتھ جاؤ نگی .اسکی بات پر سب ھسنے لگے، سب کی ہنسی سن کر آیت کو احساس ہوا وہ کیا بول گئی ہے۔

ضرار جو آیت کے خوب صورت روپ کو اپنی آنکھوں میں بسا رہا تھا۔ آیت کی بات سنتے ہی اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آ گئی۔

فیصلہ ہوا کے ہاشم کے ساتھ آیت اور اسکی خالا جائینگی گھر. جب کے ضرار اور فریحہ

NEW ERA MAGAZINE .com

دوسری گاڑی میں گھر جائینگے۔

اسی طرح وہ لوگ اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

............😉😉😉😉.....................

باب ِ ہشتم: پیغامِ محبّت

فریحہ کی صبح آنکھ کھلی تو اس نے ٹائم دیکھنے کے لیے موبائل اٹھایا تو سامنے اسکرین پر میسج چمک رہا تھا. اسے حیرت ہوئی اِس ٹائم کس کا میسج آیا ہوا۔اس نے کھول کر دیکھا تو وہ میسج کسی نا معلوم نمبر سے تھا. اسکی نیند اک دم سے اڑ گئ میسج پڑھ کر. میسج کچھ یہ:

اسلام-و-علیکم!!

کل رات کو آپ اپنی دوست کی شادی پر بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

اللہ حافظ آپ اپنا خیال رکھے گا صرف میرے لیے۔۔۔۔

فریحہ کو میسج پڑھ کر حیرت ہوئی وہ سوچنے لگی پتہ نہیں کون ہے۔ پھر ٹائم دیکھا تو جلدی سے اٹھ گئی وہ کافی لیٹ اٹھی تھی۔ جلدی سے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئ. اسے آیت سے ملنے بھی تو جانا تھا۔

---------------😉😉😉😉😉😉---------------

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرار اور ہاشم نے ساتھ ناشتہ کیا۔ فریحہ کو ان لوگوں نے نہیں اٹھایا۔ انہیں پتہ تھا رات میں وہ بہت تھک گئ تھی. ہاشم آفس کے لیے نکل گیا۔ آج وہ ویسے ہی بہت لیٹ ہو گیا تھا. ہاشم کے جانے کے بعد ضرار کچھ سوچ کر اٹھا اور گھر سے نکل گیا۔

ضرار نے بی اما کو بتادیا وہ آیت سے ملنے جا رہا ہے۔ فریحہ اُٹھے تو اسے بتادیگا. بی اما اپنی مسکراہٹ چھپاکے بولی ٹھیک ہے بیٹا بتادو نگی. بی اما کل آیت کے نکاح پر نہیں جا پائ تھی انکی طبیعات نہیں ٹھیک تھی۔ پر جب انہیں ضرار اور آیت کے نکاح کا پتہ چلا تو انہیں بہت خوشی ہوئی تھی. فریحہ کے ساتھ ساتھ انہوں نے آیت کو بھی پالا تھا۔

---------------😉😉😉😉😉😉---------------

ضرار نے گہری سانس لی اور آیت کے گھر کی طرف بڑھ گیا۔ گارڈ نے ضرار کو دیکھ کر دروازہ کھولا اور سلام کرتا ضرار کو اندر جانے کی جگہ دی۔ ضرار اندر آیا تو آیت کی خالا لونچ کے صوفے پر بیٹھی ہوئی اپنا کام کررہی تھی. ضرار نے انہیں سلام کیا۔ تو وہ اٹھ کر آئ اور ضرار کے سَر پر ہاتھ رکھا اور اسے بیٹھنے کا کہا. اپنی نوکرانی کو آواز دینے لگی کے ضرار کے لیے ناشتہ لائے. ضرار نے بولا نہیں نہیں آنٹی میں ناشتہ کرکے آیا ہوا۔

بس ایسے ہی آج چھٹی تھی سوچا آپ سے ملوں ضرار نے گھبراتے ہوئے بولا. آیت کی

خالا ضرار کا بہانہ سن کر اپنی مسکراہٹ چھپا گئ. ضرار نے نظریں گھمائی کہی سے دشمنِ جان نظر آجائے پر وہ ہوتی تو دکھتی. آیت کی خالا اسکی حرکتوں سے محفوظ ہو رہی تھی . ضرار نے ادھر اُدھر کی باتیں کی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے ان سے اِجازت لے آیت سے ملنے کی۔

ضرار کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیسے اِجازَت لے. زینب بیگم سمجھ رہی تھی وہ کیا کہنا چاھ رہا. ضرار بعد میں آنے کا سوچ کر بولا آنٹی کچھ کام ہے یونیورسٹی کا ابھی چلتا ہوں. ضرار نے اک اور بہانہ بنایا۔

ضرار اداس سی شکل بنا کر ان کو اللہ حافظ کہہ کے واپس جانے لگا تو آیت کی خالا ہنستے ہوئی کہنے لگی بیٹا بیوی ہے وہ تمھاری تمہیں اِجازَت کی کیا ضرورت ہے اسے ملنے کی. جاؤ روم میں ہے اپنے مل لو اور اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئ. ضرار اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔

---------------😉😉😉😉😉😉-------------

ضرار اوپر آیا آیت کے روم کے باہر کھڑے ہو کر گہری سانس لی اور دروازہ نوک کیا اندر سے اِجازَت ملنے پر روم میں چلا گیا۔

ضرار اندر آیا تو اس نے دیکھا آیت اپنی کتابوں پر جھکی اپنا اسائنمنٹ بنا رہی تھی. آیت

www.neweramagazine.com

کے چہرے پر کچھ لٹے جھول رہی تھی۔ جنہیں وہ بار بار چہرے سے ہٹا رہی تھی جو اسے مزید پر کشش بنا رہی تھی. آج ضرار آیت کو فرصت سے دیکھ رہا تھا آج اسے آیت بہت اپنی اپنی لگی۔

آیت نے نظریں اٹھائے بغیر بولا:

جی خالا کوئی کام تھا آپکو مجھے بلا لیتی نیچے ؟آیت کی بات سن کر ضرار کو ہوش آیا؛

ضرار اسکی بات سن کر ہلکا سا مسکرایا اور بولا بیگم صاحبہ پہلے نظریں اٹھا کر دیکھے کون آیا ہے؟

آیت ضرار کی آواز سن کر چیختی اور بیڈ سے اُتر کر بولی تم نہیں آپ یہاں کیسے آ گئے؟

آیت کی حالت دیکھ کر ضرار ہنسنے لگا۔ پھر اسے آیت کی بات یاد آئی اور بولا آیت تم نے مجھے آپ بولا کہی میں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔ ضرار کی بات پر آیت نے نظریں جھکالی۔

آیت کی اِس طرح نظریں جھکانے والی ادا پر ضرار جی جان سے فدا ہوا۔ وہ یہ تک بھول گیا وہ یہاں کیا بات کرنے آیا تھا۔

تھوڑی دیر جب ضرار کچھ نہیں بولا تو آیت نے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ اسے دیکھنے میں مصروف تھا. آیت واپس اپنے موڈ میں آئی اور بولی اپ نے کچھ بولنا ہے تو بول لے جائے ورنہ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی. آیت کے کہنے پر ضرار کو ہوش آیا پر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تب تک آیت بیڈ پر واپس بیٹھ چکی تھی۔

ضرار کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔ وہ جلدی سے آیا گھوٹنوں کے بل آیت کے ہاتھ پکڑ کر اسکے سامنے بیٹھا۔ آیت نے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی تو ضرار نے اپنی گرفت مضبوط کر دی. آیت نے مزحمت کرنا چھوڑ دی۔

ضرار نے جب آیت کو خاموشی سے نظریں جھکائے بیٹھے ہوئے دیکھا تو بولا آیت کیا ہوا ہے اسکے اتنے پیار سے پوچھنے پر آیت کی آنکھوں سے آنسو نکل کر ضرار کے ہاتھ پر گرا. ضرار نے آیت کے ہاتھ چھوڑ کر اسکا چہرہ اوپر کیا تو آیت رو رہی تھی۔

ضرار نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ میں لیکر اسکے آنسوں اپنے پوروں سے چنے اور بولا آیت میری جان کیا ہوا ہے کیوں رو رھی ہو؟؟ آیت اسکی بات سن کر اور رونے لگی ضرار نے آیت کو روتے ہوئے دیکھ کر اٹھ کر آیت کو اپنے ساتھ لگا لیا۔ آیت اسکے کندھے پر سَر رکھ کر رونے لگی۔

دس منٹ ہو گئے آیت چُپ نہیں ہوئی۔ تو ضرار بولا بس کر دو کتنا روگی تکلیف ہو رہی مجھے. آیت شرمندہ ہو کر پیچھے ہوئی۔ ضرار نے اسے شرمندہ ہوتے دیکھا تو بولا محرم ہوں اس میں شرمندہ ہونے کی بات نہیں. آیت، ضرار سے الگ ہو کر بیٹھ

گئ ۔آیت نے اپنے آنسوں صاف کیے تو ضرار نے بولا اب بتاؤ آیت کیا ہوا ہے؟ ٹینشن ہو رہی مجھے. پریشانی اسکے چہرے پر صاف جھلک رہی تھی۔

آیت نے ضرار کو دیکھا اور بولی موٹے تمہاری وجہ سے بہت روئ ہوں میں اور تمہں میری کوئ فکر نہی۔ضرار نے آیت کی بات سنی تو اسے معاملا سمجھ آ گیا۔

ضرار نے اسکی بچوں والی بات پر ہنسا۔

ضرار نے آیت کو دیکھتے ہوئے گہرا سانس لیا اور سوچا اب اگر آیت کو سب نہ بتایا تو معاملا بگڑ جائیگا۔

ضرار نے بولنا شروع کیا آیت میں تم سے بچپن سے محبت کرتا تھا۔مجھے کبھی احساس نہیں ہوا لیکن جس دن فریحہ نے مجھے بتایا تمھیں لڑکے والے دیکھنے آ رہے ہیں تو مجھے اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا،اُس دن میں یونیورسٹی بھی نہیں گیا دن بھر سڑکوں پر گاڑی گھوماتا رہا میرے لیے یہ بات سوچنا کے تم کسی اور کی ہو جاو گی بہت تکلیف دہ تھی. مجھے تب احساس ہوا میں تم سے بچپن سے محبت کرتا ہوں. تمھیں خود سے دور نہیں کر سکتا. لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔تمہارے نکاح کی تاریخ رکھ دی گئ تھی. میں نے اپنا معاملا اللہ پر چھوڑ دیا تھا اور آج دیکھ لو میری محبت سچی تھی تم میرے نکاح میں ہو. آیت جو ضرار کی بات سن رہی تھی اسے یہ بات سن کر جھٹکا لگا اور منہ

بنا کر بولی اگر احمد اُس دن اپنی بیوی کو نہ بلاتا تو آج میں اسکے۔۔۔۔اسے پہلے آیت بات پوری کرتی ضرار نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور تکلیف سے بولا آیت آج یہ بول دیا دوبارہ کبھی نا بولنا، سانس بند ہونے لگتا میرا. آیت کو ضرار کی بات سن کر احساس ہوا کے وہ غلط بول گئ ہیں۔اس نے ضرار کو دیکھتے ہوئے کہا سوری۔

ضرار آیت کا سوری اگنور کرتا بیڈ سے اٹھا اور آیت کو کندھوں سے پکڑ کھڑا کیا اور زور سے اپنے اندر بھینچ لیا. آیت نے بھی سکون سے اسکے پر کندھوں پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی. ضرار نے آیت کو سکون میں دیکھ کر اپنے اندر سکون اترتا محسوس کیا۔

ضرار نے کچھ دیر بعد آیت کو خود سے الگ کیا اور اسکے دونوں گالوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا۔ ضرار کی اِس حرکت کے بعد آیت کی آنکھیں شرم سے اٹھا نہیں پا رہی تھی .آیت کے گال شرم سے لال سرخ ہو رہے تھے۔

ضرار آیت کے شرمائے ہوئے روپ کو اپنی آنکھوں میں کچھ دیر بساتا اسکو حیران چھوڑ کر روم سے نکل گیا۔

---------------😉😉😉😉😉😉--------------

آیت ضرار کے جانے کے بعد کتنی دیر ویسے ہی کھڑی رہی۔اسے ہوش تب آیا۔جب فریحہ نے آکر اسے ہلایا آیت کیا ہو گیا ایسے کیوں کھڑی ہو. آیت فریحہ سے نظریں

چرا رہی تھی. فریحہ نے شرارت سے آیت کا نظریں چرانا دیکھا اور بولی ضرار بھیا آئے تھے نہ تھوڑی دیر پہلے. فریحہ کی بات سن کر آیت نے شرما کر اپنا چہرہ اپنے ہاتھ میں چھپایا تو فریحہ نے ہنستے ہوئے اسے خوش رہنے کی دعا دی۔

--------------- 😉😉😉😉😉😉 ---------------

فریحہ گھر آئی تو ہاشم اور ضرار اپنے روم میں جا چکے تھے۔ وہ کھانا آیت کے ساتھ کھا آئی تھی۔اسلئے ڈائریکٹ روم میں چلی گئی. صبح میسیج والا واقع وہ بھول چکی تھی. فریحہ جب روم میں آئی بیڈ پر لیٹے ہوئے اس نے اپنا موبائل اٹھا کر دیکھا۔ موبائل وہ لے جانا بھول گئی تھی۔

موبائل پر پھر اسی نمبر سے میسیج آیا ہوا تھا اس نے میسج پڑھنا شروع کیا:

اسلام علیکم !!

آج آپ بلیک ڈریس میں بہت پیاری لگ رہی تھی. اک بات اور اتنی رات تک گھر سے باہر نپ رہا کرے مجھے نہیں پسند. (یہ جو کوئی بھی تھا فریحہ کے اتنی دیر آیت کے گھر پر رہنے پر بول رہا تھا)۔

اللہ حافظ اپنا خیال رکھے گا صرف میرے لیے۔۔۔

اِس بار بھی بھیجنے والے کا نام نہیں لکھا تھا۔

اسے حیرت ہوئی ایسا کون ہے جو اسکی ہر حرکت پر نظر رکھتا ہے۔

فریحہ نے تنگ آکر موبائل بند کیا اور سونے کے لیے لیٹ گئی۔ سوچنے لگی کون ہے یہ.

یہی سوچتے ہوئے وہ نیند کی وادیوں میں اُتر گئی۔

فریحہ یہ نہیں جانتی تھی موبائل بند کرنے سے میسجز آنے کا سلسلہ بند نہیں ہو جاتا۔

---------------😉😉😉😉😉😉--------------

باب نوھم: آنسو کے قطرے

آیت اور ضرار کے نکاح کے بعد سب اپنی زندگی کی روٹین پر واپس آ گئے تھے. فریحہ اور آیت اپنی یونیورسٹی کی زندگی میں مصروف ہو گئی۔

فریحہ اور ازلان دوبارہ آیت کے نکاح کے بعد سے نہیں ملے۔

دور کھڑی قسمت ازلان اور فریحہ کی اگلی ملاقات کا سوچ کر افسردہ ہو گئی۔۔۔

........................😉😉😉................

ازلان اور ہاشم کی اچھی دوستی ہو چکی تھی. دونوں زیادہ تر ساتھ ہی پائے جاتے تھے. دونوں کی پاٹنرشپ دونوں کے لیے بہت فائدے مند ثابت ہوئی. دونوں کا بزنس دن بدن ترقی کر رہا تھا۔

........................😉😉😉................

فریحہ کو میسجز آنے کا سلسلہ چل رہا تھا، لیکن اب فریحہ نے انہیں پڑھنا بھی چھوڑ دیا تھا۔
اس نے یہ بات گھر میں کسی کو نہیں بتائے تھی وہ کسی کو پریشان نہیں کرنا چاھتی تھی۔

........................😉😉😉................

آیت اور ضرار کی ملاقات صرف ناشتے کی ٹیبل پر ہوتی تھی۔ جس پر وہ دونوں لڑتے رہتے ہمیشہ کی طرح. ہاشم انکی لڑائے دیکھتے ہوئے سوچتا یہ لوگ کبھی نہیں سدھر سکتے .البتہ فریحہ انکی لڑائی بہت انجوئے کرتی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

........................😉😉😉................

یونہی دن گزر گئے فریحہ اور آیت کے پیپرز کی تاریخ آ گئی اور وہ دونوں تیاری کرنے میں مصروف ہو گئی۔

آیت بہت دنوں سے دیکھ رہی تھی فریحہ کچھ پریشان ہے. آیت کو لگا وہ پیپرز کی وجہ سے پریشان ہیں اسلئے اسنے دھیان نہیں دیا زیادہ۔

........................😉😉😉................

آیت اور فریحہ اپنا آخری پیپر دے کر باہر نکلی اور چلتے ہوئے گارڈن میں آکر بیٹھ گئی۔ ابھی ڈرائیور کو آنے میں وقت تھا۔ آیت نے فریحہ کو بغیر دیکھے بولا شکر ہے پیپر

ختم ہو گئے. آیت کو جب جواب نا ملا اس نے اپنے برابر میں بیٹھی فریحہ کی طرف دیکھا جو اپنی سوچوں میں گم تھی۔ آیت نے اسے ہلایا اور پوچھا کیا ہوا ہے میری جان؟ اتنے دنوں سے پریشان ہو تم میں دیکھ رہی ہوں۔ مجھے لگا تم پیپرز کی وجہ سے پریشان ہو مگر اب تو پیپرز بھی ختم ہو گئے کیا پریشانی ہے مجھے بتاؤ؟

فریحہ آیت کی بات سن کر اسکے گلے لگ گئی اور رونے لگی. آیت پریشان ہو گئی. آیت نے فریحہ کو خود سے الگ کیا اور پوچھا کیا ہوا؟

فریحہ نے بولنا شروع کیا آیت مجھے نہ بہت دنوں سے اک نمبر سے میسیج آرہے ہیں۔ وہ مجھے میری ہر حرکت بتاتا میں کب کیا کرتی ہوں۔ کب کہا جاتی اور تو اور وہ یونیورسٹی میں بھی ہوتا۔ مجھے ہر وقت لگتار ہتا کوئی مجھے دیکھ رہا جب میں مڑ کر دیکھوں کوئی نہیں ہوتا. فریحہ نے روتے ہوئے اسے سب بتا دیا۔

آیت کو سن کر حیرانی ہوئی پھر تھوڑا سنبھل کر بولی فریحہ یہ سب کب سے چل رہا؟؟

فریحہ بولی تمھارے نکاح کے بعد سے. آیت نے پریشانی سے اسے کہا اچھا رونا تو بند کرو اور یہ بتاؤ ضرار یا ہاشم بھائی کو بتایا تم نے؟ اس نے کہا نہیں بتایا. آیت نے اپنا سَر پیٹتے ہوئے کہا تو پاگل بتاتی نا. فریحہ بولی میں انہں پریشان نہیں کرنا چاھتی تھی۔

آیت نے بولا اچھا چلو ابھی گھر چلتے بعد میں سوچیں گے کیا کرنا. آیت خود بھی پریشان

ہو چکی تھی پر اسنے فریحہ پر ظاہر نہیں کیا. دونوں اٹھ کر پارکنگ کی طرف چل دی جہاں ڈرائیور انکا انتظار کر رہا تھا۔

کسی نے ان دونوں کی ساری باتیں سن لی تھی اور فریحہ کے چہرے پر پھیلے آنسو کے قطرے اسے تکلیف دے رہے تھے۔اس نے بے بسی سے آنکھیں بند کی. اس نے سوچ لیا تھا آگے کیا کرنا اب۔۔

.... 😉😉😉 ....

بابِ دھم: یادِ ماضی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فریحہ اور آیت کا سمسٹر بریک چل رہا تھا۔اسلئے دونوں اک دوسرے کے گھر ہی پائی جاتی تھی. آج آیت فریحہ کے گھر آئ ہوئی تھی اتفاق کی بات تھی آج ضرار کی کلاس کینسل ہو گئی تھی۔اسلئے وہ یونیورسٹی نہیں گیا۔

فریحہ یہ بات جانتی تھی پر اس نے یہ بات آیت کو نہیں بتائی. فریحہ آیت کو لونج میں بیٹھا کر اپنے روم میں کپڑے چینج کرنے چلی گئ. ان دونوں نے آج شاپنگ پر جانا تھا.

آیت غصے سے بولی مجھے اپنے ساتھ لے جاتی یہاں بیٹھا کر چلی گئ ہے یہ کوئی بات ہوئی بھلا. آیت خود سے ہی باتیں کرے جا رہی تھی۔

آیت اپنے آپ میں مگن فریحہ پر بولنے کے بعد ضرار پر بولے جا رہی تھی۔اُس دن تو موٹا مجھ سے اتنے اظہار محبت کر رہا تھا ویسے لڑتا رہتا ہر وقت۔اسے احساس ہ نہیں ہوا کب ضرار آ کر اس کے پیچھے کھڑا ہوا وہ بس خود سے باتیں کیے جا رہی تھی۔

ضرار جب نیچے آیا تو سامنے آیت کو دیکھ کر حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی . ضرار آیت کو خود سے باتیں کرتا دیکھ حیران ہوا اور سنے کی غرض سے کے آیت کیا بولا رہی ہے،اسکے پیچھے آ کر کھڑا ہو گیا. ضرار آیت کے منہ سے اپنے بارے میں خیالات سن کر حیران ہوا پھر کچھ سوچتے ہوئے مسکرایا۔

ضرار نے پورے گھر میں نظر دورائی کوئی نہیں تھا. ضرار نے آیت کو اپنی بانہوں میں بڑھا اور اپنے روم کی طرف بڑھ گیا. آیت اِس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھی اسنے ڈر کر آنکھیں بند کر لی. آیت کو محسوس ہو چکا تھا ضرار ہے اسلئے چُپ رہی۔

ضرار نے سیڑھیاں چرھتے ہوئے آیت کو دیکھا جو معصومیت سے آنکھیں بند کیے اس کے کندھے پر سَر رکھ چکی تھی۔ضرار آیت کی معصومیت دیکھ کر بے ساختا اس پر جھکا اور اسکی دونوں بند آنکھوں کو چوم گیا. ضرار کی اِس حرکت پر آیت نے اپنا سَر ضرار کے کندھوں سے اٹھایا اور جلدی سے آنکھیں کھول دی آیت کے آنکھیں کھولنے

پر ضرار نے آیت کو ہنستے ہوئے آنکھ ماری اور اسکے سَر کو چومتا اسکو گود میں اٹھائے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا. آیت ضرار کی بڑھتی ہوئی شیطانیان دیکھ کر خود میں سمت گئ۔

.... 😉😉😉 ....

آج ہاشم آفس سے جلدی آگیا تھا پر بغیر کسی سے ملے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا.

آج ہاشم بہت ڈسٹرب تھا. اسکا سر درد سے پھٹ رہا تھا. آج پھر دشمنِ جان کی یاد ستا رہی تھی پر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا. اس نے صوفے پر سَر رکھتے ہوئے آنکھیں موند لی. اور اپنی بچپن کی یادوں میں کھو گیا۔

ہاشم جب پندرہ کا تھا اسکا نکاح در شہوار سے کر دیا گیا تھا, اسکی نانی اماں (خالدہ بیگم) کی آخری خواہش پر. در شہوار ہاشم کی خالا کی بیٹی تھی. ہاشم کو در شہوار سے نفرت تھی۔ اسکے آنے کے بعد ہاشم پر سب کی توجہ کم ہو گئ تھی۔

ہاشم کو آج بھی یاد ہے وہ اسکول سے آیا تھا تو اسکی نانی اماں کو اچانک ہارٹ اٹیک آیا تھا ۔سب ہسپتال لیکر ان کو چلے گئے تھے. ان کو ایڈمٹ کر دیا گیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹرز جب باہر آئے تو سب انکی طرف بڑھے اور ڈاکٹر سے پوچھا کیسی ہے اب ؟. ڈاکٹر افسوس سے بولے سوری پر انکی حالت بہت خراب ہے اور وہ اپنی بیٹیوں سے ملنا چاھتی ہیں۔ آپ انہیں اندر بھیج دے. ہاشم کی امی (عائشہ) اور در شھوار کی امی (صباء) اندر چلی گی تھوڑی دیر بعد عائشہ بیگم باہر آئی اور ہاشم کے ابو (معاز) اور در شھوار کے ابو (عابد) سے بولی آپ دونوں کو امی بلا رہی۔ سب بڑے اندر چلے گئے.

ہاشم اور در شھوار باہر بیٹھے دونوں حیرانی سے سب دیکھ رہے تھے۔

معاز صاحب اور عابد صاحب اندر گئے تو عائشہ بیگم اور صباء بیگم کونے میں جا کر کھڑی ہو گی. خالدہ بیگم نے ہاتھ کے اشارے سے معاز صاحب اور عابد صاحب کو بلایا. وہ دونوں چلتے ہوئے ان کے پاس آئے تو وہ بولی میں چاھتی ہوں در شھوار اور ہاشم کا نکاح کر دیا جائے میرے سامنے ابھی تاکہ میرے جانے کے بعد میری بیٹیوں کا آپس میں کبھی رشتہ نہ توتے وہ اتکتے ہوئے بولی اور بات جاری کی میری آخری خواہش سمجھ کر میری بات کا مان رکھ لو. عابد صاحب اور معاز صاحب بولے ہمیں مسئلہ نہیں اور دونوں مولوی کا انتظام کرنے چلے گئے. عائشہ بیگم اور صباء بیگم اپنی امی کے پاس آکر بیٹھ گی. معاز صاحب اور عابد صاحب کے جواب پر خالدہ بیگم نے سکون سے آنکھیں بند کر لی۔ تھوڑی دیر بعد اسپتال میں ہے نکاح پڑھا دیا گیا. ہاشم اتنا کم عمر نہیں تھا جو سمجھ

نہیں پاتا پر درشہوار اس وقت صرف دس سال کی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا ہو رہا.

نکاح کے ہوتے ہی ہاشم اور درشہوار کو نانی اماں نے اپنے پاس بلایا اور ہاشم کے ہاتھ میں درشہوار کا ہاتھ رکھ کر بولی میری بیٹی کا خیال رکھنا ہاشم .اور یہ کہتے ہی انکی سانس اتکنے لگی۔عابد صاحب ڈاکٹر کو بلانے کے لیے بھاگے۔

ڈاکٹر کے آنے سے پہلے ہی نانی اماں دُنیا فانی سے کوچ کر گئ.ڈاکٹر انہیں سوری کہتا اور حوصلہ دیتا باہر نکل گیا۔ صباء بیگم اور عائشہ بیگم ڈاکٹر کی بات سن کر دہ سی گئے.عابد صاحب اور معاز صاحب نے بہت مشکل سے سنبھالا۔

نانی اماں کو گزرے ہوئے مہینہ ہو گیا۔سب اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے تھے یا یہ کہا جائے سب نے وقت کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا تھا۔

سب عابد صاحب اور صباء بیگم کی طرف آئے ہوئے تھے،انہوں نے معاز صاحب اور عائشہ بیگم سے ضروری بات کرنی تھی اسلئے وہ آج انکی طرف آئے ہوئے تھے۔

عابد صاحب نے بولنا شروع کیا میں نے آپ لوگوں کو آج یہاں اسلئے بلایا ہے میری کمپنی والو نے میری پروموشن کر دی ہے.انکی بات سن کر سب نی ان کو مبارک باد دی.

معاز صاحب بولے اتنی سی بات تھی میں بے وجہ پریشان ہو رہا تھا۔ایسی کیا بات کرنی

تھی عابد تم نے جو اتنی ایمر جنسی میں بلایا۔

عابد صاحب نے گہری سانس لی اور بولے اصل میں بات یہ ہے میں صباء اور در شہوار کل کی فلائٹ سے کینیڈا جا رہے ہمیشہ کے لیے، میری کمپنی والوں نے کینیڈا بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے میں انکی کینیڈا میں کمپنی سنبھالوں. انکی بات سنتے ہی سب نے انکی طرف دیکھا. اِس سب معاملے میں صباء بیگم چُپ تھی انھوں نے عابد صاحب کو بولا تھا نہیں نہیں جانا پر وہ نہیں مانے۔

در شہوار اپنے کمرے میں سو رہی تھی اسکی طبیعات نہیں ٹھیک تھی. نانی اماں کے جانے کے بعد اکثر خراب رہتی۔

معاز صاحب بولے یہ کیا بول رہے ہو تم عابد؟ عابد صاحب بولے مجھے معاف کر دینا صباء اور معاز میں مجبور ہوں۔ یہاں رہا تو در شہوار کبھی اپنی نانی اماں کی یادوں سے نہیں نکلے گی۔ میں اپنی اکلوتی بیٹی کا فیوچر تباہ نہیں کر سکتا. معاز صاحب چُپ ہو گئے وہ بھی در شہوار کی حالت سے پریشان تھے وہ سب جانتے تھے در شہوار نانی اماں سے کتنی محبت کرتی تھی ان کے جانے کا صدمہ برداشت نہیں کر پا رہی۔

معاز صاحب تھوڑی دیر بعد بولے عابد اور صباء سہی فیصلہ کیا تم لوگوں نے شاید اسی میں در شہوا کی بہتری ہے۔ لیکن اک بعد یاد رکھنا وہ سخت لہجے میں بولے در شہوار

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری بیٹی ہے اور جب وہ بڑی ہو گی ہم اسے رخصت کروانے جلد ہی آئینگے. انکی بات سن کر صباء بیگم اور عائشہ بیگم کچھ مطمئن ہو گئ۔ وہ بہنیں اک مضبوط رشتے میں رہینگی. کچھ دیر انکے ساتھ گزرنے کے بعد معاز صاحب اور عائشہ بیگم ان سے مل کر ان کو اللہ حافظ کہ کے گھر چلے گئے۔

معاز صاحب اور عائشہ بیگم یہ نہیں جانتے تھے کے انکی زندگی اتنی نہیں کے وہ اپنی بیٹی کو رخصت کروا کے لائے۔

اگلے دن عابد صاحب، صباء اور درشہوار کینیڈا چلے گئے شاید دوبارہ کبھی واپس نہ آنے کے لیے۔

.................😉😉😉........................

ہاشم عابد صاحب کے گھر نہیں گیا تھا اسکا کل پیپر تھا وہ نہیں آسکا۔ اسلئے عابد صاحب کے جانے کے بارے میں نہیں جانتا تھا۔

.................😉😉😉........................

ہاشم اسکول سے آیا تو کھانا کھاتے ہوئے بولا امی اتنے دن ہو گئے خالا نہیں آئ۔ عائشہ بیگم گہرا سانس لیکر بولی بیٹا وہ لوگ کینیڈا جا چکے ہیں۔ آپکے پیپر ہو رہے تھے آپکو بتایا نہیں آپکو پریشان نہیں کرنا چاہتے تھے. ہاشم نے اسکے بعد ان سے کچھ نہیں پوچھا اور

کھانا کھا کر اپنے روم میں چلا گیا۔

ہاشم اب اکثر در شہوار کی سوچوں میں گھم رہتا تھا۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ جس سے اتنی نفرت کرتا ہے اسکے بارے میں اتنا کیوں سوچتا ہے۔
ہاشم یہ نہیں جانتا تھا نکاح کے بولوں میں کتنی طاقت ہوتی ہے. وہ تین بول کسی کی نفرت کو محبت میں بدل سکتی۔۔۔۔

.... 😉😉😉 ....

ہاشم خالا کے جانے کی وجہ سے کافی سنجیدہ ہو گیا وہ صباء بیگم سے بہت اٹیچ تھا.
لیکن ضرار اور فریحہ کے آنے کے بعد وہ بہتر ہونے لگا تھا۔عائشہ بیگم بھی کچھ مطمئن ہو گئی۔ہاشم کو نارمل ہوتا دیکھ کر۔
ہاشم کو در شہوار سے محبت ہو چکی تھی۔پر وہ اِس بات کو قبول نہیں کرنا چاھتا تھا. ہاشم اپنی پڑھائی مکمل کر چکا تھا۔اب وہ معاز صاحب کے ساتھ انکا بزنس سنبھل رہا تھا۔سب سہی چل رہا تھا پھر اک دن معاز صاحب اور عائشہ بیگم کسی کی شادی پر گئے اور واپسی پر انکا ایکسڈینٹ ہو گیا اور ہاشم اک بار پھر ٹوٹ گیا۔
ہاشم نے خود کو سنبھل لیا تھا ضرار اور فریحہ کے لیے. عابد صاحب اور صباء بیگم کا

پاکستان کا ویزا نہیں لگا اور معاز صاحب اور عائشہ بیگم کا آخری دیدار بھی نا کر سکے۔

ہاشم نے وقت گزرنے کے ساتھ ہی سمجھوتہ کر لیا تھا۔اسنے خود کو اِس قدر مصروف کر لیا تھا کے وہ درشہوار کو اب یاد نہیں کرتا تھا. پر کبھی کبھی جب بہت تھک جاتا تو درشہوار اسے بہت یاد آتی پوری رات اسکی یادوں میں کھویا رہتا اور صبح تک خود کو نارمل کرتا۔

اتنے سالوں میں عابد صاحب اور صباء بیگم کبھی پاکستان نہ آئے اور نہ ہی ہاشم نے کبھی انکی کال اٹھائی۔

ضرار ہاشم کے نکاح کے بارے میں جانتا تھا. ضرار جب اَٹھّارہ سال کا تھا تو وہ دوستوں سے مل کر جب گھر آیا اسنے ہاشم کے روم کی لائٹ جلتے دیکھی تو اسے حیرت ہوئی کیوں کے ہاشم بارہ بجے سو جاتا تھا اور رات کا ایک بج رہا تھا اور ہاشم کے کمرے کی لائٹ آن تھی۔اسنے دروازہ بجایا تو اندر سے جواب نہ پاکر وہ اندر گیا تو ہاشم کو زمین پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ ہاشم چہرہ گھٹنوں میں چھپا کر بیٹھا ہوا تھا تو ضرار پریشانی سے آگے بڑھا اور ہاشم کے پاس آکر بیٹھا اور اسنے بلایا بھائی کیا ہوا آپکو ایسے کیوں بیٹھے ہیں؟؟ ہاشم نے منہ اٹھائے بغیر بھاری آواز میں بولا ضرار تم جاؤ میں ٹھیک ہوں. ہاشم کی آواز سن کر ضرار کو کچھ گڑبڑ ہونے کا احساس ہوا بولا بھائی مجھے بتائے کیا ہوا ہے؟ ہاشم نے اپنی سرخ ہوتی

آنکھیں اٹھا کر دیکھا جو شاید آنسوں ضبط کرنے کی وجہ سے ہو رہی تھی۔

ضرار نے ہاشم کا چہرہ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولا بھائی اپنے بیٹے کو نہیں بتائینگے کیا ہوا؟ اسکی بات سنتے ہی ہاشم کا ضبط ٹوٹا اور وہ روتے ہوئے ضرار کے گلے لگ گیا اور روتے ہوئے بولا آج مجھے بہت یاد آرہی اسکی ضرار. ضرار کو وہ روتے ہوئے بہت معصوم بچہ لگا۔

ضرار نے پوچھا بھائی کس کی؟؟ ہاشم کچھ نہیں بولا اور الگ ہو گیا ضرار سے اور بولا جاؤ تم یہاں سے۔

ضرار نے بولا بھائی کس کی یاد آرہی آپکو؟؟ ہاشم بولا در شہوار کی۔ ضرار اور فریحہ کو ہاشم نے عابد صاحب اور صباء بیگم کا نہی بتایا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ضرار نے کہا کون در شہوار؟؟

ہاشم اسے بچپن کی ہر بات بتاتا چلا گیا. ضرار کو سنتے ہی بہت صدمہ ہوا اور ہاشم کو اپنے گلے لگایا اور بولا بھائی آپ اتنے سالوں سے اپنے اندر اتناد کھ چھپا کے رکھا ہوا۔ بتاتے تو سہی کی ضرار آنکھوں سے بھی آنسوں گرنے لگے. آج ہاشم نے پہلی پر کسی کے سامنے قبول کر لیا تھا در شہوار سے عشق کرتا ہے۔۔

پوری رات ہاشم نے ضرار کو بچپن کی ہر بات بتادی اور ساتھ وعدہ لیا کے ضرار فریحہ کو

ہاشم کے نکاح کا ابھی نہیں بتائے گا، وقت آنے پر ہاشم خود اسے بتائے گا. اِس رات کے بعد ضرار نے کبھی ہاشم سے اِس بارے میں بات نہیں کی وہ جانتا تھا اِس بات پر ہاشم کو کتنی تکلیف ہوتی۔

........................😉😉😉................

ضرار کمرے میں آیا اسنے آیت کو اتارا اور دروازہ بند کیا اور آیت کی طرف بڑھتے ہوئے بولا ہاں بیگم بولے کیا شکوہ ہے آپکو مجھ سے ؟؟ آج میں آپکے شکوے دور کروں گا. آیت ضرار کی سیڑھیوں والی حرکت کی وجہ سے پہلے ہی بہت گھبرائی ہوئی تھی. ضرار کا اسکے اتنا قریب کھڑا ہونا اسے نروس کر رہا تھا۔

آیت گھبراتے ہوئے بولی کوئی مسلہ نہی۔

ضرار اسکی حالت سے محفوظ ہو رہا تھا. ضرار نے آیت کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچا آیت اسکے سینے سے آ کر لگی ابھی ضرار کچھ اور کرتا کسی نے دروازہ بجایا۔ ضرار بدمزہ سا ہو کر آیت سے دور ہوا آیت نے شکر کیا اور ضرار کا چہرہ دیکھ کر ہنسنے لگی۔ جسکا سارا موڈ خراب ہو چکا تھا۔ ضرا نے آیت کو ہنستے دیکھ غصے سے پوچھا کون ہےَ؟ فریحہ بولی بھائی میں ہوں۔

ضرار نے فریحہ کی آواز پر آیت کو دیکھا جو گھبرا گئی فریحہ کے آنے پر. ضرار نے آیت کو اپنی طرف کھینچا اور آیت کے سمجھنے سے پہلے آیت کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اسے دور ہوا اور ہنستے ہوئے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

فریحہ اندر آئی اور شرارت سے بولی ہوش میں آؤ بھائی چلے گئے۔ آیت نے غصے سے اسے دیکھا اور بولی تم اور تمھارا بھائی میری جان لیے لو گے اک دن. آیت کی بات سن کر فریحہ کو اسکے غصے کا اندازہ ہوا تو بات بدلتے ہوئے بولی اچھا سب چھوڑو اور چلو ہم لیٹ ہو رہے. آیت نے کہاہاں جلدی چلو. دونوں باہر آکر گاڑی میں بیٹھی اور مال کی طرف روانہ ہو گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.... 😉😉😉 ....

ہاشم آج بہت تھک گیا تھا اسلئے آج اسے در شہوار بہت یاد آرہی تھی. آج اک بار پھر وہ ماضی کی یادوں میں کھو گیا تھا۔

ہاشم کو ہوش تب آیا جب ضرار نے آکر اسے ہلایا اور بولا بھائی آپ اتنی جلدی آ گئے آج؟؟ طبیعات ٹھیک ہے؟؟ ضرار نے پریشانی سے پوچھا۔ ہاشم نے اپنے سے چھوٹے بھائی کی طرف دیکھا جو پریشانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ضرار ہاشم کے جلدی انے پر سمجھ گیا آج در شہوار کی یاد آرہی۔اسے بھائی کی حالت دیکھ کر دکھ بھی ہوا پر وہ کچھ کر نہیں سکتا تھا۔

ہاشم بولا کچھ نہیں ہوا بیٹا. ضرار اسکے پاس زمین پر بیٹھا اور بولا بھائی آپ بات کیوں نہیں کر لیتے بھابی سے. ہاشم بولا مجھے تو یہ نہیں پتہ اسے میں یاد ہوں بھی یا نہیں میں نے اتنے سالوں میں آج تک خالا کی کال نہیں اٹھائ کے کہی وہ مجھے یہ نہ کہے در شہوار کو چھوڑ دو. اگر ایسا ہوا تو مر جاونگا میں اس نے بولتے ہوئے تکلیف سے آنکھیں بند کی۔

ہاشم کی بات سن کر ضرار کو تکلیف ہوئی پر وہ چاھتا تھا ہاشم اپنا دکھ کم کر لے۔

ہاشم نے آنسوں صاف کر کے ضرار سے بولا چلو اٹھو نیچے چل کے کچھ کھاتے .ضرار سمجھ گیا وہ اِس بارے میں بات نہیں کرنا چاھتا اسلئے وہ اٹھ کر ہاشم کے ساتھ نیچے چل دیا۔

........................😉😉😉................

باب ِیازدھم :اخری پیغام

ازلان نے آج فیصلہ کیا تھا،وہ سلمہ بیگم اوا حسن صاحب سے فریحہ کے لیے بات کرے

گا۔اتنے دنوں سے کام کی اتنی مصروفیت تھی ٹائم نہیں مل رہا تھا۔

ازلان یہ نہیں جانتا تھا وہ بہت جلد فریحہ سے ملنے والا ہے پر کس طرح۔۔۔۔۔۔

................😉😉😉........................

ہاشم صبح تیار ہو کر نیچے آیا تو ضرار نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ بالکل فریش لگ رہا تھا ۔جیسے کل رات کو کچھ ہوا ہی نہیں۔

ہاشم سلام کرکے کرسی پر بیٹھا تو اسے خود پر کسی کی نظریں محسوس ہوئی اسنے نظریں اٹھا کر دیکھا ضرار اسے دیکھ رہا تھا ہاشم نے آنکھوں کے اشارے سے پوچھا کیا ہوا؟ ضرار کچھ نہیں کہہ کے ناشتہ کرنے لگا۔

ہاشم نے فریحہ کی طرف دیکھا جو آج کافی چُپ تھی.ہاشم کو حیرت ہوئی فریحہ اور چُپ. کل سے اسکی فریحہ سے بات نہیں ہوئی تھی.جب فریحہ کی اس سے بات نہ ہو رات میں وہ ناشتے کی ٹیبل پر اسکا سر کھا جاتی بول بول کر۔پر آج فریحہ چپ تھی۔

ہاشم بولا گڑیا:فریحہ دوسری طرف منہ کرتے ہوئے بولی ضرار بھیا آپ ان کو بتا دے میں ان سے ناراض ہوں،مجھے ان سے کوئی بات نہیں کرنی بس۔

ضرار فریحہ کے انداز پر اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے بولا ہاشم بھیا اپ نے سن لیا نہ گڑیا کہہ رہی وہ آپ سے ناراض ہے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم کو حیرانی ہوئی فریحہ اسے کبھی ناراض نہیں ہوتی آج کیوں؟ہاشم سوچتے ہوئے اٹھ کر فریحہ کے سامنے آیااور پوچھافری کیا غلطی کر دی بھائی نے؟؟بتاینگی تو پتہ لگے گانہ۔

فریحہ بولی میں نہیں بتارہی ضرار بھائی انہیں بتادے۔۔۔

ہاشم جانتاتھاآج کل وہ فریحہ کوٹائم نہیں دے پارہااسلئے وہ ناراض ہے۔پر پھر بھی وہ فریحہ سے پوچھناچاہتاتھا۔

ہاشم بولااچھانہ گڑیامیں آپکے لیے آج بہت ساری آئیسکریم لاونگااور بیٹھ کر بہت سی باتیں بھی کروں گا۔اب بتادوکیوں بھائی کی جان ناراض ہے بھائی سے؟؟

فریحہ نظریں اٹھاکر بولی آپ مجھے ٹائم نہیں دیتےاب وہ روحانسی ہوئی؛

ہاشم بولابھائی کی جان کیسے مانے گی؟؟؟

فریحہ بولی کچھ شرطیں ہے میری؛

ضرار خاموشی سے یہ سب دیکھ رہاتھاوہ جانتاتھاکیاشرطیں ہوگی۔جانتاتوہاشم بھی تھا پراس نے پھر بھی پوچھاکیاشرط گڑیا؟

فریحہ بولی آئیسکریم کے ساتھ آپ پیزا بھی لائے گے اور بہت سی چاکلیٹس بھی.پھر

مجھ سے بیٹھ کر باتیں بھی کرینگے. ہاشم کو اسکی معصوم شرطیں سن کر بہت پیار آیا۔۔۔۔

فریحہ نے ہاشم کو اپنی سوچوں میں گم دیکھ کر اٹھی اور بولی جائے میں ناراض ہوں آپ سے، آپکو میری شرطیں نہیں منظور.. ہاشم کو ہوش آیا اور بولا نہیں نہیں میں آپکے لیے ہر چیز لاونگا۔

فریحہ اپناہاتھ آگے کرتی ہوئی بولی پرامس بھیا!!

ہاشم بولا پرامس گڑیا. فریحہ اسکا پرامس سن کر اسکے گلے لگ گئی. ضرار ان دونوں کو ایسے دیکھ کر جیلس ہوا اور بولا؛ بھائی میرے لیے بھی آپ لائے گے نہ یہ چیزیں ؟ ضرار معصوم شکل بنا کر پوچھا؟؟

ہاشم نے کہا جی میرا بچہ میں تمہارے لیے بھی لونگا۔ ضرار ناشتہ چھوڑتا آ کر ہاشم اور فریحہ سے لاپٹ گیا. ہاشم نے ہنستے ہوئے دونوں کو ساتھ لگایا۔

ہاشم کو اپنی جان سے زیادہ پیار فریحہ اور ضرار سے تھا۔

پھر سب الگ ہو کر اپنا ناشتہ کرنے لگے۔

.......................😉😉😉................

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج آیت اور فریحہ کے پانچوے سمسٹر کا پہلا دن تھا۔انکے پچھلے سمسٹر کا رزلٹ اچھا تھا۔دونوں کی بہت اچھی جی پی آے آیٔ تھی. آیت کافی دیر سے باہر کھڑی سوچ رہی تھی اندر جائے یا نہیں۔اس نے ضرار گاڑی کی دیکھلی تھی،وہ سمجھ گیٔ تھی ضرار گھر پر ہے ابھی تک. وہ ضرار کا سامنا نہیں کرنا چاھتی تھی،کل کی حرکت کے بعد سے۔ کافی دیر انتظار کرنے کے بعد جب آیت کو لگا فریحہ نہیں آئیگی وہ خود تنگ آکر اندر چلی گیٔ. آیت نے آکر سبکو سلام کیا ۔سب نے اسے جواب دیا ضرار نے اسے نظریں اٹھا کر دیکھا وہ بہت پیاری لگ رہی تھی پھر سب کا لحاظ کرتا واپس ناشتہ کرنے لگا۔ ہاشم نے کہا آؤ ناشتہ کرلو بھنا۔آیت ہاشم کو دیکھتے ہوئے بولی نہیں بھائی میں کر کے آیٔ ہوں. آیت نے ضرار کو دیکھنے سے گریز کیا تھا.ہاشم اور ضرار دونوں نے اسکا نظریں چرانا محسوس کیا۔

آیت کو ضرار کی کل والی حرکت کی وجہ سے شرم آرہی تھی.اس میں اتنی ہمت نہیں ضرار کو دیکھے. ضرار سمجھ رہا تھا وہ کیوں نظریں چرا رہی. فریحہ بھائیوں کو اللہ حافظ کہہ کے آیت کے ساتھ باہر گاڑی کی طرف چال دی۔

فریحہ اور آیت کے جانے کے بعد ہاشم نے ناشتہ ختم کیا اور ضرار کے سَر پر آکر اسکا کان پکڑ کر کھڑا کیا اور بولا کیا کہا ہے تم نے آیت کو؟

ضرار معصوم سی شکل بنا کر بولا کچھ نہیں بھائی. ہاشم نے کہا بیٹا وہ تم سے نظریں چرا رہی تھی. آیت جیسی لڑکی کبھی کسی سے نظریں نہیں چرا سکتی چلو اب بتاؤ. ضرار درد سے کرڑھاتے ہوئے بولا اچھا بھائی کان تو چھوڑے پھر بتاتا ہوں۔

ہاشم نے اسکا کان چھوڑا تو وہ جلدی سے چابی اٹھاتا باہر کی طرف نکلا پر باہر جانے سے پہلے مڑ کر ہاشم سے بولا بھائی آپ بھول رہے، بیوی ہے وہ میری اور باہر نکل گیا. ہاشم خود بھی ہنستا ہوا آفس کے لیے نکل گیا. ہاشم جانتا تھا ضرار آیت سے جتنا بھی لڑ لے وہ اسے بہت محبت کرتا ہے وہ اسے کبھی تکلیف نہیں دیگا۔

..........................😉😉😉..................

آیت اور فریحہ یونیورسٹی میں اینٹر ہوئی تو آیت کو کونے میں کھڑے کچھ لڑکے نظر آئے. وہ فریحہ سے بولی فریحہ میں نے ان کو کہی دیکھا ہے. فریحہ بولی ارے یونیورسٹی کے ہے دیکھا ہی ہو گا چھوڑو جلدی چلو. آیت نے کہا نہیں میں نے کہی دیکھا ہے. پھر چیخ کر بولی یاد آ گیا!! یاد آ گیا!! یہ وہی لڑکے ہے جنہوں نے ہمیں سینیرز سے بچایا تھا جب ہماری ریگنگ ہو رہی تھی. فریحہ اچھا کہہ کے آگے بڑھنے لگی پھر آیت بولی پر یار اُس دن یہ ہینڈسم سی پر سنلیٹی والا لڑکا نہیں آیا تھا ہمیں بچانے۔ فریحہ نے نظریں اٹھا کر دیکھا جہاں آیت اشارہ کر رہی تو بالاج کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا. فریحہ

نے گھبرا کر نظریں نیچے کی اور آیت کا ہاتھ پکڑ کر کلاس کی طرف بڑھ گئ۔

بالاج جو چاھتا تھا وہی ہو رہا تھا۔ وہ چاھتا تھا اک دفعہ فریحہ اسے دیکھے اسلئے آج وہ یہاں کھڑا ہوا تھا. اسکا پلان کامیاب ہوا یہ سوچ کر اسے خوشی ہوئی۔

........................😉😉😉.................

آیت اور فریحہ کلاس لیکر کینٹین چلی گئ. آیت بولی فری اک بات بتاؤ اس بندے کا تمہیں میسج آیا پھر؟؟

فریحہ بولی نہیں آج کل نہیں آرہا جس دین تمہیں بتایا تھا اُس دن سے نہیں آرہا. آیت سَر ہلا کر ریحگا ئے سر بولی جان چھتی۔

آیت اپنی اور فریحہ کی کافی کا آرڈر دینے لگی. فریحہ جو آس پاس نظریں گھما رہی تھی اس نے اپنے سامنے والے ٹیبل پر بالاج کو دیکھا جو اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔ فریحہ نے نظریں نیچے کرلی. تب ہی اسکے موبائل کی میسج کی تون بجی اسنے موبائل کھولا وہی نمبر اسکرین پر جاگمگا رہا تھا۔ گہری سانس لے کر میسج کھولا۔ میسج پر کر وہ گھبرا گئ. مییسج کچھ یہ تھا؛

کل میں آپکا یونیورسٹی کی بیک سائڈ پر یارا بجے انتظار کروں گا اور آپ کسی کو بتائے بغیر آئیں گی. امید ہے آپ آئیں گی اور میری بات مانے گی اور اگر نہ آئ تو آپکی دوست یا

یوں کہوں بھابی کو کوئی بھی نقصان ھو سکتا ہے۔

فریحہ میسج پڑھ کر گھبرا گئ۔آیت جو کافی کا آرڈر دے کر مڑی تھی۔فریحہ کو گھبراتے ہوئے پوچھا کیا ہوا سب ٹھیک ؟؟فریحہ نے اپنے ہونٹوں کو زبان سے تر کیا اور اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے کہا ہاں سب ٹھیک ہیں.آیت کندھے اچکا کر رہ گئ۔
کافی پی کر دونوں نے آخری کلاس لی اور گھر کی طرف روانہ ہو گئ۔
فریحہ نے سوچ لیا تھا کل وہ کیا کریگی۔۔۔۔۔۔۔

.... 😉😉😉 ....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باب دوازدھم:پہلی ملاقات

فریحہ یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی.اس نے سوچ لیا تھا آج وہ اس بندے سے ضرور ملے گی.جو اسکی ہر بات پر نظر رکھتا ہے.آج وہ کمزور نہیں پڑے گی.یہی سوچتے سوچتے وہ تیار ہو کر نیچے آئ.ضرار اور ہاشم جا چکے تھے۔ آج اسکی صبح والی کلاس کینسل ہو گئ تھی۔اسلئے یہ آج دیر سے اٹھی تھی۔

فریحہ ناشتہ کر کے اٹھی بی اما سے ملتی انہیں اللہ حافظ کہتی باہر نکل گئ.آج آیت نے نہیں جانا تھا یونیورسٹی اسے اپنی خالا کے ساتھ کہی جانا تھا۔فریحہ گاڑی میں بیٹھ کر

یونیورسٹی کی طرف روانہ ہو گئی۔

............😉😉😉😉.....................

کلاس لیکر فریحہ کینٹین میں آ گئی ابھی یارا بجنے میں آدھا گھنٹہ تھا. آج اسکی اک ہی کلاس تھی. اسلئے کینٹین میں بیٹھ کر یارا بجنے کا انتظار کرنے لگی۔

............😉😉😉😉.....................

ازلان صبح اٹھ کر نیچے آیا، افس نہی گیا آج۔ سلمہ بیگم اور احسن صاحب باتیں کر رہے تھے۔اس نے گہرا سانس لیا اور ان لوگوں کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ سلمہ بیگم اسکو دیکھتے ہوئی بولی بیٹا تم بیٹھو میں ناشتہ بنا کر لاتی ہو. احسن صاحب اخبار کا مطلع کرنے لگے۔

ازلان بولا ماما ادھر بیٹھ جائے ناشتہ بعد میں کر لونگا مجھے آپ سے اور پاپا سے بات کرنی ضروری۔ احسن صاحب اخبار کونے میں رکھتے ہوئے بولے بولو بیٹا کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہے ہو؟

ازلان نظریں جھکا کر بولا ماما پاپا میں چاھتا ہوں آپ ہاشم کے گھر جائے میرے لیے. احسن صاحب اسکی بات سن کر سمجھ گئے وہ کیا کہنا چاھتا۔ سلمہ بیگم نہ سمجھی سے بولی بیٹا مطلب کیا ہے آپکی بات کا؟

ازلان نے نظریں اٹھائی اور بولا ماما پاپا آپ فریحہ کا میرے لیے ہاتھ مانگنے میں چاھتا ہوں. اس نے آخر اپنے دل کی بات کہہ دی. احسن صاحب کو اسکی بات سن ک اپنا شک سہی ہوتا ہوا نظر آیا۔ سلمہ بیگم بولی مجھے مسئلہ نہیں مجھے فریحہ بیٹی بہت پسند ہے. ازلان نے انکی بات سن کر سکون کی سانس لیا. پھر احسن صاحب کی طرف دیکھنے لگا۔

اچھا; ازلان کی بات سن کر احسن صاحب بولے۔

سلمہ بیگم اپنی ہنسی چھپاتے ہوئی بولی بیٹا اپنے پاپا سے بات کرو میں ناشتہ بنا دوں۔ ازلان نے نظریں جھکالی اسے لگا احسن صاحب منع کر دینگے۔

احسن صاحب کو ازلان کی شکل دیکھ کر ہنسی آئی پر ہنسی چھپاتے ہوئے لہجہ سخت کرتے ہوئے بولے; ہاں تو برخودار محبت کی ہے تو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولو ہاں کی ہے ،اب نظریں جھکا کر رکھنے کا کیا فائدہ۔

ازلان نے انکی طرف نظریں اٹھا کر دیکھا تو ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی. احسن صاحب کو دیکھ کر ازلان کو کچھ سکون ہوا. احسن صاحب بولے ہاں تو کب سے چل رہا سب؟ ازلان نے شروع سے آخر تک ہر بات بتادی جسے سن کر وہ مسکرائے اور بولے بیٹا فخر ہے مجھے تم پہ تم نے غلط قدم نہیں اٹھایا اپنی محبت کو پانے کے لیے۔

"ازلان اٹھا اور ان کے گلے لگ گیا اور بولا تھینک یو پاپا" یو آر دا بیسٹ پاپا

سلمہ بیگم بھی ناشتہ لے آئیٔ اور سمجھ گیٔ کے ازلان نے اپنے پاپا کو منالیا ہے. ازلان کو ناشتے دے کر بیٹھی اور بولی کب جانا ہے پھر فریحہ کا ہاتھ مانگنے اسے پہلے احسن صاحب کچھ بولتے ازلان بول پڑا آج شام میں۔ ازلان کو گھبراہٹ ہورہی تھی اسے لگ رہا تھا اج فریحہ کے ساتھ براہونے والا۔ اسلیٔے اسے اج ہی فریحہ کو دیکھنا تھا۔

ازلان کی اتنی جلدی کرنے پر احسن صاحب اور سلمہ بیگم ہنسنے لگے. ازلان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو وہ ناشتے پر جھک گیا۔

احسن صاحب نے اپنا موبائل ٹیبل سے اٹھایا اور ہاشم کو کال ملائیٔ اور ہاشم سے سلام کر کے حال چال لینے لگے۔ ہاشم کا نام سن کر ازلان نے ناشتہ کرتے ہوئے سَر اٹھایا اور انکی باتیں سنے لگا۔

دوسری طرف سے ہاشم بولا خیریت انکل اپ نے کال کی؟ احسن صاحب بولے ہاں بیٹا آج ہم لوگ آپکے گھرانا چاہ رہے ہے. ہاشم بولا خیریت انکل؟ احسن صاحب بولے ہاں بیٹا بس کچھ بات کرنی ہے آپ لوگوں سے. ہاشم بولا انکل کوئی مسئلہ نہیں آپ جب چاھے اسکتے اور اک دو باتیں کر کے احسن صاحب نے فون رکھ دیا۔

ازلان کی پریشان شکل دیکھتے ہوئے سلمہ بیگم سے بولے تیاری کرلے شام کو ہم اپنی ہونے والی بہوں سے ملنے جارہے ہے. انکی بات سن کر ازلان نے سکون کا سانس لیا اور

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔ سلمہ بیگم شام کی تیاری کرنے چلی گئ۔

ازلان کو یقین نہیں آ رہا تھا فریحہ اسے اتنی آسانی سے مل جائے گی مگر ابھی وہ جانتا نہیں تھا اس نے اور کتنے امتحان دینے۔۔۔۔۔۔

.... 😉😉😉😉 ....

فریحہ اس جگہ پہنچی جہاں پر اسے آنے کا کہا گیا تھا پر وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ واپس جانے کے لیے مڑی تو کوئی پیچھے سے بولا آپ مجھ سے ملے بغیر جا رہی تھی؟؟

فریحہ نے مڑ کر بولنے والے کا چہرہ دیکھا تو اسے حیرت ہوئی وہ کوئی اور نہیں وہی ہینڈسم پر سنلیلیٹی والا لڑکا ہے، جسکی طرف آیت نے اشارہ کیا تھا. فریحہ ہمت کر کے بولی کون ہے آپ؟ میں آپکو نہیں جانتی۔۔

بالاج بولا آپ مجھے نہیں جانتی پر میں آپکو جانتا ہوں اور میں بالاج ہوں اپکا سینیر.

فریحہ نے اپنی گھبراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا آپ مجھے کیسے جانتے؟ بالاج نے اسے اب تک کا سب کچھ بتا دیا اسنے فریحہ کو کب دیکھا سب کچھ۔

بالاج فریحہ کو حیران کیے جا رہا تھا۔ فریحہ بولی آپ میرے بارے میں سب کیسے جانتے ہے اور آپکو میری ہر حرکت کا کیسے پتہ ہوتا؟ بالاج ہنستے ہوئے بولا کتنی معصوم ہو تم فریحہ کسی کے بارے میں جانا کونسا مشکل کام ہے۔

پہلی بار جب میں نے تمہیں دیکھا مجھے تم سے پیار ہو گیا. اسی دن میں نے تمہارے بارے میں سب پتہ کروایا اور ساتھ ہی تمھارے پیچھے اپنا بندہ لگادیا جو تمھاری ہر حرکت پر نظر رکھتا تھا اور مجھے خبر دیتا۔

فریحہ اپنی حیرت چھپاتے ہوئی بولی ہو گیا آپکا اب میں جارہی ہوں۔مجھے آپ میں اور آپکے پیار میں کوئی انٹرسٹ نہیں. بالاج کو اسکی بات پر غصہ آیا پر اسکی بات کو اگنور کرتا ہوا بولا ابھی نہیں ہے انٹرسٹ بعد میں ہو جائیں گا۔اک دفعہ ہماری شادی ہو جائے. بالاج بڑی بے باکی سے بولا۔

فریحہ اسکی بات پر چیخ کر بولی میں آپ سے کبھی شادی نہیں کرونگی اور مڑ کر واپس جانے لگی تھی کے بالاج نے آگے ہو کر اس کا ہاتھ پکڑا۔فریحہ اسکے ہاتھ پکڑنے پر ڈری پر اپنے ڈر کو چھپاتے ہوئے مڑی اور بالاج کے منہ پر تھپر مار کر بالاج کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑوا کر وہاں سے روتے ہوئے بھاگ گئ۔

فریحہ نہیں جانتی تھی اس نے بالاج کو تھپڑ مار کر کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔۔۔۔۔

بالاج کو فریحہ کے جانے کے بعد ہوش آیا اور اس نے اک نمبر پر کال کی اور کچھ سمجھا کر کال کاٹ دی اور فریحہ کو خیالوں میں سوچتے ہوئے بولا اِس تھپڑ کی تمھں بہت بڑی قیمت چکانی پڑے گی فریحہ خان۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالاج فریحہ سے اس تھپڑ کا بدلہ لینے کی آگ میں جل رہا تھا۔۔۔۔۔

............😉😉😉😉......................

باب سیز دھم: بدلے کی آگ

فریحہ روتے ہوئے یونیورسٹی سے باہر نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھ گئ. پارکنگ پہنچی تو سامنے ہی اسکا ڈرائیور کھڑا انتظار کر رہا تھا. وہ اپنے آنسوں صاف کرتی گاڑی میں آکر بیٹھ گئ. ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کی اور گھر کے رستے پر اتار دی۔

آدھا رستہ نہیں گزرا تھا کے گاڑی جھٹکے کھا کر رک گئ. فریحہ نے پریشانی سے پوچھا انکل کیا ہوا؟ ڈرائیور بولے پتہ نہیں بیٹا اُتر کر دیکھتا ہوں، آپ گاڑی میں بیٹھی رہنا.

فریحہ سر ہلا کر رہ گئ. اس نے اپنا موبائل اٹھا کر دیکھا تو تین بج رہے تھے. موبائل سیٹ پر واپس رکھتے ہوئے باہر دیکھنے لگی۔۔

فریحہ باہر دیکھنے میں مصروف تھی جب اک گاڑی آکر ان کے سامنے رکی. گاڑی سے تین لڑکے اُترے انہوں نے چہروں پر ماسک پہنا ہوا تھا. لڑکوں کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر فریحہ گھبرا گئ. لڑکے گاڑی کی طرف آئے اور فریحہ سے بولے چلو نیچے اترو بی بی. فریحہ ڈر کر بولی میں نہیں اترو نگی. ان میں سے اک لڑکا اپنی جیب سے بندوق نکلتا

ہوا فریحہ کے سَر پر رکھتا ہوا بولا اتر و پیار سے سمجھ نہیں آتی تمہیں. فریحہ ڈر کے مارے اُتر گئ. لڑکا بولا اب چلو اور گاڑی میں بیٹھو۔

فریحہ بولی میں نہیں بیٹھو نگی اور ساتھ ہی چیخنے لگی اور ڈرائیور کو بلانے لگی.

ڈرائیور جو گاڑی چیک کرنے میں مصروف تھا کے کیا خرابی ہوئی ہے۔ فریحہ کی چیخ سن کر آیا تو آگے کا منظر دیکھ کر گھبرا گیا اور بولا ہماری بیٹیا کو کہاں لے جا رہے ہو؟ تم لوگوں کو جو سامان لینا ہے لے لو پر بیٹیا کو چھوڑ دو. ڈرائیور فریحہ کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگا۔

فریحہ کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے. فریحہ ڈر سے کانپ رہی تھی۔ جس لڑکے کے ہاتھ میں بندوق تھی وہ فریحہ کے اوپر سے بندوق ھتاتا ڈرائیور کی طرف نشانہ بنانے لگا اور اک گولی چلائ جو ڈرائیور کی تانگ کو چھو کر گزر گئ۔ ڈرائیور درد سے کرحاتا زمین پر جا گرا۔

فریحہ یہ سب دیکھ کر اپنا ہوش کھونے لگی. جس لڑکے نے گولی چلائ تھی اب فریحہ کی طرف مڑ کر بولا چل رہی ہو یا میں ماردوں اسکو ڈرائیور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا. فریحہ اسے پہلے کچھ کہتی ڈر کی وجہ سے ہوش سے بیگانہ ہو گئ. لڑکوں نے اسکو اُٹھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر گاڑی میں ڈالا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

.... 😉😉😉😉 ....

ہاشم لونچ میں بیٹھا احسن صاحب اور ازلان سے باتیں کر رہا تھا۔ جب لونچ میں فریحہ کا ڈرائیور آیا۔ جسکی تانگ پر پٹی ہوئی وی تھی۔

ہاشم نے جب انہیں دیکھا تو ان کو سہارا دے کر صوفے پر بیٹھایا اور پانی منگوایا۔ پانی دیے کے باد ہاشم بولا انکل یہ سب کیسے ہوا اور فریحہ کہا ہے آپ اسے یونیورسٹی لینے گئے تھے نا؟؟ فریحہ کا نام سن کر ازلان نے نظریں اٹھا کر دیکھا اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

ڈرائیور پانی پینے کے باد بولا ہاشم بیٹا میں فریحہ بیٹیا کو یونیورسٹی لینے گیا تھا اور پھر وہ سب کچھ بتاتے چلے گئے جو ہوا۔ انکی بات سن کر ہاشم کو اپنے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی. باقی سب کا حال بھی کچھ کم نا تھا. ڈرائیو بولے بیٹا مجھے معاف کردو میں بیٹیا کی حفاظت نہی کر سکا۔ ہاشم بولا اس میں اپکی غلطی نہیں۔ ضرار جو ابھی یونیورسٹی سے آیا تھا گھر میں داخل ہوتے ہوئے اس نے بھی یہ بات سنی وہ بھاگتا ہوا اندر آیا. بی اما جو کچن سے باہر آرہی تھی ان کو یہ بات سن کر جھٹکا لگا۔

احسن صاحب یہ سب سن کر پریشانی سے بولے ہاشم بیٹا آپکی کسی سے دشمنی ہے یا ضرار کی کسی سے دشمنی ہے؟ دونوں نہ میں سَر ہلا گئے اور سوچنے لگے کوئی فریحہ کو کیوں کڈنیپ کریگا۔سب کے چہروں پر پریشانی جھلک رہی تھی۔

ہاں تو ثابت ہوا ایسے ہی گھبراہٹ نہیں تھی ازلان کو۔

"شدتِ عشق ہو اور پتہ نہ ہو آپ کا عشق تکلیف میں ہے ایسے کیسے ھو سکتا ہے۔۔۔۔"

.....................😉😉😉😉..............

آیت جو ابھی خالا کے ساتھ گھر آئ تھی۔خالا سے بولی میں فری سے ملنے جا رہی ہوں۔تھوڑی دیر بعد آتی ہوں اور گھر سے نکل گئ.آیت جب فریحہ کے گھر میں گھسی سب اسے لونچ میں بیٹھے نظر آئے۔اسے ازلان کو دیکھ کر حیرانی نا ہوئی۔زینب بیگم اسے سب بتا چکی تھی.آیت کو لونچ میں آتے ہی عجیب سی خاموشی کا احساس ہوا۔ آیت نے سب کی شکل دیکھی تو سب کا چہرا اترا ہوا تھا اور فریحہ بھی کہی نہیں تھی .آیت نے سلام کیا سبکو تو سب نے نظریں اٹھا کر دیکھا اسے پر بولے کچھ نہیں.آیت کو

سب کی حرکت عجیب لگی. آیت نے پھر کوشش کی اور بولی بھائی فریحہ کہاں ہے؟ اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

سلمہ بیگم اٹھی اور آیت کو اپنے ساتھ لا کر صوفے پر بیٹھایا اور اسے آج کا سارا واقع بتادیا۔ انکی بات سن کر آیت کو فریحہ کی کچھ دن پہلے والی باتیں یاد آنے لگی. آیت خود سے باتیں کرتے ہوئے بولی میں نے اسے کہا تھا بھیا کو بتادے اس نے نہیں سنی میری بات آیت اپنے دھیان میں بولے جا رہی تھی۔

اسکی بات سن کر سب نے اسے دیکھا پر وہ خود سے بولے جا رہی تھی. ضرار اٹھ کر آیت کے پاس آیا وہ بھی آیت کی بات سن چکا تھا اور بولا آیت ایسی کیا بات ہے جو فریحہ نے نہیں بتائ ہمیں؟ آیت خاموش رہی بس روئے جا رہی تھی۔

ضرار چیخا آیت پر اور بولا ڈیم اٹ! ایسی کیا بات تھی جو فریحہ نے ہمیں نہیں بتائ ؟

آیت بولو؛

ازلان کو معاملا خراب ہوتا ہوا محسوس ہوا تو وہ اٹھ کر روتی ہوئی آیت اور ضرار کے پاس آیا اور بولا ضرارر کو میں پوچھتا ہوں اپنی بہن سے. ضرار کونے پر ہو گیا. ہاشم بس چُپ چاپ سب دیکھ رہا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے گا اب۔

ازلان بولا بھنا مجھے بتادو کیا نہی بتایا فریحہ نے؟ آپ نہیں چاھتی آپکی دوست واپس

آئے؟آیت نے نظریں اٹھائے بغیر ازلان کو میسجز والی ساری بات بتادی. جسے سنتے ہی

ازلان کے ماتھے پر غصے کی لاکیریے واضع ہونے لگی۔

آیت کی بات سن کر ہاشم کو ہوش آیا اور بولا آیت آپکو پتہ ہے وہ کون تھا؟آیت بولی

نہیں بھائی بس مجھے اتنا پتہ ہے فریحہ کے موبائل پر میسیج آتے تھے۔

ڈرائیوران سب معاملوں میں جو چُپ تھا بولا ہاشم بیٹا سنے سب انکی طرف متوجہ ہوئے

.ہاشم بولا جی انکل بولے،ڈرائیور نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور ہاشم کو دیا اور بولا

فریحہ بیٹی کا موبائل گاڑی کی سیٹ پر رہ گیا تھا میں نے اٹھالیا تھا پر آپکو دینا بھول گیا۔

ہاشم نے انکو شکریہ بولا اور موبائل کھولا اور میسجز میں جاکر میسیج پڑھنے لگا اس نے میسیج

پڑھ کر موبائل ازلان کی طرف بڑھایا۔ازلان جیسے جیسے میسیج پڑھ رہا تھا اسکا غصہ بڑھ

رہا تھا۔جو وہ بڑی مشکل سے ضبط کیے ہوئے تھا۔سب دونوں کی شکل دیکھ رہے تھے۔

اِس سب میں آیت نظریں جھکائے بیٹھی تھی اسے لگ رہا تھا اِس سب کی ذمہ دار وہ ہے

اگر وہ بھائی کو میسجز کا بتادیتی تو آج یہ نہ ہوتا۔

سب لونج میں بیٹھے سوچ رہے تھے اب کیا کرنا.ازلان نے اپنے موبائل سے کسی کو

کال ملائی اور بولا میں تمھیں اک نمبر بھیج رہا ہوں اگلے آدھے گھنٹے میں مجھے اسکی ساری

انفارمیشن تصویر سمیت چاہیئے اور کال کاٹ دی۔اب سب خاموشی سے انتظار

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرنے لگے۔

.... 😉😉😉😉 ....

فریحہ کو ہوش آیا تو اس نے خود کو اک انجان کمرے میں پایا اسے سب کچھ یاد آگیا تھا وہ یہاں کیسے آئی۔اس نے اپنے سر پر ہاتھ پھیرا تو اسکا حجاب کھل چکا تھا اِس سب میں۔اس نے سر پر ڈوپٹا سہی سے لیا اور یہاں سے بھاگنے کی ترکیب سوچنے لگی۔

فریحہ اپنی سوچوں میں گھم تھی جب کوئی اندر آیا اس نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا کیوں کے سامنے کوئی اور نہیں بالاج تھا۔

بیڈ سے اتری اور بالاج کا گربان پکڑتے ہوئی روتے ہوئے بولی تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو کیا بگاڑا ہے میں نے تمھارا؟؟

بالاج ہنسنے لگا اور اسکا ہاتھ اپنے گربان سے ہٹا کر بولا میں نے تم سے پیار سے پوچھا تھا مجھ سے شادی کروگی پر تم نہیں مانی اور تم نے مجھے تھپڑ بھی مار دیا۔پہلے تم صرف میری محبت تھی پر تمھارے تھپڑ مارنے کی وجہ سے تم میری ضد بن گئی ہو۔اب تمہیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا اور یہ کہتے ہی باہر نکل گیا۔

فریحہ زمین پر بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔

....

تھوڑی دیر پہلے:

فریحہ کے یونیورسٹی سے جانے کے بعد بالاج نے اپنے بندوں کو کال کی اور فریحہ کی ساری انفارمیشن دے دی اور اسے شام تک اپنے فارم ہاؤس لانے کو کہا۔۔۔

....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

باب چہاردھم: ایک آخری ملاقات

سب لونج میں پریشان بیٹھے تھے۔ابھی تک کوئی انفارمیشن نہیں بھیجی تھی ازلان کے بندے نے. ازلان سب پر نظر ڈالتا خود کو پر سکون کرنے کے لیے اٹھ کر باہر گارڈن کی طرف بڑھ گیا. احسن صاحب ازلان کو باہر جاتے دیکھ اسکے پیچھے چل دیا۔

احسن صاحب باہر آئے تو ازلان کو اپنی سوچوں میں گھم پایا. احسن صاحب نے ازلان کے کندھوں پر ہاتھ رکھا اور بولے فکر مت کرو مل جائگی فریحہ. ازلان کا انکی بات سن

کر ضبط ٹوٹا وہ کب سے اندر سب کے سامنے کس طرح ضبط کر رہا تھا صرف وہ خود ہی جانتا تھا۔

ازلان کی آنکھ سے اک آنسوں گرا جو احسن صاحب کی نظروں سے چھپا نہ رہ سکا. انہں ازلان کو دیکھ کر افسوس ہوا. ازلان بولا پاپا میں نے اسے پانے سے پہلے ہے کھو دیا. احسن صاحب صرف اسکی سن رہے تھے وہ چاھتے تھے ازلان اک دفعہ اپنا دکھ بانٹ لے۔

ان دنوں باپ بیٹے کی باتیں کسی اور نے بھی سنی تھی اور وہ کچھ سوچتا ہوا واپس اندر مڑ گیا۔

...............😉😉😉😉.....................

ازلان اور احسن صاحب تھوڑی دیر بعد اندر آئے تو ضرار بولا بھائی آپکا موبائل بج رہا تھا شکر ہے آپ آ گئے. ازلان جلدی سے آگے ہو کر کال اٹھائی تو اسکے بندے نے کہا آپ اپنا موبائل چیک کر لے میں نے ساری انفارمیشن بھیج دی ہے۔ازلان نے اسے شکریہ کہہ کر کال کٹ دی۔

ازلان نے جیسے ہے واٹس ایپ کھولا اُسمیں سامنے اسکے بندے کا میسیج جگمگا رہا تھا۔اس

نے میسج کھولا تو اس میں بالاج کی تصویر تھی. اس تصویر کے نیچے بالاج کی ساری ڈیٹیل تھی اور اُس میں اسکی آخری لوکیشن تھی. ازلان نے گہری سانس لیتے ہوئے آیت کو بلایا بھنا ادھر آؤ آیت اٹھ کر اسکے پاس آئی تو ازلان نے اسے تصویر دکھائی اور پوچھا آپ اسکو جانتی ہو؟ آیت تصویر کو دیکھتے ہوئے بولی بھائی یہ تو بالاج ہے ہمارا سینیر دو دن پہلے ہی مجھے کلاس کی اک لڑکی نے اس کا بتایا تھا۔ آیت کی بات حیرانی سے سب سن رہے تھے. ازلان بولا ٹھیک ہے بھنا آپ پریشان مت ہو آپکی دوست تھوڑی دیر تک آپکے ساتھ ہوگی۔

ازلان احسن صاحب کے پاس آیا اور بولا پاپا آپ اور ماما یہی رہے میں، ہاشم اور ضرار کے ساتھ آپکی بہو کو لینے جا رہا ہوں دعا کرے گا میں لا پاؤں اسے. ازلان، ہاشم اور ضرار کی طرف اشارہ کرتا باہر نکل گیا۔

.... 😉😉😉😉 ....

فریحہ اپنی سوچوں میں گھم تھی جب بالاج کھانا لیکر آیا اور اسکے سامنے رکھتے ہوئے بولا کھانا کھالو. فریحہ دوسری طرف منہ کر گئی اور رونے کی وجہ سے اسکی آواز بھاری ہو چکی تھی پر اپنے آنسوں کو روکتے ہوئے بولی مجھے نہیں کھانا جاؤ تم۔

بالاج کو اسکے منہ موڑنے پر غصہ آیا اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیکر بولا کھانا کھاؤ پیار سے بول رہا ہوں مجھے غصہ کرنے پر مجبور مت کرو فریحہ کا چہرہ چھور کر باہر چلا گیا اور جانے سے پہلے بولا میرے آنے سے پہلے کھانا ختم ہو۔

فریحہ نے اسکی بات پر غور نہیں کیا اور ویسے ہی بیٹھی رہی. اسے اِس سب میں دھیان نہیں ہی رہا اسکا دوپٹا اسکے سَر سے اتر چکا ہے وہ بس یہاں سے بھاگنا چاھتی تھی

بالاج باہر نکلا اور گہری سانس لی اسے فریحہ پر غصہ آرہا تھا اس کے اتنے نخرے دکھانے پر. بالاج کا اِرادَہ نہیں تھا کے وہ فریحہ کو اغوا کروائے وہ بہت پیار کرتا تھا فریحہ سے پر فریحہ کے بار بار اسے دھوتکارنے پر تھپڑ مارنے پر اسے غصہ آگیا اور اسنے یہ قدم اٹھالیا

۔

..............😉😉😉😉.....................

ضرار گاڑی چلا رہا تھا اور ہاشم اسکے ساتھ بیٹھا ہوا تھا. ازلان پیچھے بیٹھا ہوا فریحہ کے بارے میں سوچ رہا تھا. یہ تینوں بالاج کے فارم ہاؤس جا رہے تھے جسکا ایڈریس ازلان کے بندے نے بھیجا تھا. ہاشم کو بہت برے برے خیالات آرہے تھے، وہ ضرار سے بولا جلدی چلاؤ مجھے گڑیا کے پاس پہنچنا ہے۔ پتہ نہیں کیسے ہو گی میری گڑیا وہ بہت

پریشانی سے بولا۔

ضرار نے گاڑی کی سپیڈ بڑھادی وہ خود بھی بہت پریشان تھا، پراِس ٹائم اسے ہمت سے کام لینا تھا. ضرار جانتا تھا ہاشم بہت پریشان ہے اگر وہ بھی ہمت ہار گیا تو اپنی گڑیا کو کیسے واپس لائے گا. فارم ہاؤس شہر سے کافی دور تھا اسلئے ان لوگوں کو ٹائم لگ رہا تھا۔

ہاشم اور ازلان نے اپنی سوچوں کو جھٹکتے ہوئے سیٹ پر سَر رکھ کر آنکھیں موندلی. دونوں فریحہ کے لیے دعا گو تھے۔

........................😉😉😉😉..............

فریحہ کو کتنی دیر ہو گئی ایسے ہی بیٹھے ہوئے اسکی کمر بھی درد کررہی تھی پر وہ زمین سے اٹھی نہیں. فریحہ نے کھانے پر نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا اسکی بھوک مر چکی تھی۔ بس وہ کسی طرح یہاں سے نکل کر بھائیوں کے پاس جانا چاہتی تھی۔اسے پتہ تھا اسکے بھائی آئینگے اسے بچانے۔

بالاج تھوڑی دیر بعد واپس آیا تو اسکی نظریں فریحہ پر گئی تو وہ حیران رہ گیا اس نے آج تک فریحہ کے بال نہیں دیکھے تھے وہ ہمیشہ حجاب میں رہتی تھی. بالاج کو پھر اپنی فریحہ سے محبت یاد آئی پر فریحہ کا مارا گیا تھپڑ اسے یاد آیا تو وہ اسکی محبت پر حاوی ہو گیا۔

بالاج اندر آیا تو کھانا ویسے کا ویسے پڑا دیکھ کر اس نے فریحہ کو کندھوں سے پکڑ کر اٹھایا

اور بیڈ پر دھکا دے دیا اور بولا پیار سے سمجھ نہیں اتا تمھیں میں بتاتا ہوں اب تمھیں. فریحہ ڈر گئی اور دِل میں اللہ کو یاد کرنی لگی۔

بالاج بیڈ پر آیا اور فریحہ کا دوپٹا اُتار کر پھینک دیا اور اس پر جھکنے لگا۔۔۔۔

.... 😉😉😉😉 ....

ہاشم، ضرار اور ازلان فارم ہاؤس پہنچے تو دروازے پر دو گارڈز کھڑے تھے. ازلان نے بولا تم لوگ آگے سے جاؤ میں پچھلے دروازے سے جاتا ہوں۔

ہاشم اور ضرار آگے بڑھے انہوں نے دیکھا گارڈز باتیں کرنے میں مصروف ہیں۔ہاشم اور ضرار نے انکی باتیں کرنے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو مارنا شروع کر دیا. گارڈز نے اپنے بچاؤ کے لیے گن نکلنے کی کوشش کی تو ہاشم نے چالاکی سے انکی گن نکلنے کی کوشش ناکام بنادی۔ ہاشم اور ضراران دونوں گارڈز کو ڈھیر کر کے اندر کی طرف بڑھ گئے۔

ازلان پچھلے دروازے کی طرف بڑھا وہاں پر چار گارڈز تھے۔ ازلان نے بہت سمجھداری سے انکا مقابلہ کیا اور چاروں کو وہاں ڈھی کر کے اندر کی طرف بڑھا اور ہر کمرے کو چیک کرنے لگا، جب اچانک اسے فریحہ کے چیخنے کی آواز آخری کمرے سے آئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فریحہ کی چیخ سن کر اسکی سانس بند ہونے لگی۔ مگر ہمت کر کے اس نے اس کمرے کے دروازے کو دھکا دیا اور سامنے کا منظر دیکھ کر اسکے اوسان خطا ہو گئے۔

..............😉😉😉😉....................

بالاج فریحہ پر جھکا ہوا تھا اور فریحہ اپنی عزت کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔ فریحہ اب ہمت ہار رہی تھی اس نے بہت دفعہ بالاج کو دھکا بھی دیا پر بالاج پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ معصوم سی لڑکی اک درندے صفت انسان سے کب تک لڑتی آخر۔

ازلان ابھی فریحہ کو بچانے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا. ہاشم اور ضرار بھی کمراڈھونڈتے وہاں پہنچ گئے اور سامنے کا منظر دیکھ کر انکی بھی حالت ازلان جیسے تھی. ہاشم اور ازلان نے جلدی سے بالاج کو فریحہ کے اوپر سے اٹھایا اور اسے مارنا شروع کر دیا۔

فریحہ اپنے بھائیوں کو دیکھ کر اور رونے لگی اور بیڈ سے اُتر کر زمین پر بیٹھی چلی گئ. ضرار آگے بڑھا اور فریحہ کے ساتھ بیٹھا اور اسے اپنے ساتھ لگا لیا اور خود بھی رونے لگا۔ اور سوچنے لگا گر آج وہ لوگ وقت پر نہ آتے تو کیا ہوتا۔

ازلان کو فریحہ کی حالت دیکھ کر بہت غصہ آ رہا تھا بالاج پر اور وہ بالاج کو مارے جا رہا تھا۔ ہاشم نے اسے روکنے کی کوشش کی اور بولا ازلان چھوڑ دو اسے پولیس آ گئی ہیں پر ازلان رکا نہیں اس پر مکوں کی برسات کرتا رہا۔ بالاج کی مرنے والی حالت ہو گئ.

ہاشم نے شکر کیا کے پولیس آ گئی اور بالاج کو لے گئی. ورنہ آج بالاج ازلان کے ہاتھوں مر جاتا۔

ہاشم مڑا اور ضرار اور فریحہ کے پاس آکر زمین پر بیٹھ گیا اور دونوں کو اپنے گلے لگا لیا اور خود بھی رونے لگا. آج فریحہ کو کچھ ہو جاتا تو وہ اپنے ماں باپ کو کیا جواب دیتا۔

ازلان کی آنکھیں خود بھی نم ہو گئی، ان بہن بھائیوں کو روتا دیکھ کر. پر وہ نظریں جھکائے کھڑا رہا۔ فریحہ کے پاس دوپٹا نہیں تھا اور کندھوں سے اسکے کپڑے پھٹ چکے تھے ۔خود کو بالاج سے بچانے کے چکر میں۔

ازلان کو کمرے کے کونے پر اسکا دوپٹا دکھا وہ نظریں نیچے رکھتے ہوئے ہاشم کے پاس آیا اور اسکو دوپٹا دیا تو ہاشم کو ہوش آیا۔ اس نے جلدی سے دوپٹا فریحہ کو اڑایا اور اسے کھڑا کیا اور ساتھ خود بھی کھڑا ہوا. ازلان کی نظر پڑی تو اسنے دیکھا فریحہ کا دوپٹا اسکے کندھے چھپا نہیں پا رہا۔ اس نے اپنی جیکٹ اُتار کر ہاشم کو دی جو اس نے فریحہ کو پہنائی . ضرار بھی اپنے آنسوں صاف کرتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

فریحہ نے روتے ہوئے ہاشم کو دیکھا اور اٹکتے ہوئے بولی بھائی وہ میرے ساتھ زبر-د-ستی ہاشم نے اسکی بات پورے ہونے سے پہلے ساتھ لگا لیا. ازلان کو فریحہ کی حالت دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی اسلئے وہ باہر نکل گیا. ضرار بھی اسکے پیچھے باہر نکل گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان باہر آکر گہری سانس لینے لگا اسکی آنکھوں سے فریحہ کی حالت دیکھ کر آنسوں رک نہیں رہے تھے۔جب اسے اپنے کندھوں پر کسی کا دباؤ محسوس ہوا وہ آنسو صاف کرتے ہوئے مڑا تو سامنے ضرار کھڑا تھا. ضرار اسے آنسوں صاف کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔اسلئے بولا بھائی فریحہ ٹھیک ہے آپ ٹینشن نہ لے۔ازلان صرف اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

ضرار بولا حیران مت ہو بھائی میں نے آپکی اور انکل کی گارڈن والی بات سن لی تھی ۔مجھے خوشی ہوئی سن کر کے کوئی ہم بھائیوں کے علاوہ بھی فریحہ سے اتنی محبت کرتا ہے۔

ازلان بولا ضرار تمھیں پتہ ہے مجھ سے فریحہ کی حالت دیکھی نہیں جا رہی مجھے لگ رہا ہے میرا سانس بند ہو رہا. ضرار بولا بھائی سنبھالے خود کو شکر کرے ہم وقت پر پہنچ گئے .ابھی ازلان کچھ بولتا ہاشم فریحہ کو اپنے ساتھ لگائے باہر آتا ہوا نظر آیا. وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

گاڑی اب بھی ضرار چلا رہا تھا اور ازلان اسکے ساتھ آگے بیٹھا ہوا تھا. ہاشم پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور فریحہ ڈر سے ابھی بھی ہاشم سے چپکی ہوئی تھی۔

ازلان سے فریحہ کی حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی اسلئے اس نے آنکھیں بند کر کے اپنا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سَر سیٹ سے ٹکا دیا. ازلان نے سوچ لیا تھا اس نے کیا کرنا گھر جا کر اب۔۔۔۔۔

..............😉😉😉😉.....................

سلمہ بیگم، بی اما اور آیت جائِنماز پر بیٹھی فریحہ کی خیر خیریت سے واپسی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔

..............😉😉😉😉.....................

فریحہ کی آج عزت محفوظ رہی تھی. آج اللہ نے اسے بالاج کے ہاتھوں رسواء ہونے سے بچا لیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

..............😉😉😉😉.....................

بابِ پانزدھمین : سکون

جب فریحہ کو لیکر ضرار، ہاشم اور ازلان گھر پہنچے تو احسن صاحب ان کو لونج میں ٹہلتے ہوئے نظر آئے. وہ کافی پریشان نظر آرہے تھے۔ فریحہ ابھی تک ہاشم سے الگ نہیں ہوئی تھی۔ فریحہ ابھی تک کانپ رہی تھی۔ ہاشم محسوس کر سکتا تھا۔

احسن صاحب نے جب فریحہ کو ان کے ساتھ دیکھا تو اللہ کا شکر ادا کیا اور سلمہ بیگم، بی اما

اور آیت کو بلانے چلے گئے. ہاشم نے فریحہ کو لا کر صوفے پر بیٹھایا اور نوکر کو آواز دے کر بولا پانی لیکر آؤ. ضرار اور ازلان بھی صوفے پر آکر بیٹھ گئے۔

بی اما، سلمہ بیگم اور آیت نیچے آئی تو فریحہ کی حالت دیکھ کر انہیں بہت دکھ ہوا. بی اما اپنے آنسوں روکتی آگے بڑھی اور فریحہ کے پاس آئی۔ہاشم نے انکے لیے جگہ بنائے. ہاشم جانتا تھا فریحہ کو اس وقت صرف بی اما سنبھال سکتی ہے۔

فریحہ نے اپنے ساتھ کسی کو بیٹھا محسوس کر کے نظریں اٹھا کر دیکھا تو بی اما کو دیکھ کر اسکی آنکھوں سے آنسوں نکلنے لگے بی امانے اسے اپنے ساتھ لگا لیا اور اسے رونے دیا. روتے روتے فریحہ نے سب کچھ انہیں بتا دیا۔جو جو ہوا اسکے ساتھ جسے سن کر سب کی آنکھیں نم ہو گئ۔بی اما خود اسکی بعد سن کر آبدیدہ ہو گئ۔

ازلان اٹھ کر اپنے پاپا پاس آیا اور بولا پاپا آپ باہر آئے مجھے آپ سے بات کرنی. احسن صاحب اسکی بات سنے باہر چلے گئے، کسی نے انکا جانا نوٹ نہیں کیا سب فریحہ کی سن رہے تھے. احسن صاحب باہر آئے اور بولے کیا ہوا ازلان؟ ازلان بولا پاپا میں ابھی اور اسی وقت فریحہ سے نکاح کرنا چاھتا ہوں۔

ازلان کی بات سن کر احسن صاحب بولے اتنی جلدی کیوں بیٹا؟ ازلان بولا پاپا میں اب فریحہ کو اکیلا نہیں چھور سکتا آج کے واقع کے بعد مجھے ڈر لگتا ہے. احسن صاحب بولے

جاؤاپنی ماں کو بلا کر لاؤ. سلمہ بیگم بھی باہر آ گئے تو احسن صاحب نے ان کو ساری بات بتادی. سلمہ بیگم سب سنے کے بعد بولی بیٹا مگر ازلان بولا ماما آپکو بھی لگتا اسکی غلطی؟

سلمہ بیگم بولی بیٹا نہیں ایسا نہیں ہے تم غلط سوچ رہے ہو۔

ازلان بولا ماما پھر کیا مسئلہ ہے؟؟

سلمہ بیگم بولی بیٹا اسکی حالت ٹھیک نہیں ابھی وہ بہت ڈری ہوئی. ازلان بولا ماما یہی ماں اسکا ڈرہی ختم کرنا چاھتا ہوں۔ آپ لوگ ابھی ہاشم سے بات کرے. ازلان بولتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔

احسن بیگم اور سلمہ بیگم کچھ سوچتے ہوئے اندر بڑھ گئے۔

.... 😉😉😉😉 ....

احسن صاحب اندر آئے تو بولے بیٹا آپ اور ضرار دو منٹ باہر گارڈن میں آؤ مجھے آپ سے بات کرنی۔ ازلان کو بھی باہر آنے کا اشارہ کر کے باہر چلے گئے۔

ہاشم اور ضرار فریحہ کو بی اما کے پاس چھور کر باہر آئے تو ہاشم نے پوچھا انکل خیریت؟

احسن صاحب بولے بیٹا پہلے یہاں کرسی پر بیٹھے اور آرام سے میری بات سنے گا. ازلان خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا. ہاشم اور ضرار بھی ازلان کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

.احسن صاحب نے بولا بیٹاہیں آج فریحہ بیٹی کا ازلان کے لیے ہاتھ مانگنے آیا تھا پر یہ سب ہو گیا۔

ہاشم کو انکی بات سن کر حیرت ہوئی پر چُپ رہا. ضرار کو حیرت نہیں ہوئی وہ یہ بات پہلے سے ہی جانتا تھا. احسن صاحب نے اپنی بات جاری کی اور بولے بیٹا ازلان، فریحہ سے ابھی اور اسی وقت نکاح کرنا چاھتا ہے۔

احسن صاحب کی بات سن کر ہاشم اور ضرار کو حیرت ہوئی اور بولے انکل اتنی جلدی؟

احسن صاحب بولے بیٹا آپکو اِس رشتے سے کوئی مسئلہ ہے؟

ہاشم بولا انکل بات یہ نہیں ہے بات یہ ہے کہ میں نہیں چاھتا کے ازلان میری بہن سے ہمدردی میں نکاح کرے۔

ازلان جو کب سی نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔اس نے اِس بات پر حیران ہو کر نظریں اٹھائیں اور اپنے پاپا کی طرف دیکھا جو اشارہ کر رہے تھے جواب دو بیٹا. ازلان بولا ہاشم تم غلط سمجھ رہے ہو میں ہمدردی میں نکاح نہیں کر رہا۔

ہاشم بولا ازلان کوئی بات نہیں اگر تم ہمدردی بھی کر رہے ہو تو۔فریحہ تمھاری بھی بھنوں کی طرح ہے. ہاشم کی بات سن کر ازلان نے پہلو بدلہ. احسن صاحب اور ضرار اپنی مسکراہٹ چھپانے لگے۔

ازلان کو ہاشم کی بات سن کر غصہ آیا اور چیخ کر بولا "فریحہ بہن نہیں ہے میری دم اٹ ! ہاشم تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی میں محبت کرتا ہوں فریحہ سے اُس دن سے جس دن اسے میں نے تمھارے آفس میں پہلی بار دیکھا تھا۔ ہمدردی میں نکاح نہیں کر رہا اسے محبت ہے وہ میری سمجھ آئی تمہیں۔" یہ کہتے ہی ازلان اندر کی طرف بڑھ گیا۔

ازلان کے جانے کے بعد احسن صاحب حیرت میں ڈوبے ہاشم سے بولے ہاں بیٹا کیا سوچا آپ لوگوں نے؟ ضرار جو کب سے اپنی مسکراہٹ چھپائے بیٹھا تھا بولا انکل مجھے کوئی مسئلہ نہیں. ہاشم کو ہوش آیا تو بولا انکل مجھے بھی کوئی مسئلہ نہیں. احسن صاحب نے اسے اٹھ کر گلے لگایا مبارک باد دی اور ہاشم کے ساتھ اندر بڑھ گئے. ضرار مولوی کو لینے چلا گیا۔

..............😉😉😉😉....................

ہاشم اندر آ کر بی اماں سے بولا بی اماں میری بات سنے وہ فریحہ کو خود سے الگ کر کے ہاشم کے پاس آئی اور بولی کیا ہوا بیٹا؟؟ ہاشم نے انہیں احسن صاحب سے کی گئی ساری باتیں بتادی. بی اما بولی بیٹا اتنی جلدی؟ ہاشم نے کہا بی اماں اسی میں فریحہ کی بہتری ہے. بی اماں سر ہلا کر رہ گئی. ہاشم نے بولا آپ اسے اوپر لے جائے اور اسکے کپڑے چینج کروا دے. بی اما فریحہ کو اپنے ساتھ لگاتی آیت کو اوپر آنے کا اشارہ کرتی فریحہ کے کمرے کی طرف بڑھ

گئی۔

..........😉😉😉😉..........

بی اماآیت کواوپر لے کر آئی تواسے سب بتادیا. آیت کو فریحہ کا نکاح ہورہا خوشی ہوئی سن کر پر کن حالاتوں میں ہورہا یہ سوچ کر دکھ ہونے لگا۔

..........😉😉😉😉..........

احسن صاحب ازلان کے برابر میں آکر بولے ہاں تو برخودار تیار ہو نکاح کی ذمہ داری اُٹھانے کے لیے؟ازلان کو پہلے انکی بات سمجھ نہ آئی۔جب سمجھ آئی تو بولا جی پاپا پورے دِل سے تیار ہوں اوردونوں باپ بیٹا ہنسنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

..........😉😉😉😉..........

ازلان نے آج بہت دنوں بعد سکون محسوس کیا تھا،وہ آج بہت خوش تھا۔۔۔۔

..........😉😉😉😉..........

بابِ شانزدھم: نکاح سپیشل

آیت کو بی اما فریحہ کے پاس چھور کر نیچے چلی گئ. فریحہ بیڈ پر بیٹھی اپنی سوچوں میں گھم تھی۔جب آیت اسکے پاس آئی اور بولی فریحہ یہ ڈریس لو اور فریش ہو کر آؤ. فریحہ

خاموشی سے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئ۔

..............😉😉😉😉......................

آیت تھوڑی دیر پہلے والے ضرار کے روایہ کے بارے میں سوچ رہی تھی جبضرار اس پر چیخا تھا. آیت نے سوچ لیا تھا اب وہ ضرار سے بات نہیں کریگی انہی سوچو میں آیت گھم تھی جب فریحہ واشروم سے نکل آئ۔آیت نے اسے ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھایا اوراسکو تیار کرنے لگی. فریحہ فریش ہونے کے بعد بہتر محسوس کر رہی تھی۔

فریحہ حیرت سے آیت سے بولی یہ تم مجھے تیار کیوں کر رہی ہو؟آیت بولی تم چُپ کروجب نیچے جاوگی تو پتہ لگ جائیگا اب مجھے تیار کرنے دو اسکے بعد میں نے خود بھی تیار ہونا۔

آیت نے اپنی خالا کو کال کر کے ان کو سارے معاملے کا بتادیا تھا اوران کو آنے کا بولا تھا اوساتھ اپنے کپڑے لانے کے لیے جو وہ لے آئے تھی۔

آیت فریحہ کو تیار کر کے خود کپڑے چینج کرنے چلی گئ اور کپڑے چینج کر کے آئ تو ہلکا سامیک اپ کیا. فریحہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا ہو رہا پر وہ چُپ رہی. آیت بھی اسے کچھ بتانے کو تیار نہیں تھی۔

بی اماجب اوپر فریحہ کے کمرے میں آئ تو فریحہ اور آیت کو تیار دیکھ کر بے ساختا ماشاالله

بولی اور ان دونوں کا ماتھا چوم لیا۔

آیت نے بلیک کلر کا لانگ فروک پہنا ہوا تھا اسکے گلے اور دامن پر گولڈن کام ہوا وا تھا اور لائٹ سا میک اپ کر کے اسنے بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے. آیت بہت پیاری لگ رہی تھی۔

فریحہ نے وائٹ کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی اور اسکے گلے پر گلابی رنگ کی کرہائی ہوئی وی تھی. آیت نے اسکے بال ہلکے سے کرل کر کے آگے چھوڑے تھے اور گلابی رنگ کا دوپٹا سَر پر سیٹ کر دیا تھا. آیت نے آج اسکو تھوڑا ڈارک میک اپ کیا تھا جو اسکی خوبصورتی کو مزید نکھار رہا تھا. فریحہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔

بی امانے فریحہ کو پیار کیا تو فریحہ بولی بی اماں ہم کہا جارہے ہے جو اتنا تیار کیا مجھے؟

بی اماں بولی بیٹا نیچے چلو آپکو سب پتہ لگ جائیگا. پھر بی اما آیت کو فریحہ کو نیچے لانے کا بول کر خود چلی گئ۔

ازلان بھی گھر جا کر تیار ہو کر واپس آ گیا تھا۔احسن صاحب نے اسے بولا تھا جاؤ تیار ہو کر آؤ اس نے منع کرنا چاہا پر سلمہ بیگم کی آنکھیں دکھانے پر وہ چلا گیا. ضرار بھی مولوی صاحب کو لانے کے بعد تیار ہو کر نیچے آ گیا تھا. ہاشم نے بھی کپڑے بدَل لیے

تھے. سب بیٹھ کر لونچ میں فریحہ کا انتظار کر رہے تھے. سلمہ بیگم، بی اماں اور آیت کی خالا باتیں کر رہی تھی۔

............😉😉😉😉.....................

ازلان کی نظریں بار بار سیڑھیوں پر اٹھا دیکھ ضرار اسکے پاس آیا اور بولا اجائیگی فری صبر رکھے بھائی. ازلان نے اسکو آنکھیں دیکھائی ابھی وہ کچھ کہتا اسکی نظر سیڑھیوں پر گئی اور وہی ٹھہر گئی جہاں آیت فریحہ کو نیچے لیکری ضرار کا حال بھی آیت کو دیکھ کر کچھ مختلف نہ تھا. اتفاق کی بات تھی ازلان نے بھی سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی اور ضرار نے کالی شالوار کمیز۔

دونوں کو ہوش تب آیا جب ہاشم نے کھانستے ہوئے ان کو سب بڑوں کی طرف متواجہ کروایا دونوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

ہاشم اور ضرار سیڑھیوں کی طرف بڑھے اور آخری سیڑھی پر دونوں نے فریحہ کو اپنے ساتھ لگایا پیار کیا اور دونوں نے اپنا ہاتھ فریحہ کے آگے کیا فریحہ حیران سا ہو کر ان کو ہاتھ پکڑاتی انکے ساتھ چلتی ہوئی آئی اور اسے سلمہ بیگم کے ساتھ بیٹھا دیا گیا.

آیت بھی اسے اسکے بھائیوں کے حوالے کرتی خالا کے پاس آگئی۔

فریحہ کو سب کو یہاں دیکھ کر حیرت ہوئی پر اسے پہلے وہ کچھ بولتی احسن صاحب بول پڑے مولوی صاحب نکاح شروع کرے؛

مولوی صاحب نے فریحہ سے پوچھا::

"فریحہ خان بنِ تے معاز خان آپکا نکاح ازلان ملک ولد احسن ملک کے ساتھ باعوض حق مہر سکہ رائج الوقت پچاس لاکھ ہونا قرار پایا ہے.. کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے...؟؟"

ازلان کو فریحہ کے خاموش رہنے پر فکر ہونے لگی اسے لگا فریحہ انکار کر دیگی۔۔۔

فریحہ نظریں نیچے جھکائے آنسوں بہانے میں مصروف تھی۔اسے سمجھ آگیا تھا کیا ہو رہا۔

مولوی صاحب نے اسکا جواب نا پکڑ دوبارہ پوچھا؛

کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے...؟؟

فریحہ نے جب اپنے کندھوں پر کسی کا ہاتھ محسوس کیا تو اس نے آنسوں صاف کر کے نظریں اٹھا کر دیکھا تو ہاشم جواب دینے کا کہہ رہا تھا.ازلان نے فریحہ کو آنسوں صاف کرتی دیکھ لیا تھا۔

فریحہ نے آنسوں کو اپنے اندر اُترتے ہوئے بولا:

"قبول ہے"! !

مولوی صاحب نے دوبارہ پوچھا: کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے...؟؟

قبول ہے"!!فریحہ بولی"

مولوی صاحب نے آخری دفعہ پوچھا: کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے..؟؟

قبول ہے"!! فریحہ بولی"

فریحہ کے قبول ہے بولنے پر ازلان نے سکون کا سانس لیا۔

مولوی صاحب نے اسے نکاح نامے پر سائن کرنے کو کہا۔فریحہ نے کانپتے ہاتھوں سے سائن کیا.اسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ ازلان کی آنکھوں سے چھپی نا رہ سکی۔

مولوی صاحب اب ازلان کے پاس آئے اور پوچھا:

"ازلان ملک ولد احسن ملک آپکا نکاح فریحہ خان بنتِ معاز خان سے نکاح ہونا قرار پایا ہے....کیا آپکو قبول ہے...؟؟"

ازلان بولا"جی! قبول ہے"

مولوی صاحب نے پھر پوچھا کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟

ازلان بولا"جی! قبول ہے"

مولوی صاحب نے آخری بار پوچھا کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟؟

ازلان بولا"جی! قبول ہے"

مولوی صاحب نے ازلان کو نکاح نامے پر سائن کرنے کا کہا۔سائن کرنے کے بعد سب کے ہاتھ دعا کے لیے کھڑے ہو گئے سب دونوں کی خوشیوں کی دعا کرنے لگے۔

دعا کے بعد سب اک دوسرے کو مبارک بعد دینے لگے۔

فریحہ خان اب فریحہ ازلان ملک بن چکی تھی۔۔۔۔۔

فریحہ نے اپنے سارے حقوق اک ایسے بندے کے نام کر دیئے تھے، جس کے نام کے علاوہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی۔

..............😉😉😉😉.....................

"نکاح وہ لمحہ ہے جب ہر لڑکی کی دل کی دھڑکن کچھ پلوں کے لیے رکتی ہے

_____"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

..............😉😉😉😉.....................

بابِ ھفدھم: کہی ان کہی باتیں

فریحہ نکاح کے بعد گم سم بیٹھی تھی. جب آیت اسکے پاس ائی اور روتے ہوئے بولی فری مجھے معاف کردو اس دن میں ہاشم بھائی کو میسیج کا بتا دیتی تو یہ نہ ہوتا. فریحہ نے اسکے انسوں صاف کئے اور بولی اس میں تمھاری غلطی نہیں، میری قسمت میں تھا یہ سب

ہونا اور رونا بند کرو ضرار بھائی پریشان ہو رہے ہے. آیت نے نظریں اٹھا کر دیکھا ضرار پریشان سا اسے دِکھ رہا تھا. جیسے دونوں کی نظریں ملی آیت کو تھوڑی دیر پہلے والی ضرار کی حرکت یاد آئی تو غصے میں نظریں پھیر لی اور اٹھ کر زینب بیگم کے پاس چلی گئ. ضرار بھی آیت کا سوچتے ہوئے گارڈن کی طرف چلا گیا. آیت کا نظریں پھیرنا ضرار کے علاوہ ازلان نے بھی دیکھا اور کچھ سوچتے ہوئے مسکرا دیا۔۔۔

..............😉😉😉😉.....................

بی اماں فریحہ کو پیار کر کے نوکروں کو کھانا لگانے کا کہنے چلی گئ. ہاشم فریحہ کے پاس ایا تو فریحہ جو کب سے آنسوں ضبط کر رہی تھی نکلنا شروع ہو گئے. ہاشم اسکی حالت سمجھ سکتا تھا اسنے فریحہ کو اپنے ساتھ لگا لیا۔

..............😉😉😉😉.....................

ازلان زینب بیگم کے پاس آیا اور بولا آنٹی مسئلہ نہ ہو تو میں آیت سے بات کر سکتا ہوں.

زینب بیگم بولی جاؤ ازلان بلا رہا۔

آیت کو ازلان تھوڑا کونے پر لایا جہاں کوئ انہیں نہں دیکھ سکتا تھا اور بولا بھنا آپ ضرار پے غصہ ہو؟ آیت کو ازلان کی بات سن کر حیرانی ہوئی انہیں کیسے پتہ چلا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Article|Books|Poetry|Interviews

ازلان بولا آپ سوچ رہی ہو گی میں کیسے جانتا ہوں تو ازلان نے اسے اسکی نظریں پھیرنی والی ساری بات بتادی. آیت چُپ رہی. ازلان بولا بھنا میں کچھ کہوں مانو گی؟

آیت بولی جی بھائی بولے؟

ازلان بولا ضرار سے ناراض نہ ہو، ضرار اس وقت پریشان تھا۔ آپکو بھی پتہ ہے ضرار کو فریحہ سے کتنی محبت ہے. اسکی غلطی نہیں تھی غلطی تو آپ کی تھی نہ جب فریحہ نے آپکو بتایا تھا، آپکو بتادینا چاہیئے تھا آپ نے نہیں بتایا. ازلان کی بات سن کر آیت شرمندہ ہو گئی۔ سہی تو کہہ رہا تھا ازلان۔

آیت بولی سوری بھائی! ازلان بولا مجھے نہیں ضرار کو بولو جا کر گارڈن کی طرف گیا ہے وہ اور اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر لونچ میں آ گیا۔ جہاں سب باتوں میں مصروف تھے۔

ازلان فریحہ کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا۔

......................😉😉😉😉..............

آیت باہر گارڈن میں آئی تو ضرار کو سوچوں میں گم پایا. ضرار کی آیت کی طرف پیٹھ تھی تو وہ آیت کو نہ دیکھ سکا. آیت نے ضرار کو پیچھے سے گلے لگا لیا اور روتے ہوئے بولی سوری ضرار. ضرار کو ہوش آیا تو اس نے آیت کو خود سے الگ کر کے سامنے کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اسکے آنسوں صاف کیے. آیت نظریں جھکائے کھڑی تھی۔جب ضرار نے اسکا چہرہ اوپر کیا اور بولا سوری تم کیوں کہہ رہی ہو مجھے کہنا چاہئے میں چیپخا تھا تم پر۔

آیت بولی نہیں ضرار میری غلطی تھی اگر میں اُس دن آپکو بتا دیتی میسیج کا تو آج یہ ن ہوتا. ضرار اسکی بات غور سے سن رہا تھا اسکو پھر رونے کا اِرادہ بناتے دیکھ کر بولا رونا نہیں آیت پلیز تکلیف ہوتی مجھے چُپ ہو جاؤ بس جو ہونا تھا ہو چکا۔بس فریحہ سہی ہے یہ کافی ہے۔بہت ڈر گیا تھا میں۔

ضرار آیت کا موڈ سہی کرنے کے لیے بولا ویسے آج کس پر بجلیاں گرانے کے لیے تیار ہوئی ہو؟ہم تو پہلے ہی دل و جان سے آپ پر فدا ہے. ضرار کی بات سن کر آیت روتے روتے ہنس دی. ضرار کو یہ منظر دُنیا کا سب سے خوبصورت منظر لگا۔ضرار نے آیت کو کھینچا تو وہ اسکے سینے سے آلگی. آیت ضرار کی اِس حرکت پر بھوکلا گئ. آیت بولی ضرار اندر چلتے سب انتظار کر رہے ہونگے. ضرار نے کہا اندر بھی چلے جائینگے پہلے اتنا تیار ہوئی ہو تحفہ تو لے لو اور ساتھ ہی جیب سے مخملی ڈبی نکالی جو وہ کچھ دن پہلے آیت کے لیے لایا تھا. آیت نے ڈبی کھولی تو اس میں اک خوبصورت سا بریسلیٹ تھا۔

a❤z لکھا ہوا تھا جس پر

آیت بولی تھینکیو ضرار یہ بہت پیارا ہے۔ ضرار نے پوچھا میں پہنادوں تو آیت نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ ضرار نے بریسلیٹ پہنا کر آیت کے ہاتھوں کی پشت کو اپنے ہونٹوں سے چھوا۔ آیت کانپنے لگی. ضرار نے نظریں اٹھا کر آیت کے چہرے کو دیکھا جو شرم سے سرخ ہو رہا تھا۔ ضرار نے آیت کی لرزتی پلکوں پر ہونٹھ رکھ دی ئے. آیت بس نظریں جھکائے کھڑی رہی۔

آیت اور ضرار اک دوسریے کو دیکھنے میں مصروف تھے جب ازلان آیا اور کھانستے ہوئے ان کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا. آیت اور ضرار کو ہوش آیا اور دور ہوئے. آیت تو ازلان کو دیکھ کر خفت کا شکار ہوئی. ازلان بولا اگر آپ لوگوں کی ناراضگی ختم ہو گئی ہو تو میرے بارے میں کچھ سوچلے۔

آیت اور ضرار نے اک ساتھ پوچھا بھائی کیا سوچنا آپکا؟

ازلان بولا مجھ معصوم کو میری بیوی سے ملاقات کا کاشرف بخش دو. آیت اور ضرار ہنسنے لگے۔

آیت بولی کیا یاد رکھینگے آپ کتنی اچھی سالی ملی ہے آپکو اندر چلے آپکی ملاقات کا انتظام کرتی ہوں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

...............😉😉😉😉.....................

فریحہ جو چُپ نہیں ہو رہی تھی ہاشم بولا گڑیا بس کر دو کتنا رو گی؟ ہاشم کی بات پر فریحہ نے اپنا سَر اٹھا کر شکوہ کن نظروں سے ہاشم کو دیکھا اور بولا بھائی میں آپ لوگوں پر بوجھ بن گیٔ تھی نہ آپ لوگوں نے اسلیۓ میرا نکاح کر دیا. فریحہ کی یہ بات ضرار نے بھی اندر آتے ہوۓ سنی. فریحہ کی بات سن کر ضرار اور ہاشم تڑپ گئے. ضرار بھاگتے ہوۓ فریحہ اور ہاشم کے پاس آیا. ضرار بولا ایسا نہیں ہے گڑیا آپ ہم پر بوجھ نہیں ہو. ہاشم کو بھی ضرار کی بات پر ہوش آیا تو بولا بیٹا آپ غلط سمجھ رہی ہو. فریحہ بولی نہیں بھائی میں اپ لوگوں پر بوجھ بن گیٔ تھی اسلئے جان چھڑوانے کے لیے اپ نے میرا نکاح کر دیا یہ کہتے ہی فریحہ اپنے روم کی طرف بھاگ گیٔ.

ہاشم اور ضرار تو اپنا سَر پکڑ کر بیٹھ گئے. انکی گڑیا کتنا غلط سوچ رہی تھی. وہ تو صرف اسکی بھلائی چاہتے تھے.

اِس سب معاملے میں آیت اور ازلان کونے میں خاموش کھڑے رہے.

ازلان کچھ سوچنے کے بعد چلتا ہوا ہاشم کے پاس آیا فریحہ کے جانے کے بعد اور بولا ہاشم میں فریحہ سے مل سکتا ہوں. ہاشم کو ہوش آیا اور ازلان کو دیکھے بغیر آیت کو بولا جاؤ

آیت بھائی کو گڑیا کے کمرے میں چھور آؤ۔

........................😉😉😉😉...............

آیت ازلان کو فریحہ کے کمرے کے باہر چھوڑ کر جا چکی تھی. ازلان نے گہری سانس لی اور کھلا ہوا دروازا دیکھ کر بھی نوک کیا پہلے۔ فریحہ کی آواز آئی اور بولی آیت جاؤ مجھے تم سے بات نہیں کرنی. فریحہ سمجھی آیت آئی ہے۔

ازلان اسکا جواب سن کر مسکرایا اور دروازہ کھول کر اندر چلا گیا. ازلان دروازہ بند کر کے چلتا ہوا اندر آیا تو فریحہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے زمین پر گھوٹنوں میں منہ چھپائے بیٹھی نظر آئی. ازلان بھی آ کر اسکے برابر میں بیٹھ گیا. فریحہ نے اپنے ساتھ کسی کو بیٹھا محسوس کر کے سَر اٹھا کر دیکھا تو ازلان کو دیکھ کر حیران ہو گئی. فریحہ اٹھنے لگی جب ازلان نے اسے ہاتھ پکڑ کر واپس بیٹھا دیا اور بولا فری پہلے میری بات سن لو بیٹھ جاؤ.

فریحہ واپس بیٹھ گئی. اس نے ازلان سے اپنا چھروانا چاہا تو ازلان نے ھاتھ چھوڑ دیا

. فریحہ نے رونا بند نہیں کیا۔

ازلان فریحہ کو روتا دیکھ کر بولا جانِ ازلان رونا بند کرے اور ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے اس نے فریحہ کے آنسوں صاف کیے. فریحہ ازلان کی اِس حرکت پر کانپ گئی

.ازلان نے جب دیکھا فریحہ چُپ ہو گئی ہے تو بولا فری آج اتنی جلدی نکاح ہوا اُس میں ہاشم یا ضرار کیغلطی نہیں ہے ان لوگو نے منع کیا تھا مگر میری ضد کے آگے ان لوگوں کو نکاح کرنا پڑا. میں آج کے واقع کے بعد ڈر گیا تھا مجھے لگا میں نے تمہیں کھو دیا وہ بولتے بولتے رکا اسکی آواز بھاری ہو رہی تھی. فریحہ بس خاموشی سے اسے سن رہی تھی اسے لگا ازلان نے اپنا آنسوں صاف کیا ہے. ازلان نے خود کو نارمل کرتے ہوئے بات جاری کی اور بولا تم میری پہلی نظر کی محبت ہو اور اسکو اب تک کا سب بتاتا چلا گیا. ازلان بار بار فریحہ کو حیران کر رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازلان بولا جانِ ازلان ہاشم اور ضرار سے میری وجہ سے لڑنا نہیں وہ بہت محبت کرتے تم سے آج بہت پریشان ہو گئے تھے. ازلان کی بات سن کر فریحہ کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگا جسے بے مول ہونے سے پہلے ازلان نے اپنے پوروں سے چن لیا۔ ازلان نے فریحہ کی آنکھیں دیکھی جو رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھی. ازلان فریحہ پر بے ساختہ جھکا اور اسکی آنکھیں چوم گیا. فریحہ کا چہرہ کچھ ازلان کی قربت اور کچھ رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا۔ ازلان دور ہو کر بولا جانِ ازلان اپنی آنکھوں پر ظلم مت کیا کرو تکلیف ہوتی مجھے۔ ازلان اٹھا اور فریحہ کو بھی اٹھایا فریحہ بس خاموشی سے

اسکی حرکتیں دیکھ رہی تھی. فریحہ ازلان کے سامنے چھوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی۔

فریحہ کا ہاتھ ازلان نے اپنے ہاتھ میں لیا. ازلان نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اک مخملی ڈبی نکالی اور فریحہ کے دوسرے ہاتھ پر ڈبی کھول کر رکھ دی. اُس میں اک بہت خوبصورت اور نفیس سا کالاکٹ تھا۔ جس پر ڈائمنڈ سے جانِ ازلان لکھا ہوا تھا. فریحہ کو لاکٹ بہت پسند آیا. فریحہ نے ازلان کو ہلکی سی آواز میں بولی شکریہ یہ بہت پیارا ہے.
ازلان کو فریحہ کی بات سن کر خوشی ہوئی اور پوچھا میں پہینا دوں؟ فریحہ نے خاموشی سے اسے دے دیا. ازلان شکریہ کہتا لاکٹ پہنانے لگا۔ لاکٹ پہنانے کے بعد ازلان فریحہ سے دور ہوا۔ اللہ حافظ جانِ ازلان کہ کے ازلان نے فریحہ کا ہاتھ چھوڑا اور جانے کے لیے مڑا پر کچھ یاد آنے پر واپس آیا۔ فریحہ جو اسے جاتے دیکھ رہی تھی ۔اسکے واپس مڑنے پر حیران ہوئی اور اپنا چہرہ جھکا لیا. ازلان چلتا ہوا واپس آیا۔ فریحہ کا چہرہ ٹھوری سے پکڑ کر اوپر کیا اور فریحہ کی پیشانی پر ہونٹھ رکھ دیئے. فریحہ نے آنکھیں بند کر لی۔ ازلان کو اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔ پھر پیچھے ہوا اور بولا:

نکاح مبارک جانِ ازلان!!

ازلان فریحہ کو حیران چھوڑتا باہر نکل گیا۔۔۔۔

.....................😉😉😉😉..............

باب ِ ھجد ھم :خواب کی تعبیر

ازلان کے جانے کے کتنی دیر تک فریحہ ویسے ہی کھری رہی. ہوش اسے تب آیا جب آیت نے اسے ہلایا اور بولی بھائی چلے گئے فریحہ کب کے. فریحہ اسکی بات پر شرما گئ. آیت نے فریحہ کو شرماتے ہوئے دیکھ کر بولی میری جان بلش کر رہی ہے. آیت کی بات سن کر فریحہ شرماتے ہوئے واشروم میں بھاگ گئ. آیت نے شکر کیا فریحہ آج والا واقعہ بھول گئ۔

فریحہ باہر آئ تو آیت اسکا انتظار کر رہی تھی. فریحہ منہ ڈھو کر آئ کپڑے اسنے چینج کر لی ئے تھے. فریحہ بولی کیا ہوا آیت ایسے کیوں بیٹھی ہو؟ آیت بولی چلو نیچے چلتے. فریحہ بولی میں نے بھائی سے اتنی بد تمیزی کی مجھے نہیں جانا۔ میں کیسے انکا سامنا کرونگی؟ آیت بولی کوئی بات نہیں چلو بھائی اوار ضرار ویسے ہی بہت پریشان ہے۔ آیت کے سمجھانے کے بعد فریحہ نیچے جانے کے لیے راضی ہو گئ۔

.....................😉😉😉😉..............

ازلان نیچے آیا تو ہاشم کے پاس آ کر بیٹھ کر بولا ہاشم تم اور ضرار پریشان نہ ہو میں نے فریحہ کو بتادیا ہے نکاح کس طرح ہوا اور میں نے آیت کو بھیج دیا ہے وہ اسے لیکر آتی ہو گی. ہاشم نے صرف سَر ہلانے پر اتفاق کیا۔

سب بڑے اپنی باتوں میں مصروف تھے ان کو کسی بھی معاملے کا نہیں پتہ تھا۔

فریحہ جب نیچے آئ تو آیت اسے سلمہ بیگم اور احسن صاحب کے پاس لے گئی. سلمہ بیگم نے اسے پیار سے ساتھ لگایا اور خوش رہنے کی دعا دی. احسن صاحب نے بھی اسکے سَر پر ہاتھ رکھا. ازلان جو یہ سب دیکھ رہا تھا۔ اسے خوشی ہوئی فریحہ اب اسے بہتر لگ رہی تھی. فریحہ زینب بیگم اور بی اماں سے ملنے کے بعد ہاشم اور ضرار کے پاس آئ۔

ہاشم اور ضرار کے بیچ میں صوفے پر جگہ بنا کر بیٹھ گی. ہاشم اور ضرار بس اسے دیکھ رہے تھے خاموشی سے. فریحہ روتے ہوئے بولی ہاشم بھائ ضرار بھائی مجھے معاف کر دے میں نے اپ لوگوں کو ہرٹ کیا بہت. ضرار اور ہاشم اسکی بات پر تڑپ گئے اور بولے نہیں گڑیا کوئی بات نہیں معافی نہیں مانگو۔ فریحہ نے ضرار اور ہاشم دونوں کے گلے لگ گی۔

فریحہ دونوں سے الگ ہوئی اور بولی بھائی میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے. اسکے بچوں والے انداز

پر سب ہنس پڑے.بی امانے کہامیں کھانالگواتی ہو۔

سب نے مل کر کھانا کھایا.ہاشم اور ضرار کے بیچ میں بیٹھ کر فریحہ دونوں بھائیوں کے ہاتھ سے بچوں کی طرح کھانا کھارہی تھی.اِس سب میں فریحہ ازلان کو بالکل بھول گیٔ.

ازلان اسکی بچوں والی حرکت پر.جی جان سے فدا ہوا۔

کھانا کھانے کے بعد زینب بیگم اور آیت سب سے مل کر گھر کی طرف چلی گیٔ.احسن صاحب اور سلمہ بیگم بولے ہاشم بیٹااب ہمیں بھی اِجازَت دو ہمیں بھی چلنا چاہی ئے ورنہ اِس نالائق کا بس چلے تو یہی رہ لے ہماری بیٹی کے پاس احسن صاحب ازلان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے.ازلان بالوں میں ہاتھ پھیر کر رہ گیا.احسن صاحب کی بات پر سب ہنسنے لگے.ازلان کی نظر فریحہ پر گیٔ تو وہ بلش کر رہی تھی احسن صاحب کی بات پر۔زلان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گیٔ۔

ازلان فریحہ پر اک نظر ڈالتا اسکا بلش چہرہ اپنی آنکھوں میں سموتا احسن صاحب کے ساتھ گھر چلا گیا۔

......................😉😉😉😉..............

سب کے جانے کے بعد ہاشم بولا فری اور ضرار آپ دونوں بھی جاؤ آرام کرو اور خود

بھی آرام کرنے چلے گیا۔

.... 😉😉😉😉 ....

ابھی فریحہ کو سوئے تھوڑی دیر ہوئے تھی کے وہ ڈر کر اٹھ کر چیخنے لگی اور ساتھ بولے جا رہی تھی میرے پاس مت آنا دور رہو مجھ سے۔ اسکی چیخ سن کر ضرار اور ہاشم اسکے روم میں آئے اور بولے کیا ہوا گڑیا؟ فریحہ ہاشم کے گلے لگتے ہوئے روتے ہوئے بولی بھائی وہ میرے پاس آ رہا تھا۔ اسکی بات سن کر ہاشم اور ضرار کو حیرت ہوئی انہیں لگا تھا فریحہ۔ نکاح کے معملوں میں سب بھول گئ ہے۔ لیکن نہیں اسے سب یاد تھا۔ ہاشم فریحہ کو بیڈ پر لیٹاتے ہوئے بولا فری سو جاو ہم یہی ہے۔ ضرار کو اسکے روم میں بھیج کر ہاشم فریحہ کے پاس ہی لیٹ گیا۔ فریحہ پوری رات نیند میں سسکیاں لیتی رہی اور بولتی رہی میرے پاس مت آنا دور رہو مجھ سے۔

پوری رات رونے کی وجہ سے اسے صبح بہت تیز بخار چڑھ گیا۔ ہاشم اور ضرار آج فریحہ کی حالت دیکھ کر گھر پر رک گئے۔ ہاشم نے ڈاکٹر کو بلایا۔ ڈاکٹر بولے دیکھے اِنھوں نے کسی چیز کی بہت ٹینشن لے لی ہے انہیں ریلکس کرنی کی کوشش کرے۔ ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن دی اور چلے گئے۔ ہاشم نے فریحہ کو کھانا کھلایا اور میڈیسن دے کر سولا دیا۔

ہاشم اور ضرار بہت پریشان تھے۔دن بادن فریحہ کی طبیعت خراب ہوتی جارہی تھی.
فریحہ یونیورسٹی بھی نہیں جارہی تھی.رات بھر روتے ہوئے گزار دیتی.آیت بھی روز
شام کو آتی فریحہ سے باتیں کرتی پر فریحہ اسے کوئی خاص جواب نہی دیتی۔

......................😉😉😉😉..............

ضرار لونج میں بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا۔جب اسے اپنے کندھوں پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا
اسے پتہ تھا آیت ہے.آیت بولی ضرار فریحہ ٹھیک ہوجائگی ٹینشن نہ لو.ضرار بولا آیت
ایک مہینہ ہونے والا ہے پر فریحہ ابھی ابھی تک اس بات کو بھول نہیں پارہی.آیت
بولی ازلان بھائی کو بتایا ہے؟ضرار بولا نہیں اِس سب ٹینشن میں یاد نہیں رہا.آیت بولی
ان کو بلاؤ شاید وہ کچھ کر سکے۔ضرار بولا رات میں بھائی سے بات کرتا ہوں.آیت کہہ
کے فریحہ کے پاس چلی گئ۔

......................😉😉😉😉..............

ہاشم آفس سے آیا اسنے فریحہ کو کھانا کھلا یا میڈیسن دی اور اسے سلا کر اپنے روم میں چلا
گیا.فریحہ اب کم بات کرتی تھی۔بس دن بھر دیوار کو دیکھتی رہتی.ہاشم اور ضرار کو
فریحہ کی حالت تکلیف دیتی تھی۔

ہاشم روم میں بیٹھا ہوا تھا جب ضرار آیا اور بولا بھائی فری ہے آپ؟ کچھ بات کرنی. ہاشم بولا ہاں فری ہوں بتاؤ کیا ہوا؟ ضرار بولا بھائی آپ ازلان بھائی کو کیوں نہیں بلاتے وہ شاید ہماری گڑیا کو سمجھائے۔

ہاشم بولا ضرار وہ پاکستان میں نہیں ہے. ضرار نے پوچھا کہاں ہے وہ؟ ہاشم بولا وہ لندن گیا ہوا اسے کوئی کام تھا. ضرار ٹھیک ہے کہتا باہر چلا گیا۔

.... 😉😉😉😉 ....

ازلان کو لندن آئے ہوئے اک مہینہ ہونے والا تھا۔ لیکن اسکا کام ہو نہیں رہا تھا۔ وہ اپنے نکاح کے اگلے دن ہی لندن چلا گیا تھا۔ ازلان کی لندن میں کوئی میٹنگ تھی۔ جو ہو نہیں پا رہی تھی۔ اسلیئے اسے ٹائم لگ رہا تھا۔

ازلان جب سے لندن آیا تھا اسے روز رات کو خواب آتا جس میں اسے فریحہ خود سے دور جاتی دکھتی. وہ روز احسن صاحب کو کال کر کے پوچھتا فریحہ کا وہ بولتے بیٹا آفس میں اتنی مصروفیت ہوتی ٹائم نہیں ملتا جانے کا اُدھر. وہ خاموش ہو جاتا تم۔ اس نے ہاشم کو بھی کال کی تھی پر بات نہی ہو سکی۔

.... 😉😉😉😉 ....

ہاشم آج فریحہ کے ڈاکٹر سے ملنے ہسپتال گیا تھا. فریحہ کے ڈاکٹر نے اسے پہلے بھی کہا تھا فریحہ کو یہاں سے کہی بھیج دے تاکہ اسکا موحول بدلے. ہاشم نے آج اپنی بہن کی زندگی کے لیے فیصلہ کر لیا تھا اب اسے عمل کرنا تھا۔

ہاشم نے اپنا موبائل اُٹھایا اور اک نمبر ملایا کال اُٹھانے والے نے پوچھا جی کون؟ ہاشم نے گہری سانس لی اور بولا اسلام خالا دوسری طرف صباء بیگم تھی ان کو اتنے سالوں بعد ہاشم کی کال دیکھ کر حیرت کے ساتھ خوشی ہوئی۔

صباء بیگم روتے ہوئے بولی کیسا ہے میرا بچہ اتنے عرصے سے اپنی خالا کی یاد نہیں آئی؟ ہاشم ٹوٹے ہوئے لہجے سے بولا خالا آپکا بیٹا اک بار پھر ٹوٹ گیا۔صبا بیگم بولی بیٹا کیا ہوا خیریت ہیں نہ سب؟ ہاشم نے انہیں فریحہ کے ساتھ جو جو ہوا سب بتا دیا۔صبا بیگم کو سن کر بہت دکھ ہوا بولی بیٹا اتنی دیر کر دی تم نے اپنی خالا کو بتانے میں. ہاشم بولا خالا ہمت نہیں تھی میرے میں. صباء بیگم کو بہت ٹوٹا ہوا لگا ہاشم. صباء بیگم بولی تم کیا چاھتے ہو میری جان بتاؤ؟

ہاشم بولا خالا میں فریحہ کو کینیڈا آپکے پاس بھیجنا چاھتا ہو تاکہ اسکا موحول بدلے. صباء بیگم کو اسکی بات سن کر خوشی ہوئی اور بولی بیٹا کب بھیج رہے ہو میری بیٹی کو؟ ہاشم بولا

میں آپکو کال کر کے اسکی ڈیٹیلز بھیج دونگا.ہاشم بولا خالا پر اسکی یونیورسٹی؟صباء بیگم بولی تم ٹینشن مت لو مائگریشن سرٹیفیکیٹ بنوا کر بھیج دینا باقی عابد دیکھ لینگے.ہاشم نے انسے تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد کال کاٹ دی۔

.............😉😉😉😉.....................

ہاشم گھر آیا تو اس نے بی اماسے بولا آپ فریحہ کی پیکنگ کر دے فریحہ دو دن بعد کینیڈا جا رہی.ہاشم کی بات سن کر فریحہ اور ضرار جو وہی بیٹھے تھے بولے بھائی کیوں؟ ہاشم نے آج کتنے دنوں بعد فریحہ کی آواز سنی تھی.ہاشم فریحہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے بولا بیٹا میری بات سنو میں آپکو اک بات بتانا چاھتا ہوں.فریحہ بولی جی بولے؟ ہاشم نے اسے صباء بیگم اور عابد صاحب کی ساری بات بتا دی پر اپنے نکاح کا چھپا گیا. ضرار کو حیرت ہوئی نکاح کا کیوں نہیں بتایا پر وہ چُپ رہا.فریحہ حیرت سے بولی بھائی ہماری خالا بھی ہے؟ہاشم بولا ہاں اور آپ انکے پاس جا رہی ہو.فریحہ نے بولا بھائی نہیں میں آپکو اور ضرار بھائی کو چھوڑ کر نہیں جاؤ نگی.ہاشم بولا بیٹا آپکے فائدے کے لیے بھیج رہا ہوں.ضرار اور ہاشم نے اسے سمجھایا اور فریحہ مان گئی.فریحہ جانے سے پہلے بہت روئی اور اپنے ساتھ آیت،ہاشم اور ضرار کو بہت رلا یا۔

دو دن گزر گئے پتہ نہیں چلا اور فریحہ کینیڈا چلی گئ۔

..............😉😉😉😉.....................

ازلان پاکستان واپس اچکا تھا سلمہ بیگم اور احسن صاحب اسے لینے آئے تھے. ازلان گاڑی میں بیٹھے ہوئے بولا پاپا فریحہ کے گھر چلے پریشانی اسکے چہرے سے جھلک رہی تھی .احسن صاحب نے خاموشی سے گاڑی فریحہ کے گھر کی طرف موڑ لی۔

..............😉😉😉😉.....................

ازلان خان ویلا پوہنچا تو اسے گارڈ نے اندر آنے دیا. احسن صاحب سلمہ بیگم اور ازلان اندر داخل ہوئے تو ہاشم انہیں سامنے ہی بیٹھا نظر آیا. ہاشم نے ان کو داخل ہوتے دیکھ لیا تھا. ہاشم اٹھ کر ان سے ملا اور بیٹھنے کو کہا. ہاشم نے نوکروں کو چائے لانے کا کہا سلمہ بیگم بولی بیٹا چائے کی ضرورت نہیں آپ فریحہ بیٹی کو بلادے ازلان ایئرپورٹ سے ڈائریکٹ یہاں اسے ملنے آیا ہے۔

ہاشم نے ازلان کی طرف دیکھا جو پریشان سا اسے دیکھ رہا تھا. ہاشم نے گہری سانس لی اور بولا آنٹی فریحہ نہیں ہے. ازلان نے پوچھا یونیورسٹی گئ ہوئی؟ ہاشم بولا ازلان فریحہ یونیورسٹی نہیں گئ ہوئی. ازلان نے پوچھا پھر کہا ہے؟ ہاشم بولا فریحہ کینیڈا جاچکی ہے.

ہاشم کی بات سن کر سب کو جھٹکا لگا. ازلان بولا ہاشم یہ کیا بول رہے ہو تم؟ ہاشم نے نکاح سے لیکر فریحہ کے کینیڈا جانے تک سب بتادیا۔

ازلان سَر پکڑ کر رہ گیا اتنا سب کچھ ہو گیا اور اسے پتہ نہیں لگا۔ سلمہ بیگم کو ہوش آیا تو بولی بیٹا کینیڈا میں کس کے پاس گئ ہے؟ ہاشم نے بولا میری خالا کے پاس اور ہاشم نے ان کو صباء بیگم کا اور اپنے نکاح کا بھی بتادیا۔

احسن صاحب، سلمہ بیگم اور ازلان کو ہاشم کی بات سن کر حیرت ہوئے. احسن صاحب بولے اس کا مطلب آپکا نکاح ہواوا. ہاشم بولا جی انکل نکاح ہواوا ہے۔ مجھے پہلے بتادینا چاھئے تھا آپ لوگوں کو بس ہمت نہیں تھی. انکل میرے نکاح کے بارے میں فریحہ بھی نہیں جانتی; ہاشم بولا۔

ہاشم ازلان کے پاس آیا اور بولا ازلان مجھے معاف کردو مجھے تمھیں بتاناچاھئے تھا فریحہ کو بھیجنے سے پہلے پر میں تمھیں پریشان نہیں کرنا چاھتا تھا اور فریحہ کی طبیعت خراب ہورہی تھی دن بدن اسلئے مجھے یہ قدم اٹھانا پڑا. ہاشم کو ازلان کی حالت دیکھ کر افسوس ہوا۔

ازلان خاموش رہا اسے اپنے لندن والے خواب یاد آرہے تھے۔ اسکے خواب کی تعبیر سچی ہوگئی تھی۔

.... 😉😉😉😉 ....

باب نوزدھم: سفرِ کینیڈا

یہ منظر ہے کینیڈا کے اک چھوٹے شہر وکٹوریا کا.... جہاں سب لوگ آفر تفری کے عالم میں ہیں. کسی کو اسکول جانے کی جلدی ہے تو کسی کو آفس۔۔۔۔اِس سب میں اک لڑکی شیشے کے سامنے تیار ہو رہی تھی. جب کسی نے اسکے کمرے کا دروازہ نوک کیا. اس نے اندر رینے کی اِجازت دی. اندر آنے والے بولی اور کتنی دیر لگے گی فری تمہیں تیار ہونے میں ہم لیٹ ہو رہے ہے؟

فریحہ مڑتے ہوئے بولی بھابی بس دو منٹ آرہی ہوں آپ ویٹ کرے۔

درشہوار سر ہلا کر چلی گئ۔

فریحہ نی درشہوار کے جانے کے بعد خود کو شیشے میں دیکھا وہ اور بھی پیاری ہو چکی تھی.

اسنے جلدی سے ازلان کی جیکیٹ اٹھائ اور پہینتیے ہوئے باہر نکل گئ۔

فریحہ کو کینیڈا آئے ہوئے دو سال ہو چکے تھے۔ وہ اپنی پڑھائ بھی مکمل کر چکی تھی۔

.... 😉😉😉😉 ....

دو سال پہلے:

فریحہ جب کینیڈا پھنچی تو عابد صاحب اور صباء بیگم اسے لینے آئے تھے. صباء بیگم نے اسے پہچان لیا تھا. ہاشم نے انکو فریحہ کی ساری ڈیٹیلز بھیجی تھی. فریحہ جب ایئرپورٹ سے باہر آئی تو صباء بیگم اسے نکلتے دیکھ کر اسکے پاس آئی بولی فریحہ بیٹا. فریحہ بولی آپ میری خالا ہے؟ صباء بیگم بولی ہاں میری بچی میں تمھاری خالا ہوں. فریحہ انکے گلے لگ کر رونے لگی. صباء بیگم کی خود بھی آنکھیں بھر گئی. عابد صاحب آئے صباء بیگم کے پاس اور بولے اپ نے ہماری بیٹی کو رولا دیا صباء. فریحہ کسی کی آواز پر صباء بیگم سے الگ ہوئی. صباء بیگم اسکی پریشانی دیکھتے ہوئی بولی بیٹا یہ آپکے خالو ہے. فریحہ نے انہیں سلام کیا. عابد صاحب نے بہت پیار سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔ صباء بیگم اسے اپنے ساتھ لگائے اسے ایئرپورٹ سے باہر نکل آئی۔ فریحہ کا سامان عابد صاحب نے پکڑا ہوا تھا. وہ لوگ گاڑی میں بیٹھ کر گھر روانہ ہوگئے۔

گاڑی میں بیٹھ کر عابد صاحب بولے صباء ہاشم کو کال کرکے بتادو ہماری بیٹی پہنچ گئی. صباء بیگم نے ہاشم کو کال کی ہاشم نے کال اٹھا کر سلام کیا۔ صباء بیگم بولی بیٹا فریحہ پھنچ گئی

ہے۔آپ پریشان نہ ہونا. ہاشم نے بولا خالا میری گڑیا کا خیال رکھے گا بہت مشکل سے بھیجا ہے میں نے اسے. صباء بیگم بولی بیٹا تم فکر مت کرو میں گڑیا کا خیال رکھو نگی. ہاشم بولا خالا شکریہ بہت بہت. صباء بیگم بولی ہاشم تم اتنے بڑے ہو گئے ہو کے شکریہ بول رہے ہو. فریحہ میری بھی بیٹی ہے. ہاشم بولا خال پھر بھی. صباء بیگم بولی کچھ نہیں بیٹا تم ٹینشن مت لو سب سہی ہو جائے گا۔اور فون رکھ دیا. ہاشم نے سکون کا سانس لیا۔

.... 😉😉😉😉 ....

فریحہ جب گھر پہنچی تو عابد صاحب کا چھوٹا سا گھر بہت پیارا لگا اسے۔صباء بیگم بولی بیٹا اندر چلو. فریحہ اندر بڑھ گی۔ عابد صاحب نے اپنے ملازم کو سامان لانے کا کہہ کر اندر بڑھ گئے۔

فریحہ اندر آئی تو اسے در شہوار بہت پیار سے آ کر ملی. صباء بیگم اسکی پریشانی بھاپتے ہوئی بولی یہ آپکی کزن در شہوار ہے. در شہوار فریحہ کے گلے لگتے ہوئے بولی ویلکم ٹو ہوم کزن. فریحہ صرف مسکرا کر رہ گی۔ صباء بیگم بولی در شہوار بیٹا اسے اندر تو آنے دو. در شہوار اپنے سر پر ہاتھ مارتی سامنے سے ہتھ گی۔

در شہوار نے پانی لا کر دیا سب کو. سب لونچ میں ہے بیٹھ گئے. صباء بیگم پانی پی کر بولی بیٹا

آپ کھانا کھاؤ گی یا ریسٹ کرو گی؟ فریحہ بولی خالا ریسٹ کرو نگی. صباء بیگم در شہوار سے بولی بیٹا جاؤ بہن کو کمرا دکھاؤ. در شہوار فریحہ کو کمرے میں چھوڑ کر چلی گئ. اسکا سامان پہلے ہی ملازم اندر رکھ کر جا چکا تھا. فریحہ نے کپڑے نکالے اور فریش ہونے چلی گئ. فریش ہو کر آئ تو سونے کے لیے لیٹ گئ۔

..................😉😉😉😉..............

فریحہ کی شام میں آنکھ کھلی. اسے حیرت ہوئی وہ اتنے دیر تک سوتی رہی. ابھی وہ سوچ رہی تھی جب در شہوار اندر آئ اور بولی اٹھ گئ تم؟ فریحہ کو ہوش آیا اور بولی جی آپی. در شہوار بولی چلو منہ ہاتھ ڈھو کر آؤ میں کھانا لگاتی ہوں. فریحہ بولی آپی میرا موڈ نہیں۔ در شہوار فریحہ کے پاس آ کر بیٹھ گئ اور پیار سے گال کھینچتے ہوئے بولی میری شہزادی کا موڈ کیوں نہیں؟ فریحہ بولی بس ایسے ہی. در شہوار بولی کوئی ایسے نہیں تم رکو میں یہاں ہی لاتی ہوں کھانا اور اٹھ کر باہر کھانا لینے چلی گئ۔

در شہوار آئ تو فریحہ کو ویسے ہی بیٹھے دیکھ کر بولی اٹھی نہیں اٹھو فوراً. فریحہ کو واشروم بھیج کر کھانا اسکے روم کے ٹیبل پر لگانے لگی. فریحہ واشروم سے نکلی تو در شہوار اسکا انتظار کر رہی تھی. در شہوار نے اسے بلایا تو فریحہ اسکے ساتھ آ کر بیٹھ گئ. در شہوار بولی

چلو کھانا شروع کرو. فریحہ بولی آپی میں اکیلے نہیں کھاتی وہاں پر تو بھائی تھے. درشہوار بولی میں کھاؤں گی نہ اپنی بہن کے ساتھ اور فریحہ کو کھانا ڈال کر دیا کھانے کے دوران درشہوار فریحہ سے باتیں کرتی رہی پر فریحہ چُپ ہی رہی۔

کھانا کھانے کے بعد فریحہ نے پوچھا آپی خالا کہا ہے؟ درشہوار جو ملازم کو کھانے کا ٹرے دے کر کافی لانے کا بول رہی تھی فریحہ کی آواز پر مڑی اور بولی وہ کام سے گئے ہوئے. فریحہ سر ہلا کر رہ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

.......................😉😉😉😉...............

یونہی دن گزارتے رہے درشہوار اور فریحہ کی دوستی ہو چکی تھی. فریحہ اب رات کو ڈرتی نہیں تھی بہتر ہو رہی تھی صرف اور صرف درشہوار کی وجہ سے. کیوں کے درشہوار خود اک ڈاکٹر تھی وہ سمجھ سکتی تھی فریحہ کی حالت. درشہوار ہر وقت اسے مصروف رکھتی اسے کچھ سوچنے نہیں دیتی۔

.......................😉😉😉😉...............

فریحہ گارڈن میں بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی جب درشہوار آئی اور بولی کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہو؟فریحہ بولی کچھ نہیں آپی.درشہوار فریحہ کے ساتھ بیٹھ کر بولی فری کب تک اس واقع کو سوچتی رہو گی خود کو کتنی تکلیف دو گی.فریحہ کو حیرت ہوئی اسے کیسے پتہ؟ درشہوار بولی امی نے بتایا تھا مجھے.فریحہ بولی آپی میں اس واقعہ کو بھلانے کی کوشش کرتی ہوں پر بھول نہیں پاتی۔

درشہوار بات بدلتے ہوئے اسے بولی اچھا یہ بتاؤ مجھے تم نے اپنی پڑھائی کا کیا سوچا ہے تین سمسٹر رہتے تمھارے پورے نہیں کرنے؟فریحہ بولی دل نہیں میرا آپی۔

درشہوار بولی فریحہ تم شکر کیوں نہیں کرتی اُس دن اللہ نے تمھاری عزت محفوظ رکھی. فریحہ چُپ رہی تو درشہوار نے بات جاری کی فری تمہیں یہ سب بھول کے آگے بڑھنا ہوگا،اپنا نہیں تو اپنے بھائیوں کا سوچوں انہوں نے کیسے تمہیں خود سے دور کیا ہوگا؟ درشہوار نے آج سوچ لیا تھا وہ فریحہ کو سمجھائے گی.درشہوار فریحہ کو سمجھا کر اسے اکیلا چھوڑ کر اندر بڑھ گئ.وہ فریحہ کو تھوڑا ٹائم دینا چاہتی تھی وہ سوچلے۔

....................😉😉😉😉..............

فریحہ پوری شام کمرے سے باہر نہیں آئی سب پریشان تھے.رات میں فریحہ باہر آئی

اور عابد صاحب سے بولی خالو یہ میرے ڈوکومینٹس ہیں میرا یونیورسٹی میں ایڈمیشن کروادے. فریحہ کی بات سن کر سبکو خوشی ہوئی. عابد صاحب بولے بیٹا میں کل ہی کروادونگا۔

فریحہ اسکے بعد درشہوار کے پاس آئی اور بولی آپی تھینک یو مجھے احساس دلانے کے لیے اب میں خود کو مضبوط بنونگی اور میں اس واقعہ کو بھلانے کی کوشش کرونگی. درشہوار بولی یہ کی نہ میرے شہزادی والی بات اور اٹھ کر فریحہ کو گلے لگالیا. فریحہ کو درشہوار بہت اچھی لگتی تھی۔

.....................😉😉😉😉.............

درشہوار گرے آنکھوں والی، سفید رنگت والی پیاری سی لڑکی ہے اور اسکے بال کمر تک آتے ہے. درشہوار سادی سی اور سبکا احساس کرنی والی لڑکی ہے۔

.....................😉😉😉😉.............

عابد صاحب نے اپنے دوست سے بات کر کے فریحہ کا ایڈمیشن چھٹے سمسٹر میں کروایا تھا۔ فریحہ اب باقاعدہ یونیورسٹی جانے لگی تھی. اسنے خود کو اتنا مصروف کرلیا تھا وہ اب بالاج کے بارے میں سوچتی بھی نہیں تھی. دشہوار بھی اب اپنے اسپتال کی جاب

دوبارہ اسٹارٹ کرچکی تھی اسنے فریحہ کے لیے اوف لیا ہوا تھا۔

..............😉😉😉😉....................

سب کی زندگی اپنی ڈگر پر چل رہی تھی. فریحہ جب سے کینیڈا آئی تھی اس نے اک بار بھی ہاشم اور ضرار سے بات نہیں کی تھی. صباء بیگم نے اسے بہت سمجھایا تھا پر اس نے بات کرنے سے منع کر دیا. یہ اسکی ناراضگی کا اظہار تھا۔

..............😉😉😉😉....................

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج سنڈے تھا فریحہ اپنی الماری سیٹ کر رہی تھی جب اسے ازلان کی جیکٹ دکھی. جو ازلان نے فارم ہاوس میں ہاشم کو دی تھی اسے پہنانے کے لیے. بی اما نے پیکنگ کرتے ہوئے اسکی سمجھ کر وہ بھی اسکے سامان میں رکھ دی۔ ازلان کی جیکٹ دیکھتے ہوئے اسے نکاح کے بعد کی ملاقات یاد آئی اور اس سب کو سوچتے ہوئے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا. فریحہ نے ازلان کا دیا ہوا لاکٹ کبھی نہیں اتارا تھا. اب وہ اکثر ازلان کے بارے میں سوچتی بھی تھی۔

....................😉😉😉😉..............

یونہی دن گزرتے گئے اور فریحہ کی پڑھائ ختم ہو گئ. فریحہ اور در شہوار آج ڈنر پر جارہے تھے فریحہ کی پڑھائ ختم ہونے کی خوشی میں. فریحہ آئ اور در شہوار سے بولی آپی آپکے پاس اِس شرٹ کی میچنگ کا اسکارف ہو گا؟ در شہوار جو کچن کے کام میں بزی تھی بولی گڑیا جاؤ میری الماری میں دیکھ لو۔

فریحہ سَر ہلاتے ہوئے در شہوار کے کمرے کی طرف بڑھ گئ. فریحہ در شہوار کی الماری میں اسکارف دھونڈ رہی تھی. جب کوئی تصویر الماری سے گری. فریحہ نے تصویر اٹھا کر دیکھی تو اسے حیرت کا جھٹکا لگا وہ تصویر کسی اور کی نہیں ہاشم کی تھی۔

....................😉😉😉😉..............

بابِ بیستم: قصّہ ماضی

در شہوار کام کر کے فریحہ کو دیکھنے کے لیے اپنے کمرے میں آئ تو فریحہ کے ہاتھ میں تصویر دیکھ کر حیرت ہوئی اسے۔ فریحہ نے در شہوار کو دیکھا تو پوچھا آپی آپکے پاس ہاشم بھائی کی بچپن کی تصویر کیا کر رہی؟

درشہوار بولی فریحہ وہ۔

فریحہ بولی آپی بتائے نا؟درشہوار بولی فریحہ چھوڑو نہ تم جلدی کرو تیار ہو جاؤ ہم نے جانا ہے. فریحہ بولی آپی بات نہ بدلے بتائے؟

درشہوار گہری سانس لیکر بولی آؤ بیڈ پر بیٹھو آرام سے بتاتی ہوں. بیڈ پر بیٹھنے کے بعد درشہوار نکاح کا سب بتاتی چلی گئ۔ فریحہ کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

فریحہ اپنی حیرت کم کرتی ہوئے بولی آپ تب بہت چھوٹی تھی آپکو کیسے پتہ یہ سب؟

ماضی:

درشہوار بولی مجھے آج بھی یاد ہے میں کالج سے آئ تھی۔ جب ماما پاپا کے کمرے سے آوازیں آرہی تھی وہ ہاشم کی بات کر رہے تھے. ماما رو رہی تھی. میں اندر گئ تو میں نے ماما سے پوچھا کیا ہوا ماما رو کیوں رہی؟ ہاشم کون ہے؟ عابد صاحب بولے بیٹا کوئی نہیں آپ جاؤ چینج کرو. درشہوار بولی پاپا بتائے مجھے کیا ہوا اور ہاشم کون ہے؟

صباء بیگم آنسوں صاف کرتی بولی بیٹا میں بتاتی ہوں. پکو۔ عابد صاحب بولے نہیں صباء ابھی سہی ٹائم نہیں. صباء بیگم بولی آج نہیں تو کل بتانا ہے۔ آج ہے بتا دیتے۔

درشہوار حیران سی ان کو دیکھ رہی تھی. صباء بیگم بولی درشہوار آپکا نکاح بچپن میں ہو چکا ہے اور اسکو سب بتاتی چلی گئ. درشہوار کو صدمہ ہوا پر چُپ رہی. صباء بیگم نے اسے

ہاشم کی بچپن کی تصویر بھی دکھائی۔

درشہوار اپنے آپکو سنبھالتے ہوئے بولی ماما اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ صباء بیگم بولی بیٹا ہاشم کو میں اتنے سالوں سے کال کر رہی ہوں اٹھاتا نہیں وہ تم بڑی ہو رہی ہو. مجھے تمھاری فکر ہوتی. درشہوار کو اک اور جھٹکا لگا پر سنبھل کر بولی ماما آپ ٹینشن مت لے سب سہی ہو جائے گا اور تصویر ہاتھ میں پکڑے خود اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئ۔

درشہوار کو جب سے نکاح کا پتہ چلا تھا وہ ہر وقت ہاشم کے بارے میں سوچتی رہتی. صباء بیگم بھی اسے ہاشم کے بچپن کا بتاتی رہتی۔اسے پتہ ہی نہیں لگا کب اسے ہاشم سے محبت ہو گئ۔

حال:

فریحہ کو یہ سب بتاتے ہوئے درشہوار کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے۔روتو فریحہ بھی رہی تھی. فریحہ نے درشہوار کو اپنے ساتھ لگا لیا. تھوڑی دیر بعد درشہوار خود کو سنبھال کر فریحہ سے بولی گڑیا میں ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہو. فریحہ بولی بھائی نے مجھے نہیں بتائی یہ بات. درشہوار بولی وہ تمھیں پریشان نہیں کرنا چاھتے ہونگے. فریحہ سر ہلا کر رہ گئ۔

آج ماضی کے سارے پتے کھل چکے تھے۔۔

.... 😉😉😉😉 ....

کچھ دنوں بعد فریحہ شیشے کے سامنے تیار ہورہی تھی. جب درشہوار نے اسکے کمرے کا دروازہ نوک کیا. اس نے اندر آنے کی اِجازَت دی تو درشہوار بولی اور کتنی دیر لگے گی

فری تمہیں تیار ہونے میں ہم لیٹ ہو رہے شاپنگ کے لیئے؟

فریحہ مڑتے ہوئے بولی بھابی بس دو منٹ آرہی ہوں آپ ویٹ کرے۔

درشہوار سر ہلا کر چلی گئی۔

فریحہ نے درشہوار کے جانے کے بعد خود کو شیشے میں دیکھا وہ اور بھی پیاری ہو چکی تھی.

اسنے جلدی سے ازلان کی جیکیٹ اٹھائی اور پہنتے ہوئے باہر نکل گئی۔

فریحہ کو یہاں آئے پورے دو سال ہو چکے تھے۔

.... 😉😉😉😉 ....

ان دو سالوں میں بہت کچھ بدَل گیا تھا. ازلان نے خود کو آفس میں مصروف کر دیا تھا. ہر وقت کام کرتا رہتا. کسی سے بات نہیں کرتا. احسن صاحب اور سلمہ بیگم پریشان ہوتے ازلان کی وجہ سے پر کچھ نہیں کر سکتے تھے ۔

.....................😉😉😉😉..............

ضرار کی پڑھائی بھی ختم ہو چکی تھی اب وہ ہاشم کے ساتھ آفس جاتا تھا. فریحہ کے جانے کے بعد شوخ سا ضرار کہی کھو گیا ۔ ضرار کافی سنجیدہ ہو چکا تھا. آیت اور ضرار کی ملاقات بھی اب کم ہوتی تھی. آیت بھی پڑھائی مکمل کر کے خالا کی بوٹیق کے کاموں میں ہیلپ کرتی تھی. ضرار اور آیت نے فریحہ کو بہت میسج کیے کال کی فریحہ نے ان دو سالوں میں اک کا بھی جواب نہیں دیا۔

ہاشم روز خالا کو کال کرتا شاید اب فریحہ اسے بات کرلے پر فریحہ نہیں کرتی تھی .ہاشم نے خالا سے بولا فریحہ کو واپس بھیج دے فریحہ نے منع کر دیا واپس جانے سے۔ہاشم اسکی ناراضگی سمجھ رہا تھا پر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ہاشم نے بھی خود کو آفس میں مصروف کر لیا تھا۔

.....................😉😉😉😉..............

فریحہ اور درشہوار گارڈن میں بیٹھے ہوئے تھے. جب گارڈ آیا اور بولا فریحہ بی بی آپ کے لیے پھر پھول اور چاکلیٹ آئے. فریحہ نے خاموشی سے لے ل ئے. درشہوار بولی فریحہ کون ہے یہ جو تمہیں پیچھلے دو سال سے یہ سب بھیج رہا. فریحہ بولی مجھے نہیں پتہ بھابی۔ فریحہ نے خود کو اتنا مضبوط بنا لیا تھا اسکو ان چیزوں سے فرق نہیں پڑتا تھا۔ پچھلے دو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالوں سے یہ چیزیں کوئی اسے بھیج رہا تھا بغیر نام کے۔

.... 😉😉😉😉 ....

باب بیست ماہ: کینیڈا کے سفر کا اختتام

سب ناشتہ کر رہے تھے جب صباء بیگم بولی فریحہ آپکی پڑھائی بھی کب کی ختم ہو چکی ہے اپ نے کیا سوچا ہے کیا کرنا ہے؟ ہاشم روز کال کرتا آپکو واپس بھیجنے کا کہتا آپ منع کر دیتی۔ فریحہ بولی خالا میں پاکستان جاؤنگی لیکن آپ لوگ بھی میرے ساتھ جائینگے۔ صباء بیگم اور عابد صاحب کو اسکی بات سن کر حیرت ہوئی. صباء بیگم بولی بیٹا ایسے نہیں ھو سکتا. فریحہ بولی خالا کیوں نہیں ھو سکتا اب تو خالو ریٹائیر ہو چکے ہے جاب کا بھی مسئلہ نہیں. آپی کی بھی پڑھائی کا مسئلہ نہیں پھر کیا مسئلہ ہے؟ صباء بیگم بولی بیٹا؛

فریحہ بولی آپ نہیں چاھتی درشہوار آپی کی رخصتی ہو جائے؟ صباء بیگم بولی بیٹا مگر فریحہ بولی اگر مگر کچھ نہیں میں پاکستان تب جاؤنگی آپ لوگ بھی جائینگے. درشہوار ان سب معملوں میں خاموش رہی۔

صباء بیگم بولی عابد دیکھے ضد کر رہی فریحہ. عابد صاحب بولے صباء فریحہ سہی کہہ رہی اب ہمیں واپس چلے جانا چاھئے۔

سب صباء بیگم کی طرف امید بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے. صباء بیگم درشہوار سے بولی بیٹا آپ کیا چاھتی ہو؟ درشہوار بولی جیسے آپ لوگوں کی مرضی. صباء بیگم بولی ٹھیک ہے ہم پاکستان جائینگے. فریحہ خوشی سے انکے گلے لگ گئ۔

عابد صاحب بولے میں اپنے دوست کو کال کرتا ہوں وہ ہمارا گھر کھلوا کر سیٹ کردے گا اور ٹکٹس بھی بُک کرواتا ہوں رات کی۔ عابد صاحب کہہ کے اٹھ گئے. باقی سب بھی اپنی پیکنگ کرنے چلے گئے۔

.... 😉😉😉😉 ....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

درشہوار اپنی پیکنگ کرنے کے بعد فریحہ کی پیکنگ کرنے میں ہیلپ کر رہی تھی. درشہوار بولی گڑیا اپنے گفٹس رکھ لی ئے جو آپ ہر بار لاتی تھی سب کے ل ئے. فریحہ بولی جی رکھ ل ئے. ابھی درشہوار کچھ کہتی ملازم نے آکر دروازہ نوک کیا. فریحہ نے دروازہ کھولا تو ملازم کے ہاتھ میں پھر پھول اور گفٹ باکس تھا. فریحہ لیکر اندر آگئ. درشہوار بولی پھر آگئے۔ فریحہ بیڈ پر انہیں رکھتی پیکنگ کرنے میں مصروف ہوگئ. جب درشہوار کی نظر پھولوں سے گرے اک خط پر پڑھی. اس نے فریحہ سے بولا فریحہ یہ دیکھو یہ کیا ہے؟ فریحہ نے نظریں اٹھا کر خط دیکھا اور کھولا خط پڑھ کر فریحہ کو حیرت

ہوئی وہ بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئ۔

درشہوار نے خط فریحہ کے ہاتھ سے لیکر کھولا نام پڑھ کر بھیجنے والے کا خط بند کر دیا، خط نہیں پڑھا. درشہوار فریحہ سے بولی فری تمہیں خوش ہونا چاھئے ازلان بھائی آج بھی تم سے محبت کرتے. فریحہ بولی آپی ان دو سالوں میں، میں نے ان کو سوچنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا. میں آج تک انکی نکاح کے بعد کی گئ باتیں کبھی نہیں بھولی. وہ صرف بالاج کے کڈنیپ کرنے پر اتنا ڈر گئے تھے اور میں ان کو اک اور تکلیف دے کر کینیڈا آ گئ۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

درشہوار کو افسوس ہوا فریحہ کی بات سن کر پر بولی گڑیا تمھاری بہتری تھی اس میں. دیکھو ازلان بھائی ناراض نہیں تم سے اگر ناراض ہوتے تو پچھلے دو سالوں سے تمہیں پھول اور چاکلیٹس نہیں بھیج رہے ہوتے اور آج انہوں نے خط بھیج کر بتا دیا وہ ناراض نہیں تم سے انتظار کر رہے تمھارا. درشہوار کہہ کے باہر چلی گئ۔

..............😉😉😉😉......................

فریحہ ازلان کا بھیجا ہوا خط کتنے بار پڑھ چکی تھی۔

خط میں کچھ یہ تھا؛

جان ازلان مجھے پتہ ہے تم واپس آ رہی ہو. میں انتظار کر رہا ہوں تمھارا. میری طرف سے تمھارے لیے چھوٹا سا تحفہ۔۔۔۔

فریحہ نے تحفہ کھولے بغیر بیگ میں رکھتی پیکنگ کرنے لگی. تھوڑی دیر بعد اسے ایئرپورٹ کے لیے نکلنا جو تھا۔

..........😉😉😉😉..........

فریحہ کے جانے کے بعد ازلان نے فریحہ کے پیچھے اپنا اک بندہ لگا دیا. جو فریحہ پر نظر رکھتا ہر جگہ اور اسکی حفاظت کرتا. ازلان کو ھر خبر دیتا۔ ازلان سے ضرار کو اک دفعہ پتہ لگا تھا فریحہ کو پھول اور چاکلیٹ بہت پسند ہیں تو ازلان روز اپنے بندے سے چاکلیٹ اور پھول بھیجواتا. فریحہ پاکستان آ رہی یہ بات ازلان کو اسکے بندے نے ہی بتائی تھی. ازلان نے فریحہ کے آنے کا سن کر خط لکھا اور اک پیارا سا ڈریس اپنے بندے کو کینیڈا بھیجا جو اسنے فریحہ کو دیا۔

ماضی یہاں پر ختم ہوتا ہے۔

..........😉😉😉😉..........

باب بیست ودو: زندگی کا نیا سفر

فریحہ سب کے ساتھ پاکستان اچکی تھی. ان لوگوں کو عابد صاحب کے دوست کا ڈرائیور لینے آیا تھا. عابد صاحب نے اسے خان ویلا کا اڈریس سمجھایا اور وہ لوگ خان ویلا کے لیے روانہ ہو گئے۔

فریحہ نے سوچ لیا تھا وہ اپنی زندگی کا نیا سفر شروع کریگی۔

........................😉😉😉😉...............

خان ویلا ڈرائیور ان کو چھوڑ کر تھوڑی دیر بعد آنے کا کہہ کر چلا گیا. فریحہ کو دیکھ کر گارڈ نے دروازہ کھولا اور عابد صاحب سے سامان لیا. فریحہ میں ہمت نہیں تھی آگے بڑھنے کی در شہوار نے اسکے کندھوں پر دباؤ ڈالا اور کہا چلو فری. فریحہ نے ہمت کر کے قدم اندر کی طرف بڑھائے. فریحہ لونج میں آئی تو ہاشم اور ضرار صوفے پر بیٹھے آفس کا کچھ کام کر رہے تھے. فریحہ دو سالوں بعد اپنے بھائیوں کو دیکھ رہی تھی۔ اسکی آنکھیں آنسوں سے بڑھ گئی. فریحہ آگے آئی اور ہمت کر کے بولی بھائی۔

فریحہ کی آواز سن کر ہاشم اور ضرار کو جھٹکا لگا. ان دونوں نے نظریں اٹھا کر دیکھا تو

سامنے فریحہ انہیں دیکھ رہی تھی. دونوں کو جھٹکا لگا۔

فریحہ بولی بھائی اپنی گڑیا سے اتنے ناراض ہے ملیں گے نہیں. فریحہ کی بات سن کر ہاشم اور ضرار کو ہوش آیا اور بھاگ کے آکر فریحہ کو گلے لگا لیا. کتنی دیر ایسے ہے تینوں کھڑے رہے ہاشم اور ضرار بھی فریحہ کو دیکھ کر رونے لگے۔

عابد صاحب، صباء بیگم اور در شہوار خاموشی سے یہ سب دیکھ رہے تھے۔

فریحہ کو ہوش آیا تو ضرار اور بھائی سے الگ ہوئی۔

ہاشم نے فریحہ سے الگ ہو کر نظریں اٹھائی. صباء بیگم اور عابد صاحب کو دیکھ کر روتے ہوئے زمین پر بیٹھا چلا گیا۔صباء بیگم اگے بڑھی اور ہاشم کے ساتھ بیٹھ گی اور اسکو گلے لگا لیا. ہاشم کسی بچے کی طرح صباء بیگم کے گلے لگے رو رہا تھا۔

عابد صاحب اور ضرار آگے آئے اور دونوں کو اٹھایا۔

ہاشم صباء بیگم سے بولا آپ آگی میں نے آپکو کتنا یاد کیا تھا۔صباء بیگم بولی بس میرا بچہ میں آگی ہوں میں کہی نہیں جاؤ نگی۔

عابد صاحب بولے برخودار ہم بھی آپکے کچھ لگتے ہم سے بھی ملے. ہاشم آنسوں صاف کرتا ان سے ملا مگر جب ان کے ساتھ کھڑی در شہوار پر نظر پری وہ اسے فوراً پہچان گیا. وہ ان گرے آنکھوں کو کیسے بھول سکتا تھا۔ جسکی وجہ سے وہ راتوں کو جاگتا

تھا. د شہوار بھی اسے دیکھ رہی تھی۔

ضرار بولا مجھے بھی کوئی بتادے کوئی. فریحہ جو ابھی تک ضرار کے ساتھ چپکی ہوئی تھی بولی بھائی میں بتاتی ہوں. پھر فریحہ نے سب کا تعارف کروایا ضرار ان سے ملا. آخر میں فریحہ در شہوار کو دیکھتے ہوئے بولی بھائی یہ ہماری بھابی۔

فریحہ کے منہ سے بھابی سن کر ہاشم کو جھٹکا لگا اور وہ مڑ کر فریحہ کو دیکھنے لگا۔ فریحہ ہاشم کو خود کو دیکھتے ہوئے بولی بھائی اپ نے اور ضرار بھائی نے مجھے نہیں بتایا پر میری بھابی نے مجھے بتادیا۔ فریحہ منہ بنا کر بولی۔

ہاشم فریحہ کی بات پر حیرت چھپاتے ہوئے بولا آپ لوگ بیٹھے کب سے کھڑے ہیں اور خود ملازم کو پانی لانے کا کہہ دیا. فریحہ نے پوچھا بی اما کہا ہے؟ ضرار بولا انکی طبیعت نہیں ٹھیک تھی وہ سونے جا چکی۔

بی اما کی شور سے آنکھ کھل گئی. بی اما جب نیچے آئی تو سامنے فریحہ کو دیکھ کر ان کو حیرت ہوئی۔ فریحہ نے ان کو نہیں دیکھا تھا ابھی تک. بی اما فریحہ کے پاس آئی اور بولی فریحہ میری بچی. فریحہ بی اما کی آواز پر پلٹی اور ان کو سامنے دیکھ کر انکے گلے لگ گئی۔

بی اما اسکو پیار کر کے بولی کیسی ہے میری بچی؟ فریحہ بولی میں ٹھیک ہوں آپ بتائے آپکی طبیعت کو کیا ہوا؟ بی اما بولی پہلے خراب تھی پر آپکو دیکھ کر سہی ہو گئی. اسکے بعد بی اما سب

سے ملی اور وہی بیٹھ گئی۔

فریحہ تو اپنے بھائیوں سے چپکی ہوئی تھی. ہاشم کی بار بار نظریں درشہوار پر جا رہی تھی جسے درشہوار کنفیوز ہو رہی تھی۔

..............😉😉😉😉......................

فریحہ ضرار سے بولی بھائی آیت کو کال کر کے بلائے سپرائز دینا مجھے۔ ضرار نے آیت کو کال کر کے آنے کو کہا۔

آیت جب لونچ میں داخل ہوئی تو کسی نے پیچھے سے اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھا. آیت کو پہلے شوک لگا پھر بولی فری تم آگئی؟ فری نے ہاتھ ہٹا کر کہا تمہیں کیسے پتہ میں ہوں؟

آیت فریحہ کو جواب دیئے بغیر اسکے گلے لگ گئی روتے ہوئے۔

فریحہ خود بھی آیت کے ساتھ رو رہی تھی. ضرار دونوں کو روتا دیکھ اٹھ کر آیا اور آیت کو خود سے لگاتے ہوئے بولا فریحہ تم نے میری بیوی کو رولا دیا. آیت تو سب کے سامنے ضرار کی نے باکی پر شرم سے سرخ ہو گئی۔

آیت جلدی سے ضرار سے الگ ہوئی اور فریحہ کے ساتھ کھڑی ہو گئی. فریحہ آیت کا ہاتھ پکڑتے ہوئے لائی اور سب سے ملوایا۔ آیت کو درشہوار بہت اچھی لگی۔

..............😉😉😉😉.....................

سب نے مل کر کھانا کھایا. کھانا کھانے کے بعد عابد صاحب بولے بیٹا اب میں چلتا ہوں ڈرائیور کو بلوالیا ہے میں نے. ہاشم بولا خالا آپ لوگ کہی نہیں جائینگے ہمارے ساتھ رہینگے میں نے کمرے سیٹ کروادی ئے ہیں۔ عابد صاحب نے کچھ بولنا چاہا تو ہاشم بولا خالو میں نہیں چاھتا اب ہم دور ہو بہت سال رہ لیا. عابد صاحب چُپ ہو گئے۔

..............😉😉😉😉.....................

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بی اماں نے سب کو انکا روم دکھایا. آیت گھر چلی گیٔ. سب سونے چلے گئے. آج کتنے سالوں بعد سب سکون کی نیند سوئے تھے۔

..............😉😉😉😉.....................

اخری باب: اختتام

ہاشم کی آنکھ آدھی رات کو کھلی. اسکو کچن سے کھٹ پٹ کی آواز آرہی تھی. ہاشم حیران ہوا اِس ٹائم کون ہے. ہاشم کچن میں آیا تو دشمنِ جان سامنے کچن میں کھڑی کوفی بنا رہی

تھی۔اسے حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی۔

درشہوار جو اپنے آپ میں مگن کوفی بناریی تھی۔اسے اپنی کمر پر کسی کی نظروں کا احساس ہوا.اسنے مڑ کر دیکھا تو ہاشم کچن کے دروازے پر کھڑا اسے دیکھنے میں مصروف تھا.ہاشم کو درشہوار کے مڑنے پر ہوش آیا۔

ہاشم بولا میرے لیے بھی کوفی بنا ک روم میں لیکر آئے اور جانے کے لیے مڑ گیا۔

درشہوار اسکو مڑتا دیکھ کر بولی سنے !

اسکو خود کے بلانے پر حیرت ہوئی پر حیرت چھپاتا ہوا بولا،جی سنائے؟

دشہوار گھبراہٹ سے انگلیوں کو مڑورتی ہوئے بولی وہ آپکا روم کونسا ہے؟ہاشم بولا آپکے سامنے والا کہ کے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔

.... 😉😉😉😉 ....

درشہوار کوفی بنا کر آئی تو اس نے ہاشم کے روم کا دروازہ نوک کیا اندر سے آواز آئی آجائے تو وہ کوفی کا ٹرے لیکر اندر بڑھ گئ.اندر آئی تو ہاشم بیڈ پر بیٹھا ہوا نظر آیا۔کوفی رکھ کر واپس جانے لگی تو ہاشم بولا بیٹھ جائے مجھے آپ سے بات کرنی۔درشہوار بیڈ کے

کونے پر بیٹھ گئ۔

ہاشم کوفی کا گھونٹ لیکر بولا اچھی بنی ہے. درشہوار بولی اب میں جاؤ؟ ہاشم بولا بیٹھی رہے میں کھا نہیں جاؤنگا آپکو۔

ہاشم بولا آپکو کوفی کا سامان کیسے ملا؟ درشہوار کو اسے اِس سوال کی توقع نہیں تھی۔ وہ حیرت چھپاتے ہوئے بولی میں نے بی اما سے پوچھا تھا مجھے رات میں کافی پینے کی عادت ہے اسلئے۔

ہاشم سر ہلا کر رہ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاشم بولا شہوار آپ جانتی ہے ہمارا کیا رشتہ ہے. درشہوار گھبراہٹ سے انگلیاں مروڑتے ہوئے بولی جی جانتی ہوں۔

ہاشم کو اسکی انگلیاں مروڑنا پسند نہ آیا تو کوفی کا کپ رکھتا ہوا اسکے قریب ہوا اور اسکی انگلیاں آزاد کروائ. درشہوار اسکی حرکت دیکھ کر اور پیچھے ہونے لگی پر ہاشم نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکی کوشش ناکام بنادی. اگر ہاشم اسے نہ پکڑتا تو وہ بیڈ سے گرجاتی۔

ہاشم اسے بیڈ پر سہی سے بیٹھا کر واپس پیچھے ہوا. د شہوار اِس سب میں خاموش رہی.

در شہوار ہمت کر کے بولی اپنے کیا بات کرنی؟

ہاشم نے گہری سانس لی اور بولا شہوار آپ جانتی ہے آپ سے مجھے بچپن میں نفرت تھی کیوں کے اپ نے میری جگہ لے لی تھی. شہوار خاموشی سے سن رہی تھی. ہاشم نے بات جاری رکھی لیکن آپکے جانے کے بعد مجھے احساس ہوا نکاح کے بولوں میں بہت طاقت ہوتی ہے۔ وہ کسی کی نفرت کو محبت میں بدل سکتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہوا. میری آپ سے نفرت جتنی شدید تھی اسے کی گناہ زیادہ شدید محبت ہے آپ سے. شہوار حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی، اسکے بعد ہاشم اسے سب بتاتا چلا گیا کیسے وہ راتوں کو جاگ جاگ کر اسے یاد کرتا تھا. اسکی بات سن کر در شہوار کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے لگے۔

ہاشم نے اسکے آنسوں اپنے پوروں پر چنے۔

شہوار روتے ہوئے بولی اتنی محبت تھی تو خود سے دور کیوں رکھا؟ اگر فری ضد نا کرتی ہمیں پاکستان لانے کی ہم کبھی نا آتے. ہاشم اسکی بات پر تڑپ گیا اور بولا مجھے لگتا تھا آپ نکاح کے بارے میں نہیں جانتی اور اگر میں نے آپ سے نکاح کی بات کی آپ مجھ سے الگ ہونے کا کہہ دینگی پر میں غلط سوچتا تھا۔

در شہوار اسکی بات سن کر اپنی انگلیوں کو پھر مروڑنے لگی۔ہاشم نے اسکی انگلیوں آزاد کروائی اور اپنے ہونٹوں سے اسکی انگلیاں چومنے لگا۔اسکی اِس حرکت پر در شہوار کی نظریں شرم سے جھک گئ۔انگلیوں چھوڑتے ہوئے ہاشم بولا اب مت دیگا اپنی انگلیوں کو تکلیف۔

ہاشم نے شہوار کا ہاتھ چھوڑا اور اسکا سر ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کرتے ہوئے بولا اگر میں خالا سے رخصتی کی بات کروں تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں؟ شہوار اسکی بات کا جواب دینے کے بجائے اسکے سینے پر سر رکھ گئ.ہاشم اسکا جواب ہاں میں سمجھتا اسکے گرد بازوں پھیلا گیا اور اسکے ماتھے پر اپنی محبت کی مہر ثبت کردی.ہاشم اور شہوار نے پوری رات اپنی بچپن کی باتیں یاد کرتے گزار دی۔

فجر کی اذانوں پر دونوں کو ہوش آیا اور دونوں نماز پڑھنے کے لیے اٹھ گئے۔

...............😉😉😉😉......................

صبح سب ناشتے کرنے میں مصروف تھے اور آیت اور ضرار کی نوک جھوک کا مزہ لے رہے تھے.آیت صبح صبح ہی آ گئ تھی۔

جب ہاشم بولا خالا مجھے آپ سے بات کرنی،سب اسکی طرف متواجہ ہوئے.صباء بیگم

بولی میرا بچہ بولو کیا بات ہے؟ ہاشم بولا خالا میں اب رخصتی چاھتا ہوں. درشہوار کا چہرہ شرم سے جھک گیا۔ صاء بیگم بولی بیٹا مجھے کوئی اعتراض نہیں. جب آپ چاہیے گے ہم آپکی امانت آپکے حوالے کر دینگے. صباء بیگم کی بات سن کر سب کے چہروں پر مسکراہٹ آ گئی۔

.....................😉😉😉😉..............

ناشتے کے بعد سب لونچ میں بیٹھے تھے جب احسن صاحب، ازلان اور سلمہ بیگم آ گئے. ہاشم نے انھیں صبح کال کر کے فریحہ کی واپسی کا بتا دیا تھا۔ ہاشم ان سے ملا اور باقی سب کا تعارف کروانے لگا، سلمہ بیگم درشہوار کے سر پر پیار سے ہاتھ رکھ کر بولی ہمیشہ خوش رہو. زینب بیگم بھی آ گئی. سب بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ ہاشم آیت سے بولا جاؤ فریحہ کو بلا لاؤ۔

آیت جب فریحہ کو ازلان کا بتا کر نیچے جا رہی تھی کسی نے اسے ہاتھ سے کھینچ کر کمرے میں کیا. آیت نے ڈر کر آنکھیں بند کر لی۔ ضرار نے دروازہ بند کر کے اسکو دیوار کے ساتھ لگایا. آیت کی بند آنکھوں پر بے ساختہ جھکا اور ان کو اپنے ہونٹوں سے چھو لیا.

آیت نے اپنے آنکھیں کھول کر ضرار کو دیکھا جو پیار بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

اسنے گھبرا کا نظریں نیچے کرلی. ضرار بولا آیت میں اب اور تم سے دور نہیں رہنا چاھتا میں رخصتی چاھتا ہوں۔ ضرار کی بات سن کر آیت بولی ابھی نہیں ضرار. ضرار بولا آیت پلیز سمجھو نہ دو سال ہو گئے ہمارے نکاح کو. ضرار کے کہنے پر آیت چُپ ہو گئی۔ ضرار نے ٹھوڑی سے اس کا چہرہ اوپر کیا اور بولا آیت جواب نہیں دیا تم نے. آیت بولی ٹھیک ہے خالا سے بات کرلو اور شرما کر ضرار کے سینے میں منہ چھپا گئی. ضرار نے اسکے گرد بازوں پھیلاتے ہوئے اسکے بالوں پر اپنے ہونٹھ رکھ دی ئے۔

......................😉😉😉😉.............

فریحہ جب کافی دیر تک نیچے نہیں آئی تو ہاشم کو ازلان کی شکل دیکھ کر رحم آگیا اور بولا جاؤ گڑیا کے روم میں چلے جاؤ۔

ازلان خوشی سے اٹھ کر فریحہ کے روم کی طرف بڑھ گیا. ازلان جب اندر داخل ہوا تو فریحہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے اسی کے دیئے ہوئے ڈریس کو پہنے تیار ہوتی نظر آئی. فریحہ نے دروازہ بند ہونے کی آواز پر مڑ کر دیکھا تو ازلان کو اپنے سامنے پایا۔ ازلان چلتا ہوا آیا اور فریحہ کے پاس رکا. کتنی دیر ازلان اور فریحہ اک دوسرے کو دیکھتے رہے جیسے دید کی پیاس بجھا رہے ہو. تھوڑی دیر بعد فریحہ اور ازلان کو ہوش آیا. ازلان

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels Afsanay Articles Books Poetry Interviews

نے فریحہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور پوچھا؛

جان ازلان کیسی ہو؟ فریحہ بولی ٹھیک ہوں۔

ازلان نے پھر سوال کیا میری یاد آئی ان دو سالوں میں؟

فریحہ بولی جی۔

ازلان نے پھر سوال داغا یاد آئی تھی تو کال کیوں نہیں کی؟

ازلان کے سوال مشکل ہوتے جا رہے تھے۔

فریحہ آنسوں روکتے ہوئے بولی آپکو کال کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

ازلان نے پوچھا کیوں نہیں تھی ہمت؟

فریحہ ہمت کر کے بولی بار بار آپکو تکلیف نہیں دے سکتی. پہلے بالاج والا واقعہ اسکے بعد آپکو بتائے بغیر کینیڈا چلی گئی۔

ازلان نے اسکو کھینچ کر سینے میں بھینچ لیا اور اسے رونے دیا. ازلان کی آنکھ سے اک آنسوں نکل کے فریحہ کے بالوں میں جذب ہوا۔

جب کافی دیر فریحہ نے رونا بند نہیں کیا تو ازلان نے اسے خود سے الگ کر کے اسکا چہرہ ہاتھوں میں لیکر اسکے آنسوں اپنے ہونٹوں سے چنے. فریحہ ازلان کی اِس حرکت پر شرم سے سرخ ہو گئی۔

ازلان نے بولا جانِ ازلان رو یا مت کرو تکلیف ہوتی مجھے. فریحہ نے رونا بند کر دیا۔

ازلان نے فریحہ سے بولا جانِ ازلان اب مجھے کبھی چھور کر مت جانا میں مر جاونگا تمھارے بغیر. فریحہ نے ازلان کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ دیا اور بولی کہی نہیں جاؤنگی آپ ایسی باتیں مت کرے. ازلان نے فریحہ کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹایا اور چوم لیا۔

فریحہ نے اپنا سَر ازلان کے سینے پر رکھ کر سکون سے آنکھیں بند کر لی. ازلان نے فریحہ کے گرد اپنے بازوں پھیلائے اور اسے اپنے آغوش میں چھپالیا. ازلان نے خود بھی آنکھیں سکون سے بند کر لی۔

..............😉😉😉😉....................

ازلان اور فریحہ نیچے آئے تو سب انہیں دیکھ رہے تھے. ضرار اور آیت بھی نیچے اچکے تھے. فریحہ جاکر سلمہ بیگم سے ملی جنھوں نے اسے اپنے ساتھ پیار سے لگا یا اور اسکا ماتھا چُوما. احسن صاحب نے بھی پیار سے فریحہ کے سَر پر ہاتھ رکھا۔

فریحہ زینب بیگم سے مل کر آیت اور درشہوار کے ساتھ جاکر بیٹھ گئ۔ازلان ہاشم کے ساتھ بیٹھ گیا۔

..............😉😉😉😉....................

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Interviews

احسن صاحب بولے بچوں ہم سب بڑوں نے اک فیصلہ کیا ہے. سب انکی طرف متواجہ ہوئے۔عابد صاحب بولے ہم نے سوچا ہے اگلے ہفتے آپ لوگوں کی رخصتی کردینی چاھیئے۔

انکی بات سن کر سب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئ۔

چاندان سب کو مسکراتا دیکھ بادلوں میں چھپ گیا۔

یہاں کہانی اپنے اختتام پر پہنچتی ہیں۔

_________________ختم شد_________________

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین